



پردے کے بارے میں سوال جواب (مع ترجمہ و اضافہ)

اس کتاب میں جگہ بہ جگہ اسلامی بہنوں کے محو فی قافلوں
اور
محو فی کاموں کی محو فی بہاریں برکتیں اُٹار رہی ہیں



- عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟ 44 • جشن ولادت کی برکت سے میری زندگی بدل گئی 314
- شوہر باہر نہ نکلنے دے تو.....؟ 111 • عشق مجازی کے متعلق سوال جواب 318
- میاں کا حق زیادہ یا ماں باپ کا؟ 115 • شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئے؟ 325
- چادر اور چادر پڑاری کی تعلیم کس نے دی؟ 159 • کوٹ کی شادی 357
- میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا کیسا؟ 384

[illegible]

[illegible]

اس کتاب میں جگہ بہ جگہ اسلامی بہنوں کے مدنی قافلوں
اور مدنی کاموں کی مدنی بہاریں برکتیں لٹا رہی ہیں

پردے کے بارے میں سوال جواب

مؤلف:

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا
ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب : پردے کے بارے میں سوال جواب

مؤلف : شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

سن طباعت : رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، جون 2009ء

ناشر : مکتبہ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مکتبہ المدینہ کی سات شاخیں :

- (1) مکتبہ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
- (2) مکتبہ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- (3) مکتبہ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- (4) مکتبہ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- (5) مکتبہ المدینہ نزد پینیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
- (6) مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد
- (7) مکتبہ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
 ”یا فاطمہ بنت مصطفیٰ“ کے پندرہ حُرُوف کی

نسبت سے یہ کتاب پڑھنے کی 15 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ یعنی ”مسلمان کی

نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

{ 1 } { اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عزوجل کی حقدار بنوں گی } { 2 } { حتی الوسع اس کا بلاؤ صو
 اور { 3 } { قبلہ رُ مطالعہ کروں گی } { 4 } { اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گی } { 5 } { جو مسئلہ
 سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ فَسَلُّوْا اَهْلَ الدِّيَارِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
 ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (پ ۱۴ النحل ۴۳) پر عمل کرتے
 ہوئے علماء سے رجوع کروں گی { 6 } { اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر
 لائن کروں گی { 7 } { ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحے پر ضروری نکات لکھوں گی { 8 } { جس مسئلے
 میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گی { 9 } { زندگی بھر عمل کرتی رہوں گی { 10 } { جو اسلامی بہنیں
 نہیں جانتیں انھیں سکھاؤں گی { 11 } { جو علم میں برابر ہوگی اس سے مسائل میں تکرار کروں
 گی { 12 } { دوسری اسلامی بہنوں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی { 13 } { کم از کم ۱۲ عدد یا
 حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گی { 14 } { اس کتاب کے مطالعے کا ثواب ساری
 اُمت کو ایصال کروں گی { 15 } { کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو لکھ کر مطلع کروں

گی (زبانی کہنا یا کھلوانا خاص مفید نہیں ہوتا)

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
57	کرنے کی اجازت دلوانی	25	کافر ہدائی سے رنجی کروانا	1	دُرود شریف کی فضیلت
59	مدنی کام کی تپ مرحبا!	26	مرد کے لئے عورت کا بشر	1	عورت کا لفظی معنی
59	چار قرآنین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	27	مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا	2	کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے؟
60	گھر میں پردے کا ڈھن کیسے بنے؟	27	مرد کا اپنے محارم کو دیکھنا	3	زمانہ جاہلیت کی مدت کتنی؟
61	ماٹحت کے بارے میں پوچھا جائیگا	29	مرد کا ماں کے پاؤں دبانے	4	بے پردگی کا وبال
62	چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش	29	مرد کا آزاد عورت اجنبی کو دیکھنا	5	جھانچنے سے مراد کون سا زیور ہے؟
64	دیوث کی تعریف	31	چہرہ دیکھنے کی اجازت کی صورت	6	برکھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے
67	اگر عورت نافرمانی کرے تو.....؟	31	میں کان اور گردن دیکھنے کا مسئلہ	6	جھانچنے والے گھر میں فرشتے نہیں آتے
67	کیا بولے بھائی بہن کا پردہ ہے؟	31	بے پردگی سے توبہ	8	زیور کی آواز کا حکم
68	لے پاک بچے کا حکم	34	جس سے نکاح کرنا ہے اُس کو دیکھنا	9	عورت کا شوہر کیلئے زیور پہننا
69	بچے کو دلینا کیسا؟	35	اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے	10	فہنشاہ مدینہ کا دیدار نصیب ہو گیا
70	لے پاک سے پردہ چاہنے کی صورت	36	عورت کا مرد سے علاج کروانا	12	بشر کے بارے میں سوال جواب
71	لڑکے کا بالغ ہوتا ہے؟	37	کمر کا درد اور مدنی قافلہ	12	بشر کے کہتے ہیں؟
72	لڑکی کب بالغ ہوتی ہے؟	39	عورتوں کے کپڑوں کی طرف مرد کو دیکھنا	13	مرد کا بشر کہاں سے کہاں تک ہے؟
72	کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے؟	41	دامن کا دھاگہ	14	حاجی صاحبان اور نیکر پوش
73	کافر عورت سے پردہ	42	گھر سے باہر نکلنے کی احتیاطیں	15	عورت کا بشر
76	اعلیٰ حضرت کا فتویٰ	44	عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟	16	نماز میں تھوڑا سا بشر کھلا ہو تو.....؟
77	فاجرہ عورت سے پردہ	44	محارم کی قسمیں	17	میں نماز نہیں پڑھتی تھی
78	میری زندگی کا مقصد	45	دودھ کے رشتے میں پردہ کرنا مناسب ہے	19	دل خوش کرنے کی فضیلت
80	1883 ہجرات	46	نسبی محارم میں کون کون شامل ہیں؟	20	بشر کی قسم دُوم کے چار حصے
81	مدنی انعامات کس کے لئے کتنے؟	47	بعض سُسر پُرخطر ہوتے ہیں	21	مرد کا مرد کیلئے بشر
82	عالمین مدنی انعامات کے لئے بشارت عظمیٰ	48	زیور بھانچا کا پردہ	22	بچے کا بشر
83	کیا اُستاد سے بھی پردہ ہے؟	50	سُسرال میں کس طرح پردہ کرے؟	22	بہت چھوٹے بچے کی ران کو چھونا کیسا؟
84	پیر اور مریڈنی کا پردہ	52	پردہ دار کے لئے آزمائشیں	23	اُمرو کو دیکھنے کا حکم
84	عورت ناخرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی	55	آسیہ کی دردناک آزمائش	24	عورت کا عورت کیلئے بشر
85	غیر عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب		مرحومہ امی جان نے مدنی کام	24	عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
155	جہنم میں عورتوں کی کثرت	126	اچھی نیت کے فضائل	86	عورت کا قرآن سیکھنے کیلئے گھر سے نکلتا
156	بے غیرتی کی انتہا	127	گمشدہ چیز ملنے کے لیے چار اوراد	86	استقامت کا پھل
158	ستر ہزار حرامی بچے	127	خوف خدا کے سبب عورت کا نکاح	88	ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب
159	چار اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟	127	سے باز رہنا کیسا؟	89	عورت کا پیر سے علم حاصل کرنا
160	عورت کی ملازمت کے بارے میں نوال جواب	129	کیا نکاح نہ کر کے عورت گنہگار ہوگی	90	عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟
161	گھر میں کام والی کھ سکے ہیں یا نہیں؟	130	بے اذن شوہر گھر سے نکلنے کا وبال	90	پیر اور مرید کی فکون پر بات چیت
162	ایئر ہوٹس کی نوکری کرنا کیسا؟	131	نتیجوں کا خون پیپ چائے تب بھی.....	91	عورت کے لئے فون ڈائل کرنے کا طریقہ؟
162	مرد کا ایئر ہوٹس سے خدمت لینا کیسا؟	132	میں کبھی شادی نہ کروں گی	93	بد نصیب عابد اور جوان لڑکی
163	عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟	134	میکے والے محتاط رہیں	97	شہوت پرستی سفر تک لے گئی
165	عورت کا ہوائی جہاز میں تنہا سفر کرنا کیسا؟	135	شوہر بے پردگی کا حکم دے تو.....؟	98	عالم زادی اگر بے پردہ ہو تو؟
167	عورت کا لائسنس علان گلی میں ہلانا کیسا؟	136	بچوں کا پہلا کتب ماں کی گود ہے	98	عالم باپ کا درد ناک انجام
167	ہم اب صرف منہ فی تمہیں دیکھتے ہیں	137	دو فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	100	عورت ٹمہ کرے یا نہ کرے؟
168	نماز رُائیوں سے بچاتی ہے	137	عورت شوہر سے علم حاصل کرے	102	ائم المؤمنین عمر بھر گھر سے باہر نہ نکلیں
169	اتباع نبوی میں خشک نشی ہلائی	139	عورت کا عالمہ کے پاس جا کر پڑھنا	103	عورت کو مسجد کی حاضری مانع ہونے کی وجہ
171	کیا عورت ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے	140	علم سیکھنے کا ذریعہ سنتوں بھرے	107	15 دن کے بعد جب قبر کھلی.....
171	عورت کا مرد سے انجکشن لگوانا	140	اجتناعات بھی ہیں		خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ
171	مرد کا نرس سے انجکشن لگوانا	141	زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	109	چکراتا ہے
172	سر میں لوہے کی کیل	143	آقا امت کی حالت سے باخبر رہتے ہیں	111	دنیا بہت آگے نکل چکی ہے!
172	نرس کی نوکری کرنا کیسا؟	144	اجازت کے بغیر اجتماع کیلئے گھر سے نکلتا	111	شوہر باہر نہ نکلے دے تو.....؟
172	زخمیوں کی خدمات اور صحابیات	145	مرد کے پاس عورت کا پڑھنا	113	7 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
173	نرس کی نوکری کے جواز کی ایک صورت	146	عورت عالم کا بیان سننے کیلئے نکل	115	میاں کا حق زیادہ یا ماں باپ کا؟
174	ایکویہ دن ملک نوکری مل گئی	147	سکتی ہے یا نہیں؟	117	شوہر پر بیوی کے حقوق
176	مخلوط تعلیم کا شرعی حکم	147	جنت میں لے جانے والے اعمال	118	گھر آسن کا گہوارہ کیسے بنے؟
176	عورت اور کالج	149	دعوت اسلامی کا 99% کام انفرادی	119	دو فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
177	پردہ ٹھین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی	151	کوشش سے ہے	120	نمک زیادہ ڈال دیا
178	حجّہ کی مکمل زمت	152	خطرناک زہریلا سانپ	121	بیوی کیلئے جنت کی بشارت
179	آزمائش میں نہ ڈریں	152	کیا پردہ ترقی میں رکاوٹ ہے؟	122	اسلامی بہنوں کا مدنی سہرا
179	ناولیں پڑھنا کیسا؟	154	حقیقت میں کامیاب کون؟	124	سچی نیت کی برکت سے گمشدہ ہمارا گناہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
242	جنت کی بھی کیا شان ہے!	210	حالاتِ احرام میں بھی چہرے کا پردہ	182	میں فیشن ایبل تھی
243	اسلامی بہن اور نیکی کی دعوت	211	انصاریات کی سیاہ چادریں	183	مسکرا کر بات کرنا سُنّت ہے
244	آواز کیسے گھلی!	212	تہبند پھاڑ کر دوپٹے بنا لیئے	185	کیا آج کل پردہ ضروری نہیں؟
247	اسلامی بہنوں کا مہذبہ منثورہ	212	پردے کی احتیاط! بحسن اللہ!!	185	آپ تو گھر کے آدمی ہیں؟
247	دورانِ عدت سنتیں کیسے نکلنا کیسا؟	213	دوپٹے باریک نہ ہوں	186	مرد کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا
247	اسلامی بہنوں کا اجتماع کرنا کیسا؟	214	باریک دوپٹے پھاڑ دیا	187	پردہ کرنے میں معاشرے سے ڈگلتا ہے
249	غیر عالم کو بیان کرنا حرام ہے	215	عہد رسالت میں حجاب آزاد مسلمان	187	جکایت
250	عالم کی تعریف	216	عورت کی علامت تھا		کیا گھر میں ہیبت ہو جائے تب بھی
251	غیر عالم کے بیان کا طریقہ	217	ہر حال میں پردہ	188	پردہ ضروری ہے؟
252	مُبلغین کیلئے اہم ہدایت	217	بیوی گھر سے باہر نکلی ہی کیوں!	189	بیٹا کھویا ہے جی نہیں کھوئی
254	اسلامی بہنیں لغتیں پڑھیں یا نہیں؟	217	عورت کو چھینڑا تو جنگ چھڑ گئی	190	بیٹی کے گلے کا درد دور ہو گیا
254	اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں	219	عورت اور شاپنگ سینٹر	191	غیر محرم سے تعزیت کر سکتے ہیں یا نہیں؟
255	عورت کے راگ کی آواز	219	عورت کو گھر میں قید رکھو!	191	غیر محرم کی عیادت کرنا کیسا؟
257	میری آواز کا جتنی تھی	220	سودا سلف مرد ہی لائیں	192	زچگی کے متعلق سوال و جواب
259	برآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟	222	عورت کے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بارے میں سوال جواب	192	کافہہ دانے سے زچگی کروانے کا مسئلہ
260	بچوں کو ڈانٹنے کی آواز	227	گھر کے نوکر سے عورت کی بے تکلفی کا حکم	193	کیا دل کا پردہ کافی ہے؟
261	عورت لغتوں کی ڈیکٹ دیکھے یا نہیں؟	228	اسلامی بہن اور راہِ خدا میں سفر	195	ذہنی مریض تندرست ہو گیا
261	عورت لغتوں کی کیسٹ سننے یا نہیں؟	229	مدنی قافلوں کی 6 بہاریں	198	پردہ کرنے میں جھجک ہوتی ہو تو.....
262	اسلامی بہنیں لغت خوانوں کی کیسٹیں نہ سنیں	231	گردے کا درد دور ہو گیا	199	بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ!
	کیا اسلامی بہنیں مرحوم لغت خوان	232	مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفا پائی	201	بی بی فاطمہ کا پُل صراط پر بھی پردہ
263	کی لغتیں سن سکتی ہیں؟	233	بلڈ پریشر کی مریض تندرست ہو گئی	202	بلڈ ساری کی برکتیں
264	مجھے مدنی جینل نے مدنی برقع پہنا دیا!	234	100 گھر وں سے بلائیں دور	204	عورات کی مزارات پر حاضری
	اسلامی بہنوں کے مدنی جینل دیکھنے کا	235	سکون کی نیند	205	عورت جنت البقیع میں حاضری دے یا نہیں؟
265	شرعی مسئلہ	237	گردن کا درد کاٹو رہو گیا	206	عورت کی روضہ رسول پر حاضری
267	عورت عامل کے پاس جائے یا نہیں؟	238	ناہین بچے کی حیرت انگیز حکایت	209	عورت مدینے میں زیارتیں کر سکتی ہے یا نہیں
268	عورت کا مایک اپ کرنا کیسا؟	240	مجھے تھے ہوجاتی تھی	209	عورت مہربانی میں اعتکاف کرے یا نہ کرے؟
268	لباس کے باؤ جو دنگی	241	سوئے کا گشمہ بند اہل گیا		صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پردے کی کیفیت
270	دکھاوے کیلئے زیورات پہننا				

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
323	تین جوان بہنوں کی اجتماعی خودکشی	294	ایک بیچرے کی مغفرت کی حکایت	271	عورت خوشبو لگائے یا نہ؟
324	ناکامان عشق کی خودکشی	295	دلہن کے قدموں کا دھوئیں چھوڑنا کیسا؟	272	عورت خوشبو لگا کر باہر نہ نکلے
324	عشق مجازی سے بچنے کا طریقہ	296	نظر کے بارے میں سوال جواب	272	خوشبو لگانے والی عورت کی حکایت
325	شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئے؟	297	4 احادیث مبارکہ	273	پرکشش برقع
327	ہجرت اگر عورت پر عاشق ہو جائے تو؟	297	نظر پھیر لو	274	مندنی برقع
328	ہجرت اگر عورت کو زبردستی تھدے تو؟	297	جان بوجھ کر نظر مت ڈالو	275	اسلامی بہنوں کو تنبیہ
328	عاشق و معشوق کے ٹھکے کا حکم شرعی	298	نظر کی حفاظت کی فضیلت	276	ٹھکے میں برقع کولہ دینا کیسا؟
329	ناجائز تحفے لوٹانے کا طریقہ	298	انہیں کا زہر بیلا تیر	276	مندنی رقعے میں گرمی لگتی ہو تو.....؟
330	امیر کو تحفہ دینا کیسا؟	298	آنکھوں میں آگ بھری جائے گی	277	آقا تپتے ہوئے صحر میں
330	عورت تاخرم کو ٹھکے دے سکتی ہے یا نہیں؟	299	آگ کی سلائی	278	بالوں کے بارے میں سوال جواب
334	رُشنا کی داستان	299	نظر دل میں شہوت کا بیج بونتی ہے	279	بالوں کے بارے میں احتیاطیں
337	عاشقان نادان کا رد ہو گیا!	300	عورت کی چادر بھی مت دیکھو	279	عورت کا سرمہ نہ ڈالنا
339	برقع پوش اعرابیہ	300	بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے؟	280	عورت کا مردانہ بال کٹوانا
343	عشق بازی سے بچنے کا طریقہ	301	گناہ دھانے کا نسخہ	280	وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی
343	روحانی علاج	302	توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا گنہگار ہے	281	کمزور بہانے
343	عبداللہ بن مبارک کی توبہ کا سبب	302	ایک آنکھ والا آدمی	283	عورت کا درزی کو ناپ دینا کیسا؟
345	ساپ مگس رانی کر رہا تھا	306	میں گناہوں کی دلدل سے نکل آئی	284	بھائی اور بھائی کی انفرادی کوشش
345	خوش نصیب عابدی کا ثابت قدمی	308	دعا کے فضائل	285	گھر والوں کی اصلاح کیجئے
350	انبیائے کرام پر بھی امتحانات آئے	310	کسی کے گھر میں مت جھانکنے	286	اہل خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں
353	عشق مجازی نے تباہی پھائی ہے	310	آنکھ پھوڑ ڈالنے کا اختیار	287	ہجرت سے سے بھی پردہ
354	عاشقوں کے جذبات کے سات	312	گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟	287	مُحَنَّت کے کہتے ہیں؟
354	حیا سوز کلمات	312	نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ادائیں	288	ہجرت اپن سے بچنے کی تاکید
355	عاشقات کے جذبات کے 12 حیا سوز کلمات	314	بچپن و ولادت کی برکت سے خیر	288	نقلی ہجرت
357	عشق میں ہونے والی شادیوں	316	زندگی بدل گئی	289	جو محنت نہ ہو اس کو ہجرت کہہ کر پکارنا کیسا؟
357	کورت کی شادی	318	بچپن و ولادت دیکھ کر قبول اسلام	290	مُحَنَّت کو ہجرت کہہ کر بلانا
360	سُفوکے کہتے ہیں؟	320	عشق مجازی کے مُعَلِّق سوال جواب	290	ہجرت کا کردار
361	سُفوکے کی تمام شرائط کی وضاحت	321	عاشق و معشوق شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟	292	تیسری جنس یعنی خُشی کے بارے میں
			غیر شرعی عشق مجازی کی تباہ کاریاں		اہم معلومات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
389	عیب پھپھاؤ جنت میں جاؤ!	373	دیانت میں کفو ہونا	361	نسب کا بیان
390	عیب کھولنے کا عذاب	374	فاسق اور بنتِ مُنْقٰی	362	جنتی لڑکا اور عذری لڑکی
391	جادو ٹوڑنے کروانے کا الزام	375	مال میں کفایت (یعنی کفو ہونا)	363	عالم کی ایک بہت بڑی فضیلت
391	بہتان کا عذاب	375	گُفُو سے متعلق مَحْفَرّات	365	میں اور سپدہ کا کورٹ میرج
393	توبہ کے تقاضے پورے کر لیجئے!	378	دوسرے کو باپ بنالینا	366	سپدہ زادے اور میں لڑکی کا کورٹ میرج
394	بدگمانی کے بارے میں سوال جواب	379	شادی کا ردّ میں باپ کا نام غلط ڈالنا	369	غیر سپدہ اور سپدہ کا نکاح
395	رونے والے پر بدگمانی کا نقصان	384	میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا کیسا؟	370	اسلام میں گُفو ہونا
396	میاں بیوی کے غسلِ میت کے بارے میں سوال جواب	386	کسی کو زہری کہنا کیسا؟	370	مسلمان لڑکی کا تو مسلم سے نکاح
		386	گالی کی دُنیوی سزا	371	پیشے (کام دھندے) میں کفو ہونا
		388	شک کی بناء پر الزام مت لگائیے	372	تاجِ زادی اور حجام زادہ
		389	لوہے کے 80 کوڑے	372	حجام اور موچی کا آپس میں گُفو ہونا

موت کی یاد میں بھوکے رہنے والی خاتون

حضرتِ سپدہ ثُمَامُ عَادَہ عَدَّوِیَّہ رحمۃ اللہ علیہا روزانہ صبح کے وقت فرماتیں:

(شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر

جب رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر

صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (اِحْیَاءُ الْعُلُومِ ج ۵ ص ۱۵۱)

اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مرا دل کانپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے

کرم یا رب اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پہلے کے بارے میں سوال جواب

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ کتاب (409 صفحات) مکمل پڑھ لیجئے
إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا خزانہ لا جواب ہاتھ آ جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے
ورد، وظیفے، دُعا ئیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرود خوانی میں
صرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تمہاری
فکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں
گے۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۴ ص ۲۰۷ حدیث ۲۳۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر درد کی دوا ہے صَلَّی عَلٰی مُحَمَّد تعویذ ہر بلا ہے صَلَّی عَلٰی مُحَمَّد

عورت کا لفظی معنی

سوال: عورت کے لفظی معنی کیا ہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جواب: عورت کے لغوی معنی ہیں ”چھپانے کی چیز۔“ اللہ کے

محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ: عورت، ”عورت“ (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو اُسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔ (یعنی اُسے دیکھنا شیطانی کام ہے) (سُنُّنُ التِّرْمِذِيِّ ج ۲ ص ۳۹۲ حدیث ۱۱۷۶)

کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے؟

سوال: کیا پردہ اس دَور میں بھی ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں۔ چند باتیں اگر پیش نظر رہیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ پردے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ پارہ 22 سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 33 میں پردے کا حکم دیتے ہوئے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد نور بار ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى
تَرْجَمَهُ كُنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

(پ ۲۲ الآحزاب ۳۳)

خليفة اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی اسکے تحت فرماتے ہیں: ”اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مر دو یکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں، جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔“ (خزائن العرفان ص ۶۷۳) افسوس! موجودہ دور میں بھی زمانہ جاہلیت والی بے پردگی پائی جا رہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔

زمانہ جاہلیت کی مدت کتنی؟

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: کاش اس آیت سے موجودہ مسلم عورتیں عبرت پکڑیں۔ یہ عورتیں اُن اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے بڑھ کر نہیں۔ صاحب روح البیان علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و طوفان سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان کا زمانہ جاہلیت اولیٰ کہلاتا ہے جو بارہ سو بہتر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(1272) سال ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

درمیان کا زمانہ جاہلیتِ آخری ہے جو تقریباً چھ سو (600) برس

ہے۔ واللہ ورسولہ أعلم عزَّوَجَلَّ وَّصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

(نور العرفان ص ۶۷۳، روح البیان ج ۷ ص ۱۷۰)

بے پردگی کا وبال

سوال: بے پردگی کا کیا وبال ہے؟

جواب: عورت کی بے پردگی موجبِ غَضَبِ الہی اور سببِ تباہی ہے۔ اس

سوال کا جواب پارہ 18 سورہ نور کی آیت نمبر 31 کے اس حصے کی

تفسیر میں ملاحظہ ہو چنانچہ ارشادِ الہی ہوتا ہے:

وَلَا يَصْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفَيْنَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ط
ترجمہ کنز الایمان: اور زمین پر
پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے

(پ ۱۸ النور ۳۱) ان کا چھپا ہوا سنگار۔

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت مفسرِ قرآن، خلیفہ اعلیٰ حضرت،

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں: یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دہڑ دیا پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدرجہت ہو گیا۔

پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنجھکار نہ سُنی جائے، مسئلہ: اسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں۔“ (تفسیراتِ احمدیہ ص ۵۶۵) اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدم قبول دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازت شرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اسکی بے پردگی کیسی موجبِ غَضَبِ الہی (عزوجل) ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔ (خزائن البرقان ص ۵۶۶)

جھانجن سے مراد کون سا زیور ہے؟

سوال: حدیث میں جس باجے دار جھانجن پہننے کی ممانعت کی گئی اس سے کون سا زیور مراد ہے؟

جواب: اس سے گھنگر و ووالا زیور مراد ہے۔ ایسے زیور پہننے والیوں سے متعلّق ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ باجے دار جھانجن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غناء کی آواز کو“

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نا پسند فرماتا ہے اور اس کا حشر جو ایسے زیور پہنتی ہو ویسا ہی کرے گا
جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا، کوئی عورت باجے دار جھانجن نہیں پہنتی
مگر یہ کہ اس پر لعنت برستی ہے۔ (کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۶۴ رقم ۴۵۰۶۳)

ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے
یہاں کی لونڈی حضرت زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی لڑکی کو حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھنگھرو تھے۔ حضرت
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ
شیطان ہوتا ہے۔ (سنن أبی داؤد ج ۲۴ حدیث ۴۲۳۰)

جھانج والے گھر میں فرشتے نہیں آتے

حضرت سیدنا ثنابنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ ام المؤمنین
حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں کہ آپ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک بچی لائی گئی جس پر جھانجن تھے جو
آواز کر رہے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں کہ اسے میرے پاس ہرگز

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

نہ لاؤ مگر اس صورت میں کہ اس کے جھانجن توڑ دئے جائیں میں نے رسول اللہ عزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اُس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں جھانجن ہو۔

(سُننُ ابی داؤد ج ۳ ص ۲۵۱ حدیث ۴۲۳۱)

اس باب کی احادیثِ مبارکہ کے تحت مُفسِّرِ شہیرِ حَکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”اَجْر اس جمعِ جَرَس کی بمعنی جَلَّ جَلَّ یعنی **ٹھنڈو** اور اس جیسی آواز دینے والی چیز، اونٹ کے گلے میں **ٹھنڈو** اور باز (نامی پرندے) کے پاؤں کے چھلّوں کو بھی اَجْر اس یا جَلَّ جَلَّ کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں بھی پہلے عورتوں میں جھانجن کا رواج تھا۔“ حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا میں جو جھانجن توڑ دینے کا ذکر ہے اُس کی شرح کرتے ہوئے مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اس طرح (توڑ دیں) کہ ان کے اندر کے کنکر نکال دیئے جائیں یا اس طرح کہ اسکے **ٹھنڈو** الگ کر دیئے جائیں یا اس طرح کہ خود جھانجن ہی توڑ دیئے جائیں غرضیکہ ان میں آواز نہ رہے۔“

(مرآۃ المناجیح ج ۶ ص ۱۳۶)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

زیور کی آواز کا حکم

سوال: کیا عورت کیلئے آواز والا زیور پہننا بالکل منع ہے؟

جواب: نہیں ایسا ہرگز نہیں، میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 22

صفحہ 127 اور 128 پر فرماتے ہیں: بلکہ عورت کا باوصفِ قدرت

بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبیہ (مشابہت) ہے۔

مزید فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا "يَا عَلِيُّ مُرْ نِسَاءً كَ لَا يُصَلِّينَ

عُطُلًا" ترجمہ: اے علی! اپنے گھر کی خواتین کو حکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ

پڑھیں۔ (المُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۴ ص ۲۶۲ حدیث ۵۹۲۹)

اُمّ المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا

مکروہ (یعنی ناپسندیدہ) جانتیں اور فرماتیں کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے

میں باندھ لے۔ (السنن الکبریٰ علیہما ج ۲ ص ۳۳۲ رقم ۳۲۶۷) اعلیٰ

حضرت رحمۃ تعالیٰ اللہ علیہ بنجنے والے زیور کے استعمال کے متعلق ارشاد

فرماتے ہیں: بنجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوں کے سامنے نہ آتی ہونہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ **اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے:**

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ نَرْجَمُهُ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: اور فرماتا ہے:

وَلَا يَصْرِيْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ نَرْجَمُهُ
 کنز الایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا
 سنگار (پ ۱۸، النور: ۳۱) فائدہ: یہ آیت کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے
 (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو)
 اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو
 منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۸-۱۲۹ مُلَخَّصًا)

عورت کا شوہر کیلئے زیور پہننا

سوال: عورتوں کا اپنے شوہر کی رضا مندی کیلئے زیور پہننا کیسا؟

جواب: کارِ ثواب ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام
 احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: عورت کا اپنے شوہر کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

لئے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے، بعض صالحات (یعنی نیک بیبیاں) کہ خود اور اُن کے شوہر دونوں اولیاءِ کرام سے تھے ہر شب بعدِ نمازِ عشاء پورا سنگار کر کے دُھن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انھیں اپنی طرف حاجت پاتیں حاضر رہتیں ورنہ زیور و لباس اتار کر مُصلّے بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔ اور دُھن کو سجانا تو سنتِ قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے بلکہ گواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں، یہ بھی سنت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۶) مگر یاد رہے! بناؤ سنگھار گھر کی چار دیواری میں وہ بھی صرف محارم کے سامنے ہو، انکو بنا سنوار کر غیر مردوں کے سامنے بے پردہ لئے لئے پھرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

شہنشاہِ مدینہ کا دیدار نصیب ہو گیا

اسلامی بہنو! شرعی پردے کے تعلق سے استقامت پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کرتی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبردست شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیاد اور لکھتا اور ایک قیاد اور بہاڑ جتنا ہے۔

رہے اور دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کی مسافرہ بننے کی سعادت بھی حاصل فرماتی رہے۔ (1) اگر کوئی پوچھے کہ مدنی قافلوں میں کیا ملتا ہے؟ تو میں کہوں گا کہ مدنی قافلوں میں کیا نہیں ملتا! اس مدنی بہار کو ملاحظہ فرمائیے اور عشقِ رسول سے لبریز دل کا فیصلہ مدنی بہار کے اختتام پر دیئے ہوئے شعر پر سُبْحَنَ اللّٰہ کہہ کر مہرِ تصدیق لگا کر کیجئے۔ چنانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کی اسلامی بہنوں کا ایک مدنی قافلہ تشریف لایا۔ دوسرے دن علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے بیان میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی، بیان کے بعد جب صلوٰۃ و سلام کے یہ اشعار پڑھے گئے، ”اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام“ تو الحمد للہ عزوجل میں نے جاگتی

مدینہ

(1) اسلامی بہنوں کے مدنی قافلے کی ہر مسافرہ کے ساتھ اُس کے بچوں کے اویا قابلِ اعتماد حرم کا ساتھ ہونا لازمی ہے نیز ذمے داران کو اپنی مرضی سے مدنی قافلے سفر کروانے کی اجازت نہیں مثلاً پاکستان کی اسلامی بہنوں کے مدنی قافلے کے لئے ”اسلامی بہنوں کی مجلس برائے پاکستان“ کی منظوری ضروری ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

آنکھوں سے دیکھا کہ **شہنشاہِ مدینہ** سُر و قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پھولوں کا ہار پہنے وہاں تشریف لے آئے ہیں۔ اپنے غم خوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھ کر میں خود پر قابو نہ رکھ سکی اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ پھر وہ ایمان افروز منظر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا یہاں تک کہ اجتماعِ احتتام کو پہنچا۔

مل گئے وہ تو پھر کی کیا ہے
دونوں عالم کو پا لیا ہم نے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ستر کے بارے میں سوال جواب
ستر کسے کہتے ہیں؟

سوال: سترِ عورت کسے کہتے ہیں؟

جواب: ستر کے لغوی معنی ہیں چھپانا، ڈھانپنا۔ جن اعضاء کا چھپانا ضروری

ہے ان کو عورت کہتے ہیں اور مجموعی طور پر چھپانے کے اس عمل کو

”سترِ عورت“ (یعنی پوشیدہ اعضاء کا چھپانا) کہتے ہیں۔ ہمارے

عُرف میں ان مخصوص اعضاء کو بھی ستر کہتے ہیں جن کا چھپایا جانا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ضروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 479 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **سُتْرِ عورت** (یعنی ستر چھپانا) ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے۔ بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی (ستر) کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو سُتْر (چھپانا) بالاجماع فرض ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۷۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
سُتْر کے متعلق احکام کی دو اقسام ہیں: {1} نماز میں مرد و عورت کے لئے سُتْر کے احکام {2} غیر نماز میں سُتْر کے احکام کہ کون کس کس کے جسم کے کون سے حصے پر نظر کر سکتا ہے۔ پہلے قسم اول کی مختصراً تفصیل سوالاً جواباً ملاحظہ فرمائیے:

مَرْد کا ستر کہاں سے کہاں تک ہے؟

سوال: مرد کے جسم کا کون سا حصہ سُتْر ہے اور نماز میں اس کیلئے سُتْر کے کیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

احکام ہیں؟

جواب: صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک (سُتْر) عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ اس زمانے میں یہ تیرے ایسے ہیں کہ تہند یا پا جامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ پیٹو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے اور اگر کرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔ (ایضاً ص ۴۸۱)

حاجی صاحبان اور نیکر پوش

احرام پہننے والے بعض حاجی بھی بے احتیاطیاں کرتے ہیں اور ان کے سُتْر کے بعض حصے جیسا کہ ناف کے نیچے کا کچھ حصہ اور گھٹنے بلکہ رانوں کے بعض حصے سب کے سامنے ظاہر ہوتے رہتے ہیں، ان

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دے دو پڑھو تمہارا رُو مجھ تک پہنچتا ہے۔

کو توبہ کرنی اور آئندہ احتیاط کرنی لازمی ہے۔ نیز اس سے نیکر (KNICKER) پہن کر مکمل گھٹنے اور رانوں کا کچھ حصہ کھلا رکھ کر گھومنے والے افراد بھی سبق حاصل کریں اور اس سے توبہ کریں، نہ خود گنہگار ہوں نہ دوسروں کو بدننگاہی کی دعوت دیں۔ اگر کوئی نیکر پہنے ہوئے ہو تو دوسرے مسلمان کیلئے لازم ہے کہ اُس کے کھلے ہوئے گھٹنوں اور رانوں کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بچائے۔

عورت کا ستر

سوال: عورتوں کے ستر کے بارے میں بھی معلومات فراہم کر دیجئے اور یہ بھی بتا دیجئے کہ ان کو نماز میں کیا کیا چھپانا ہوگا۔

جواب: مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 1 حصہ 3 صفحہ 481 پر

ہے: آزاد عورتوں (غلام و لونڈی کا دور ختم ہوا آج کل تمام عورتیں آزاد ہیں) اور خُنسی مُشکل (یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت) کے لئے سارا بدن عورت (یعنی چھپانے کی جگہ) ہے۔ سوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکے ہوئے بال اور گردن اور کلائیوں بھی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہیں (اور) ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔
 بعض علماء نے نُشْتِ دَسْت (یعنی ہتھیلی کی پیٹھ) اور (پاؤں کے) تلووں
 کو عورت (یعنی چھپانے کی چیز) میں داخل نہیں کیا۔ ' اتنا باریک
 دوپٹا جس سے بال کی سیاہی (یعنی کالک) چمکے، عورت نے اوڑھ کر
 نماز پڑھی نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے
 بال وغیرہ کارنگ چھپ جائے۔
 (ایضاً ص ۳۸۴)

نماز میں تھوڑا سا ستر کھلا ہو تو.....؟

سوال: اگر تھوڑا سا ستر کھلا رہ گیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد
 علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: واضح رہے کہ جن اعضاء کا
 ستر (یعنی چھپانا) فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا نماز
 ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی ہوگئی اور اگر
 بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحن اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد
 کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا نماز جاتی رہی۔ اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا
 رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کی برابر ہے نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے (لہذا) نماز جاتی رہی۔“

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۸۱، ۲۸۲)

میں نماز نہیں پڑھتی تھی

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کی برکتوں کے کیا کہنے! اس سنتوں بھرے مَدَنی ماحول نے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی بنا دیا، ایسی ہی ایک مَدَنی بہارِ ملاحظہ کیجئے چنانچہ پنجاب (پاکستان) میں مُقیم اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے گھر کا ماحول یوں تو مذہبی تھا کہ میرے اُمّ جان مسجد میں مُؤدّن اور بڑی بہن اور بھائی جان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے، مگر میرا ذہن دُنیاوی لذّتوں میں بدمست اور نفس گناہوں پر دلیر تھا، نمازیں قضا کر ڈالنا میری عادت تھی۔ ایک دن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائیں۔ اُن کے مَحَبّت بھرے انداز سے میرا دل تسبیح گیا اور میں نے اجتماع

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مسکین (مہم ہلام) پر ڈرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

میں شرکت کی نیت کر لی۔ جب وہاں گئی تو ایک مُبَلَّغۃٔ دعوتِ اسلامی نے ”بے نمازی کی سزائیں“ کے موضوع پر دل ہلا دینے والا بیان کیا جسے سُن کر میں تھرا اٹھی اور میں نے پکی نیت کی کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ پھر ماہِ رَجَبِ الثَّوَر شریف کا موسم بہار آیا تو میں اسلامی بہنوں کے اجتماعِ میلاد میں شریک ہوئی جہاں ایک اسلامی بہن نے ”T.V. کی تباہ کاریاں“ (1) بیان کیں۔ اس بیان کو سُن کر میرے رُونگٹے کھڑے ہو گئے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ وہ دن اور آج کا دن میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی اصلاح کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

آپ خود شریف لائے اپنے بے کس کی طرف ”آہ“ جب نکلی تڑپ کر بے کس و مجبور کی آپ کے قدموں میں گر کر موت کی یا مصطفیٰ آرزو کب آئے گی بے کس و مجبور کی صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(1) امیرِ اہلسنت وامتِ بکاہم العالیہ کی آواز میں آڈیو کیسٹ اور وی سی دی اور اسی بیان کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ طلب کیجئے۔
مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ تجوں ترین شخص ہے۔

دل خوش کرنے کی فضیلت

اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دینے کی بھی واقعی بڑی برکتیں ہیں، ہو سکتا ہے آپ کی تھوڑی سی کوشش کسی کی تقدیر بدل کر رکھ دے اور وہ آخرت کی بہتریاں اکٹھی کرنے میں مصروف ہو جائے اور آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے۔ سوچئے تو سہی! آپ کی نیکی کی دعوت سُن کر جو اسلامی بہن مَدَنی ماحول سے مُنسلک ہو جاتی ہوگی اُس کو کتنا سکون ملتا ہوگا اور اُس کا دل کس قدر خوش ہو جاتا ہوگا! سُبْحَنَ اللّٰہ! مسلمان کا دل خوش کرنا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے چنانچہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال، محبوبِ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ”جو شخص کسی مومن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور توحید بیان کرتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آ کر پوچھتا ہے: ”کیا تو مجھے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہوس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُودِ پاک نہ پڑے۔

نہیں پہچانتا؟“ وہ کہتا ہے کہ تو کون ہے؟ تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ میں وہ خوشی کی شکل ہوں جسے تو نے فُلاں مسلمان کے دل میں داخل کیا تھا، اب میں تیری وحشت میں تیرا منوس ہوں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور روزِ قیامت میں تیرے پاس آؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۳ ص ۲۶۶ حدیث ۲۳)

تاج و تخت و حکومت مت دے، کثرتِ مال و دولت مت دے

اپنی خوشی کا دیدے مُردہ، یا اللہ مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سِر کی قسم دُوم کے چار حصے

اب سِر کی دوسری قسم (یعنی علاوہ نماز کے سِر) کی تفصیلات سوالات جواباً

پیش خدمت ہیں۔ اس کے احکام کی چار اقسام ہیں: { 1 } مرد کا مرد

کے لئے سِر { 2 } عورت کا عورت کے لئے سِر { 3 } عورت

کے لئے اجنبی مرد کا سِر { 4 } مرد کے لئے عورت کا سِر۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

{۱} مرد کا مرد کیلئے ستر

سوال: مرد کا ستر کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: مرد کا ستر ناف کے عین نیچے سے لیکر گھٹنوں سمیت ہے، ناف ستر

میں شامل نہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرد، مرد کے

ہر اُس حصّہ بدن کی طرف نظر کر سکتا ہے سواء ان اعضاء کے جن کا

ستر (یعنی چھپانا) ضروری ہے وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے

تک ہے کہ اس حصّہ بدن کا چھپانا فرض ہے۔ جن اعضاء کا چھپانا

ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں کہ کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے

تو منع کرے اور ان کھولے ہوئے دیکھے تو سختی سے منع کرے اور شرم

گاہ کھولے ہوئے ہو تو اسے سزا دی جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶

ص ۸۵) یاد رہے! سزا دینا عوام کا نہیں حکام کا کام ہے۔ ضرورتاً باپ

اولاد پر، اُستاد شاگرد پر، پیر مرید پر سختی بھی کر سکتا ہے اور سزا بھی دے

سکتا ہے۔ چنانچہ بہارِ شریعت جلد ۱ صفحہ 482 پر ہے: اگر

عورت غلیظ (یعنی آگے اور پیچھے کے مخصوص حصّے) کھولے ہوئے ہے تو جو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پہ ہوا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مارنے پر قادر ہو مثلاً باپ یا حاکم وہ مارے۔

بچے کا ستر

سوال: کیا دودھ پیتے بچے اور بچی کے بھی گھٹنے اور رانیں وغیرہ چھپانا ضروری ہیں؟

جواب: جی نہیں، دودھ پیتا بچہ پورا ہی ننگا ہو تب بھی اس کی طرف نظر کرنے

میں کوئی حرج نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ

کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16

صفحہ 85 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بہت چھوٹے

بچے کے لیے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کو چھپانا فرض

نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا

ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے دس برس سے بڑا ہو جائے تو

اس کے لیے بالغ کا سا حکم ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۵)

بہت چھوٹے بچے کی ران کو چھونا کیسا؟

سوال: بہت چھوٹے بچے کی ران کو چھونا کیسا؟

جواب: چھوسکتا ہے۔ ہاں اگر دیکھنے اور چھونے سے شہوت آتی ہو تو اب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ایک دن کے بچے کو بھی نہ دیکھ سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے۔ آج کل حالات بہت نازک ہو گئے ہیں معاذ اللہ عز و جل دو یا تین سال کی بچوں کے ساتھ بھی گندے کام ہونے کی خبریں سنیں گئی ہیں۔

آمرِ د کو دیکھنے کا حکم

سوال: آمرِ د کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: آمرِ د کو دیکھنا جائز بھی ہے اور ناجائز بھی۔ اس کی تفصیل بیان کرتے

ہوئے صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: لڑکا جب مُراہق (یعنی دس برس کی عمر کے بعد بالغ ہونے کے قریب) ہو جائے اور وہ خوب صورت نہ ہو تو نظر کے بارے میں اس کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے اور خوب صورت ہو تو عورت کا جو حکم ہے وہ اس کے لیے ہے یعنی شہوت کے ساتھ اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور شہوت نہ ہو تو اس کی طرف نظر بھی کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے۔ شہوت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شہوت نہ ہوگی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے بوسہ کی خواہش کا پیدا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہونا بھی شہوت کی حد میں داخل ہے۔ (ایضاً) (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبہ

المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”امرد پسندی کی تباہ کاریاں“ کا مطالعہ کیجئے)

{ 2 } عورت کا عورت کیلئے ستر

سوال: کیا عورت، عورت کے بدن کے ہر حصے کو دیکھ سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں۔ عورت کو عورت کا ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں سمیت کا

حصہ دیکھنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں: عورت کا عورت کو دیکھنا، اس کا وہی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف

نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی

اعضاء کی طرف نظر کر سکتی ہے بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ عورت

صالحہ (یعنی نیک بی بی) کو یہ چاہیے کہ اپنے کو بدکار (یعنی زانیہ و فاحشہ)

عورت کے دیکھنے سے بچائے یعنی اس کے سامنے دوپٹا وغیرہ نہ

اُتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اُس کی شکل و صورت

کا ذکر کرے گی۔ (ایضاً ص ۸۶)

{ 3 } عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا

سوال: عورت غیر مرد کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جواب: نہ دیکھنے میں عافیت ہی عافیت ہے۔ البتہ دیکھنے میں جواز کی صورت

بھی ہے مگر دیکھنے سے قبل اپنے دل پر خوب خوب اور خوب غور کر لے

کہیں یہ دیکھنا گناہوں کے غار میں نہ دھکیل دے۔ فُہمائے کرام

رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ السَّلَام جواز کی صورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”عورت کا مردِ اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد

کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اُس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے

ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہوگی اور

اگر اس کا ٹُہنہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔“

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۶، عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۷)

کافرہ دائی سے زچگی کروانا

سوال: ایسے ممالک جہاں کفار کی اکثریت ہوتی ہے وہاں کافرہ دائی سے زچگی

کروا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کروا سکتے۔ جو مسلمان ایسے ممالک میں رہتے ہیں اُن کو پہلے

سے ایسے اسپتال ذہن میں رکھنے چاہئیں جہاں لیڈی ڈاکٹرز، نرسیں

اور دائیاں مسلمان دستیاب ہو جاتی ہوں۔ اگر ایمر جنسی ہو جائے اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر پردہ و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

مسلمان دائی (MID WIFE) کی فراہمی ممکن نہ ہو اور متبادل کوئی صورت نہ ہو تو سخت مجبوری کی حالت میں کافرہ سے یہ خدمت لے لی جائے۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مسلمان عورت کو یہ بھی حلال نہیں کہ کافرہ کے سامنے اپنا ستر کھولے (مسلمان عورت کا کافرہ سے اُسی طرح پردہ ہے جس طرح اجنبی مرد سے۔ کافرہ کے لئے عورت کے بدن کے وہ تمام حصے ستر ہیں جو کہ ایک اجنبی مرد کے لئے ہیں) گھروں میں کافرہ عورتیں آتی ہیں اور بیبیاں ان کے سامنے اسی طرح مواضع ستر کھولے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح مسلمہ کے سامنے رہتی ہیں ان کو اس سے اجتناب (بچنا) لازم ہے۔ اکثر جگہ دائیاں (MID WIFES) کافرہ ہوتی ہیں اور وہ بچے جنمانے کی خدمت انجام دیتی ہیں، اگر مسلمان دائیاں مل سکیں تو کافرہ سے ہرگز یہ کام نہ کرایا جائے کہ کافرہ کے سامنے ان اعضاء کے کھولنے کی اجازت نہیں۔ (ایضاً)

{ 4 } مرد کے لئے عورت کا ستر

فی زمانہ اس کی تین صورتیں ہیں: (الف) مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا (ب)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مرد کا اپنے محارم کی طرف نظر کرنا (ج) مرد کا اجنبیہ عورت کو دیکھنا۔

(الف) مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا

سوال: کیا کوئی ایسا حصہ بدن بھی ہے جن کی طرف میاں بیوی نظر نہیں کر سکتے؟

جواب: نہیں، ایسا کوئی حصہ بدن نہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

(شوہر اپنی) عورت کی ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو کی طرف نظر کر سکتا

ہے شہوت اور بلا شہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح

یہ دونوں قسم کی عورتیں (یعنی بیوی اور باندی مگر اب باندی کا دور نہیں رہا)

اس مرد کے ہر عضو کو دیکھ سکتی ہیں۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ (دونوں میں سے

کوئی بھی ایک دوسرے کے) مقام مخصوص کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ

اس سے نسیان پیدا ہوتا (یعنی حافظہ کمزور ہوتا) ہے اور نظر میں بھی ضعف

پیدا ہوتا (یعنی نگاہ بھی کمزور ہو جاتی) ہے۔ (ایضاً ص ۸۷)

(ب) مرد کا اپنے محارم کو دیکھنا

سوال: مرد اپنے محارم مثلاً ماں، بہن کے کن اعضاء کی طرف نظر کر سکتا؟

جواب: محارم کے بدن کے بعض حصوں کو دیکھ سکتا ہے اور بعض کو نہیں دیکھ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

سکتا۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو عورت اس کے محارم میں ہو اس کے سر، سینہ، پنڈلی، بازو، کلائی، گردن، قدم کی طرف نظر کر سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی میں شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ محارم کے پیٹ، پیٹھ اور ران کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح کروٹ اور گھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی ناجائز ہے۔ (یہ حکم اس وقت ہے جب جسم کے ان حصوں پر کوئی کپڑا نہ ہو اور اگر یہ تمام اعضا موٹے کپڑے سے چھپے ہوئے ہوں تو وہاں نظر کرنے میں حرج نہیں) کان اور گردن اور شانے (یعنی کندھے) اور چہرے کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔ محارم سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے۔ حرمتِ نُسب سے ہو یا سبب سے مثلاً رَضَاعَت (دودھ کا رشتہ) یا مُصَاهَرَت۔ اگر زنا کی وجہ سے حرمتِ مُصَاهَرَت ہو جیسے مُزْنِیہ کے اُصول و فُرُوع (یعنی جس عورت سے زنا کیا اُس کی ماں، نانی، پرنانی اُوپر۔۔۔ تک اور بیٹیاں، نواسیاں، پرنواسیاں۔۔۔ نیچے تک) ان کی طرف نظر کا بھی (زانی کیلئے) ہی حکم ہے۔

(ایضاً ص ۸۷، ۸۸)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُز و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مرد کا ماں کے پاؤں دبانا

سوال: اسلامی بھائی اپنی امی جان کے ہاتھ پاؤں چومنا چاہے یا دبانا چاہے تو اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں میں سے کسی کو شہوت نہ ہو تو بالکل اجازت بلکہ اسلامی بھائی کیلئے اس میں دونوں جہانوں کی سعادت ہے۔ منقول ہے: جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چوما تو ایسا ہے جیسے جنت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا (ذمّ مختار ج ۹ ص ۶۰۶) صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: محارم کے جن اعضاء کی طرف نظر کر سکتا ہے ان کو چھو بھی سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی کو شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ مرد اپنی والدہ کے پاؤں دبا سکتا ہے مگر ان اُس وقت دبا سکتا ہے جب کپڑے سے چھپی ہوئی ہو، یعنی (دبا سکتا ہے مگر) کپڑے کے اوپر سے اور بغیر حائل چھونا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۸)

(ج) مرد کا آزاد عورت اجنبیہ کو دیکھنا

سوال: مرد غیر عورت کے چہرے کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، تمہارا گھج پُر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جواب: نہ دیکھیے۔ البتہ ضرورتاً بعض قیودات کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔ اس کی

بعض صورتیں بیان کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ (ضرورت کے وقت)

اُس کے چہرے اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی

ضرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے موافق یا مخالف شہادت (گواہی)

دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکر گواہی

دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھنے میں بھی

وہی شرط ہے کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضرورت ہے

کہ (آج کل گلیوں بازاروں میں) بہت سی عورتیں گھر سے باہر آتی جاتی

ہیں لہذا اس سے بچنا بھی دشوار ہے۔ بعض علماء نے قدم کی طرف بھی

نظر کو جائز کہا ہے۔ (ایضاً ۸۹) مزید فرماتے ہیں: اَجْنَبِيَّةٌ عورت کے

چہرہ کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے جب کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ

زمانہ فتنے کا ہے اس زمانے میں ایسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانے

میں تھے لہذا اس زمانے میں اس کو (یعنی چہرے کو) دیکھنے کی ممانعت کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہ ضرورت ان کے لیے نظر کرنا

جائز ہے۔ (ایضاً ص ۸۹، ۹۰)

چہرہ دیکھنے کی اجازت کی صورت میں کان اور گردن دیکھنے کا مسئلہ
سوال: کیا کان اور گردن بھی چہرے میں داخل ہیں اور جہاں اَجْنَبِیَّہ کے
چہرے کی طرف دیکھنے کی اجازت ہے وہاں ان اعضاء کی طرف نظر کی
جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں کان گردن، گلا چہرے میں داخل نہیں اور ان اعضاء کی طرف
اجنبی کا نظر کرنا گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۳، مُتْلَخًصاً)

بے پردگی سے توبہ

اسلامی بہنو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی ماحول ضروری ہے،
ورنہ عارضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صحبت کے فقدان
(یعنی کمی) کے سبب استقامت نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذہن بنانے کیلئے
تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے
مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ سُبْحَنَ اللہ! دعوتِ اسلامی کے
مَدَنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا اور لکھتا اور ایک قیڑا اور پھاڑ جتنا ہے۔

خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ماحول میں رہنے بسنے کی برکت سے متعدد اسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی ایسی ہی ایک بہارِ سنئے، چنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُب لباب ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مشکبارِ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے . T.V پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پردہ ہی نکل کھڑی ہوتی، نماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یوں میرے صبح و شام غفلت و معصیت میں بسر ہو رہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں خوابِ غفلت سے بیدار ہوگئی۔ ان بیانات کی برکت سے مجھے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کی دولت نصیب ہوئی، عشقِ رسول کا جذبہ ملا اور میں نمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص بے پردگی سے پگٹی توبہ کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی بُرَق میرے لباس کا حصہ بن گیا۔ وہ بے لگام زَبان جو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پہلے گانے گنگنا نے میں مصروف رہتی تھی اب **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ
نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنانے لگی۔ تادمِ تحریر دعوتِ
اسلامی کی ذیلی مشاورت کی خادمہ کے طور پر سُنّتوں کی خدمت کی
سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

کئی ہے غفلتوں میں زندگانی نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الہی ہوں بہت کمزور بندی نہ دنیا میں نہ عُقلمی میں سزا ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ سُنّتوں
بھرے بیانات کی کیسٹیں سننا، سنانا کس قدر مفید ہے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ**
عَزَّوَجَلَّ کئی خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ کم از کم
ایک سُنّتوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور جو صاحبِ
حیثیت ہوتے ہیں وہ تقسیم بھی کرتے ہیں آپ بھی ہر ماہ یا کم از کم ہر
سال ربیع الثور شریف میں لنگرِ رسائل تقسیم کرنے کی نیت فرمائیے اور
حسبِ توفیق اس میں سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں اور رسائل وغیرہ
بانٹئے۔ کہ یہ بھی صدقہ ہے اور راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کے کیا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُردِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کہنے! حضور پر نور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرما

دیتا ہے۔ (المُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱ ص ۲۲ حدیث ۳۱)

رہ حق میں سبھی دولت لٹا دوں

خدا ! ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

جس سے نکاح کرنا ہے اُس کو دیکھنا

سوال: سنا ہے جس سے نکاح کرنا ہو اُس لڑکی کو مرد دیکھ سکتا ہے!

جواب: آپ نے دُرست سنا ہے دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ سکتے

ہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد

امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: (مرد و عورت کے ایک دوسرے

کو دیکھنے کی اجازت کی) ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ اس عورت سے

نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث میں

یہ آیا ہے کہ جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ سچ اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ذریعہ ہوگا۔ (1) اسی طرح عورت اُس مرد کو جس نے اس کے پاس (نکاح کیلئے) پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے، اگرچہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی حیثیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (2)

اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے

سوال: اگر لڑکے لڑکی کا ایک دوسرے کو دیکھنا ممکن نہ ہو تو کوئی اور صورت؟

جواب: اس کی صورت بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ، بدر الطریقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنا ممکن ہو جیسا کہ اس زمانہ کا رواج یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دے دیا تو کسی طرح بھی اسے لڑکی کو نہیں دیکھنے دیں گے یعنی اس سے اتنا زبردست پردہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے سے اتنا پردہ نہیں ہوتا اس صورت میں اس شخص کو یہ چاہئے کہ کسی عورت کو بھیج کر دکھوالے اور وہ آ کر اس کے سامنے سارا حلیہ و نقشہ وغیرہ بیان کر دے تاکہ اسے اس کی شکل و صورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔ (ایضاً ص ۹۰)

دینہ

(1) سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۲۶ حدیث ۱۰۸۹ (2) بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۰

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

عورت کا مرد سے علاج کروانا

سوال: طبیب، مریضہ کو دیکھ اور چھو سکتا ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر طبیبیہ (لیڈی ڈاکٹر) مُیَسَّر نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں اجازت

ہے۔ اس بارے میں صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **اجنبی عورت**

کی طرف نظر کرنے میں ضرورت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت

بیمار ہے، اس کے علاج میں بعض اعضاء کی طرف نظر کرنے کی

ضرورت پڑتی ہے بلکہ اس کے جسم کو چھونا پڑتا ہے مثلاً نبض دیکھنے

میں ہاتھ چھونا ہوتا ہے یا پیٹ میں ورم کا خیال ہو تو ٹول کر دیکھنا ہوتا

ہے یا کسی جگہ پھوڑا ہو تو اسے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ بعض مرتبہ ٹولنا بھی

پڑتا ہے اس صورت میں موضعِ مرض (یعنی مرض کی جگہ) کی طرف نظر

کرنا یا اس ضرورت میں بقدرِ ضرورت اس جگہ کو چھونا جائز ہے۔ یہ

اس صورت میں ہے (کہ) کوئی عورت علاج کرنے والی نہ ہو۔ ورنہ

چاہیے یہ کہ عورتوں کو بھی علاج کرنا سکھایا جائے تاکہ ایسے مواقع پر

وہ کام کریں کہ ان کے دیکھنے وغیرہ میں اتنی خرابی نہیں جو مرد کے

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دیکھنے وغیرہ میں ہے۔ اکثر جگہ دائیاں ہوتی ہیں جو پیٹ کے درم کو دیکھ سکتی ہیں۔ جہاں دائیاں دستیاب ہوں مرد کو دیکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ علاج کی ضرورت سے نظر کرنے میں بھی یہ احتیاط ضروری ہے کہ صرف اتنا ہی حصہ بدن کھولا جائے جس کے دیکھنے کی ضرورت ہے باقی حصہ بدن کو اچھی طرح چھپا دیا جائے کہ اس پر نظر نہ پڑے۔ (ایضاً ۹۰، ۹۱) اگر دیکھنے سے کام چل سکتا ہے تو چھونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ یاد رہے! چھونا دیکھنے سے زیادہ سخت ہے۔

کمر کا درد اور مدنی قافلہ

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں جہاں ثوابِ آخرت کا خزانہ ہاتھ آتا ہے وہیں بسا اوقات جسمانی بیماریوں سے نجات بھی حاصل ہوتی ہے، مدنی قافلہ کی ایک ایسی ہی مسافرہ کی مدنی بہار سنئے، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 45 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے اکثر کمر کے درد کی شکایت رہتی تھی حتیٰ کہ میں زمین پر بیٹھ نہیں سکتی تھی۔ جب میں نے اسلامی بہنوں کے مدنی قافلے میں سفر کیا تو درد ہونا درگنار مجھے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اس کا احساس تک نہ ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے تینوں دن مَدَنی قافلے کے جَدَوَل کے مطابق گزارے، فرض نمازوں کے علاوہ تہجد، اشراق اور چاشت کے نوافل بھی پڑھنے نصیب ہوئے۔ مَدَنی قافلے کے بَرکتیں دیکھتے ہوئے میں نے مِیت کی ہے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنی بڑی بیٹی کو بھی مَدَنی قافلے میں سفر کرواؤں گی۔

آپ کو دردِ سر ہو یا ہو دردِ کمر چلئے ہمت کریں قافلے میں چلو
فائدہ آخرت کے بنانے میں ہے ساری بہنیں کہیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! مَدَنی قافلے کی بَرکتوں کے کیا کہنے! کمر کا درد اور دنیا کی تکلیفیں تو بہت معمولی چیزیں ہیں اَللّٰہُ تَعَالٰی الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو مَدَنی قافلوں کی بَرکت سے قبر و آخرت کی مصیبتیں بھی دُور ہوں گی۔ مَدَنی قافلوں میں علمِ دین حاصل ہوتا، عبادتیں کی جاتیں اور خوب خوب نیکیاں کمانے کے اسباب مہیا کئے جاتے ہیں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نیکیوں کے صلے میں جَنّت کی ابدی اور سرمدی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اَللّٰہُ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ ہم سبھی کو جَنّت الفردوس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدرجۂ بخت ہو گیا۔

میں مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب کرے۔ امین۔

جنت کی نعمت و عظمت کے بارے میں ایک روایت سماعت کیجئے: رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”جنت میں ایک کوڑے (یعنی چابک) جتنی جگہ دُنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔“ (بخاری ج ۲ ص ۹۲ حدیث ۳۲۵۰)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الہان فرماتے ہیں: کوڑے (یعنی چابک) سے مراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ۔ واقعی جنت کی نعمتیں دائمی ہیں۔ دنیا کی فانی، پھر دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مخلوط (یعنی ملی ہوئیں)، (اور) وہاں کی نعمتیں خالص، پھر دنیا کی نعمتیں (جبکہ) ادنیٰ وہ اعلیٰ، اس لیے دنیا کو وہاں کی ادنیٰ جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

(مرآۃ المناجیح ج ۷ ص ۴۷)

عورتوں کے کپڑوں کی طرف مرد کا دیکھنا

سوال: اگر کسی خاتون نے موٹے بھدے کپڑے کے بُرقع میں اپنا سارا جُود

چھپا رکھا ہو تو اُس کی طرف نظر کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اُس کی طرف دیکھنے میں حرج نہیں۔ ہاں اگر اُن کپڑوں کی طرف

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو نہیں دیکھ سکتا کہ جب شہوت سے دیکھے گا
تو ضرور گناہ گار ہوگا۔ اس مسئلے کی مزید وضاحت بہارِ شریعت میں
یوں ہے: اَجْنَبِیَّہ عورت نے خوب موٹے کپڑے پہن رکھے ہیں کہ
بدن کی رنگت وغیرہ نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کی طرف نظر
کرنا جائز ہے کہ یہاں عورت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ اُن کپڑوں کو دیکھنا
ہوا۔ یہ اُس وقت ہے کہ اس کے کپڑے چُست نہ ہوں اور اگر چُست
کپڑے پہنے ہوں کہ جسم کا نقشہ کھینچ جاتا ہو مثلاً چُست پاجامے، میں
پنڈلی اور ران کی پوری ہیئَت (ہے۔ عت) نظر آتی ہو تو اس صورت
میں نظر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں یُہت باریک کپڑے
پہنتی ہیں مثلاً آبِ رواں یا جالی یا باریک ململ کا دوپٹا جس سے سر کے
بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں اور بعض باریک
تنزیب (تَن۔ زَیْب، ایک نہایت ہی باریک کپڑا) یا جالی کے گرتے پہنتی
ہیں کہ پیٹ اور پیٹھ بالکل (صاف) نظر آتی ہے اس حالت میں نظر کرنا
حرام ہے اور ایسے موقع پر ان کو اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز۔
(ایضاً ص ۹۱) (مستتر کے مسائل کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہائی۔

مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 1 حصہ 3 صفحہ 478 تا 486 اور حصہ 16 صفحہ

85 تا 91 کا مطالعہ فرمائیے

دامن کا دھاگہ

سوال: ترغیب کیلئے کسی ولیہ کی شرعی پردے کے بارے میں حکایت سنا دیجئے۔

جواب: شرعی پردہ کرنے والیوں کی بڑی شانیں ہوتی ہیں چنانچہ ”اَخْبَارُ الْاُخْيَارِ“

میں ہے، تحت قحطِ سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دُعاؤں کے باوجود بارش

نہ ہوئی۔ حضرت سیدنا نظام الدین ابوالموید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی

امی جان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر عرض

کی: **يَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ!** یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس

(خاتون) پر کبھی کسی ناخُرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اسی

کے صدقے رحمت کی برکھا (بارش) برسا دے! ابھی دُعا ختم بھی نہ

ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رِمِ جھم رِمِ جھم بارش شروع ہو

گئی۔ (اخبار الاخیار ص ۲۹۳) **اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ** کی اُن پر

رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر رُوئے محدُّر و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
 حیا سے ان کی انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا
 سَبْحَنَ اللّٰہ! بُو رگوں کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے
 دھاگے کی جب یہ شان ہے کہ ہاتھ میں رکھیں تو اس کی بَرکت اور وسیلے
 سے دُعا قبول ہو جائے تو خود بُو رگوں کے وُجُو دِ مسعود کی بَرکتوں کا کیا
 عالم ہوگا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر سے باہر نکلنے کی احتیاطیں

سوال: گھر سے باہر نکلنے وقت اسلامی بہنوں کو کن کن باتوں کا خیال رکھنا
 چاہئے؟

جواب: شرعی اجازت کی صُورت میں گھر سے نکلنے وقت اسلامی بہن غیر
 جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مَدَنی بُرَق اوڑھے، ہاتھوں میں
 دستانے اور پاؤں میں جُرائیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا
 اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر
 پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح برقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گسٹوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ہیئَت (یعنی شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹّہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمَامِ اَہْلِ سُنّت، وَلِیِ نِعْمَت، عَظِیْمُ الْبَرَکَت، عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت ، پروانہٴ شمع رسالت ، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سُنّت ، ماحِیِ بدعت، عَالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت ، باعِثِ خَیْرِ وَبَرَکَت، حضرتِ علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّٰمن فرماتے ہیں: ”جو وضعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) و طریقہٴ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ گھلا ہو یوں تو سوا خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرام قطعی ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ غیر منقولہ ج ۱۰ ص ۱۹۶ فتاویٰ رضویہ منقولہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟

سوال: عورت کا کس کس مرد سے پردہ ہے اور کس مرد سے پردہ نہیں؟

جواب: عورت کا ہر اجنبی بالغ مرد سے پردہ ہے۔ جو محرم نہ ہو وہ اجنبی ہوتا ہے، محرم سے مراد وہ مرد ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو، حرمت نسب سے ہو یا سبب سے مثلاً رضاعت (دودھ کا رشتہ) یا مصاہرت۔

محارم کی قسمیں

سوال: محارم میں کون کون سے لوگ شامل ہیں؟

جواب: محارم میں تین قسم کے افراد داخل ہیں: {1} نسب کی بنا پر جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو {2} رضاعت یعنی دودھ کے رشتے کی بنا پر جن سے نکاح حرام ہو {3} مصاہرت: یعنی سسرالی رشتے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑا لکھتا اور ایک قیڑا چھوٹا بھائی بناتا ہے۔

کی وجہ سے جن سے نکاح حرام ہو جیسے سُسر کے لئے بہویا ساس کے لئے داماد۔ مُصاہرَت کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ عورت جس مرد سے نکاح کرتی ہے تو اس مرد کے اُصول و فُرُوع (اُصول سے مراد باپ دادا پردادا اور پرتک اور فُرُوع سے مراد اولاد در اولاد در اولاد نیچے تک ہے) اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتے ہیں۔ یونہی شوہر پر اپنی بیوی کے اُصول و فُرُوع بھی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتے ہیں نیز زنا اور دواعی زنا (یعنی زنا کی طرف دعوت دینے والے اُنو مثلاً شہوت کے ساتھ جسم کو بلا حائل چھونے یا بوسہ لینے) کے ذریعے مرد و عورت پر یہی احکام ثابت ہوں گے یعنی حُرمتِ مُصاہرَت ثابت ہو جائے گی۔ نَسبی محارِم کے سوا دونوں طرح کے محارِم سے پردہ واجب بھی نہیں اور منع بھی نہیں، حُصو صاً جب عورت جوان ہو یا فتنے کا خوف ہو تو پردہ کرے۔

دودھ کے رشتے میں پردہ کرنا مناسب ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مُجتہدِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجہ حُرمت (یعنی نکاح حرام ہونے کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وجہ) علاقۂ نسب (خونی رشتہ) نہیں بلکہ علاقۂ رضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ، یا علاقۂ صہر (سُسر الی رشتہ) ہو جیسے خُسر (یعنی سُسر)، ساس، داماد، بہو، ان سب سے نہ پردہ واجب ہے نہ نا دُرست ہے، (یعنی ان سے پردہ) کرنا نہ کرنا دونوں جائز، اور بحالتِ جوانی یا احتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے امکان میں) پردہ کرنا ہی مناسب، خصوصاً دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اُس کی پبلیت بہت کم ہوتی ہے“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۵)

نسبی محارم میں کون کون شامل ہیں؟

سوال: نسبی محارم میں کون کون سے افراد داخل ہیں؟

جواب: نسبی محارم میں چار طرح کے افراد داخل ہیں: {1} اپنی اولاد (یعنی

بیٹا بیٹی) اور اپنی اولاد کی اولاد (یعنی پوتا پوتی نواسا نواسی) نیچے تک

{2} اپنے ماں باپ اور اپنے ماں باپ کے ماں باپ (یعنی دادا دادی

نانا نانی) اُوپر تک {3} اپنے ماں باپ کی اولاد (یعنی بھائی بہن خواہ

حقیقی ہوں یا سوتیلی یعنی صرف ماں شریک یا صرف باپ شریک بھائی بہن)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اور یونہی اپنے ماں باپ کی اولاد کی اولاد (یعنی بھتیجا بھتیجی بھانجا بھانجی خواہ حقیقی بھائی بہن سے ہو یا سوتیلے سے ہو) نیچے تک {4} اپنے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد (یعنی چچا پھوپھی ماموں خالہ یہ رشتے سکے ہوں یا سوتیلے) البتہ چچا پھوپھی ماموں خالہ کی اولادیں غیر محرم ہیں۔

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ مؤخر ج ۱۱ ص ۴۶۴)

نوٹ: مذکورہ بالا نسبی محارم میں سے مرد عورتوں پر اور عورتیں مردوں پر حرام ہیں۔

بعض سُسر پر خطر ہوتے ہیں

سوال: کیا سُسر اور بھوکا پردہ ہے؟

جواب: حُرمتِ مصاہرت کی وجہ سے پردہ نہیں۔ اگر پردہ کرے تو حرج بھی

نہیں بلکہ بحالتِ جوانی یا احتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے احتمال) کی صورت میں

جیسا کہ اس دور میں پردہ کرنے ہی میں عافیت ہے کیوں کہ حالات

انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ سُسر اور بھوکے ”مسائل“ سننے میں آتے

رہتے ہیں جو کہ عموماً یکطرفہ یعنی سُسر کی جانب سے ہوتے ہیں کہ

بعض اوقات سُسر اکیلے میں موقع پا کر بھوک پر دست اندازی کی

کوشش کرتا ہے۔ لہذا فی زمانہ بھوکو سُسر سے بے تکلف نہیں ہونا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

چاہئے۔ بالخصوص بیو کے حق میں وہ سُر زیادہ پُر ہر ثابت ہو سکتا ہے جو اپنی بیوی سے دُور یا محروم ہو۔

(برائے مہربانی! بہارِ شریعت حصہ 7 سے ”مَحْرَمَاتِ کَا بَیَان“ پڑھ لیجئے)

دَیُورِ بَہا بَہی کا پردہ

سوال: کیا اسلامی مہن کا اپنے دَیُور و جِیٹھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد و پھوپھی زاد، پھوپھا اور خالو سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بلکہ ان سے تو پردہ کے مُعاملہ میں احتیاط زیادہ ہونی چاہئے کیوں کہ آشنائی (یعنی جان پہچان) کے سبب جھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے اور یوں ناواقف آدمی کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ فتنے کا خطرہ ہو تا ہے مگر افسوس! آج کل ان سے پردہ کرنے کا ذہن ہی نہیں، اگر کوئی مدینے کی دیوانی پردہ کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ نامساعد حالات کے باوجود جو خوش نصیب اسلامی مہن شرعی پردہ نبھانے میں کامیاب ہو جائے اور جب دُنیا سے رخصت ہو تو کیا عجب! مصطفیٰ کی نور عین، شہزادی کوئین، مادرِ حُسنین، سیدۃ النِّساء فاطمۃ الزَّہراء صلی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو رُو دھو تمہارا رُو دھو مجھ تک پہنچتا ہے۔

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اُس کا پُر تپاک استقبال فرمائیں، اُس کو گلے لگائیں اور اسے اپنے بابا جان، دو جہان کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی انجمن میں پہنچائیں۔

کیوں کریں بزمِ شہبستانِ جنات کی خواہش

جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو (ذوقِ نعت)

دیور وچٹھ، بہنوئی اور خالہ زاد، ماموں زاد، چچا زاد و پھوپھی زاد،

پھوپھا اور خالو سے پردے کی تاکید کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہل سنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ احمد رضا خان

علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپھا، خالو، چچا

زاد، ماموں زاد، پھپھی زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے

لئے محض اجنبی (یعنی غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضرر (نقصان) نرے (یعنی

مطلقاً) بیگانے (یعنی پرانے) شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض

غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈریگا اور یہ (یعنی بیان

کردہ رشتے دار) آپس کے میل جول (اور جان پہچان) کے باعث خوف

نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی (یعنی مطلقاً ناواقف) شخص سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

وَقَعَةً (نوراً) میل نہیں کھا سکتی (یعنی بے تکلف نہیں ہو سکتی) اور اُن (یعنی مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے (یعنی جھک اُڑی ہوئی ہوتی ہے) وَلِهَذَا جَبَّ رَسُولُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ عَوْرَتُونَ کے پاس جانے کو منع فرمایا (تو) ایک صحابی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جِیٹھ دَیوَر کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”جِیٹھ دَیوَر تو موت ہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

سُسرال میں کس طرح پردہ کرے؟

سوال: سُسرال میں دَیوَر و جِیٹھ وغیرہ سے کس طرح پردہ کیا جائے؟ سارا دن پردہ میں رہنا بہت دُشوار، گھر کے کام کاج کرتے وقت کیسے اپنے چہرہ کو چھپائے؟

جواب: گھر میں رہتے ہوئے بھی بالخصوص دَیوَر و جِیٹھ وغیرہ کے مُعاملہ میں محتاط رہنا ہوگا۔ صحیح بخاری میں حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، پیکرِ شرم و حیا، مَلْکِی مَدَنِیِ مِصْطَفٰی، محبوبِ خدا عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا، ”عورتوں کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پاس جانے سے بچو۔“ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ

عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دِیُور کے مُتَعَلِّق کیا حکم ہے؟ فرمایا:

”دِیُور موت ہے۔“ (بخاری ج ۳ ص ۴۷۲ حدیث ۵۲۳۲) دِیُور

کا اپنی بھابھی کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا

اندیشہ زیادہ ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت وقارِ مِلّت مولانا

وقار الدین علیہ رحمۃ اللہ الامین فرماتے ہیں: ”ان رشتہ داروں سے جو

نامحرم ہیں، چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ ستر (پردہ) کرنا

ضروری ہے، زینت بناؤ سنگھار بھی ان کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔“

(وقار الفتاویٰ ج ۳ ص ۱۵۱)

منقول ہے: ”جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو

دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر

ڈالا جائے گا۔“ (ہدایہ، ج ۴ ص ۳۶۸) یقیناً بھابھی بھی اَجْنَبِیَّہ ہی

ہے۔ جو دِیُور و جیٹھ اپنی بھابھی کو قصداً شہوت کے

ساتھ دیکھتے رہے ہوں، بے تکلف بنے رہے ہوں، مذاقِ مسخری

کرتے رہے ہوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرگے (میں اسلام) پر دُرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

پیشتر سچی توبہ کر لیں۔ بھابھی اگر دیور کو چھوٹا بھائی اور جیٹھ کو بڑا بھائی کہہ دے اس سے بے پردگی اور بے تکلفی جائز نہیں ہو جاتی بلکہ یہ انداز گفتگو بھی فاصلے دُور کر کے قریب لاتا ہے اور دیور و بھابھی بد زبانی، بے تکلفی، ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کے دلدل میں مزید دھستے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ جیٹھ اور دیور بھابھی کا آپس میں گفتگو کرنا بھی مسلسل خطرہ کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے!

اللہ عزَّوَجَلَّ کرے دل میں اُتر جائے مری بات

دیور و جیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ”الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ“ یعنی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ (مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) ہر حال اگر ایک گھر میں رہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نا محرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدن کے اعضاء جسم کی ہیئت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔

پردہ دار کے لئے آزمائشیں

سوال : آج کل پردہ کرنے والیوں کا ”مُلانی“ کہہ کر گھر میں مذاق اڑایا جاتا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ مجھوں ترین شخص ہے۔

ہے، کبھی عورتوں کی کسی تقریب میں مَدَنی مَرَق اوڑھ کر چلی جائے تو کوئی کہتی ہے، ارے! یہ کیا اوڑھ رکھا ہے اُتارو اس کو! کوئی بولتی ہے، بس ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم بہت پردہ دار ہواب چھوڑو بھی یہ پردہ وردہ! کوئی کہتی ہے، دنیا بہت ترقی کر چکی ہے اور تم نے کیا یہ دَقیّا ئُوسی انداز اپنا رکھا ہے! وغیرہ۔ اس طرح کی دل دکھانے والی باتوں سے شرعی پردہ کرنے والی کا دل ٹوٹ پھوٹ کر چکنا چور ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں اُسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: واقعی نہایت ہی نازک حالات ہیں، شرعی پردہ کرنے والی اسلامی بہن سخت آزمائش میں مُبتَلّا رہتی ہے مگر ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ مذاق اڑانے یا اعتراض کرنے والیوں سے زوردار بحث شروع کر دینا یا غصے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دہ ہے کہ اس طرح مسئلہ (مَن-ع-لہ) حل ہونے کے بجائے مزید الجھ سکتا ہے۔ ایسے موقع پر یہ یاد کر کے اپنے دل کو تسلی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عام اعلانِ نبوّت نہیں فرمایا تھا اُس وقت تک کفارِ بد انجام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو احترام کی نظر سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُور دیا کہ نہ پڑھے۔

دیکھتے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو امین اور صادق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جوں ہی علیؑ اعلانِ اسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وہی کفارِ بد اطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صرف یہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہو گئے، مگر قربان جانیئے! سرکارِ نادر، اُمت کے غم خوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بالکل ہمت نہ ہاری، ہمیشہ صبر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صبر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پردہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اڑاتا تھا، جوں ہی میں نے شرعی پردہ اپنایا، ستائی جانے لگی۔ اللہ عزَّوجلَّ کا شکر ہے کہ مجھ سے ظلم پر صبر کرنے کی سنت ادا ہو رہی ہے۔ مدنی التجاء ہے کہ کیسا ہی صدمہ پہنچے صبر کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیئے نیز بلا اجازتِ شرعی ہرگز زبان سے کچھ مت بولئے۔ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ عزَّوجلَّ فرماتا ہے: ”اے ابنِ آدم! اگر تُو اوّل صدمے کے وقت صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو میں تیرے لئے جنت کے سوا کسی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے ناکامِ عاف ہوں گے۔

ثواب پر راضی نہیں۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۶۶ حدیث ۱۵۹۷)

آسیہ کی دردناک آزمائش

سوال: جس اسلامی بہن کو شرعی پردہ اور سنتوں پر عمل وغیرہ کی وجہ سے معاشرہ میں معاذ اللہ حقیر سمجھتے ہوں اور خاندان میں بھی ستایا جاتا ہو اُس کی ڈھارس کیلئے کوئی درد انگیز حکایت بیان کیجئے۔

جواب: جس اسلامی بہن کو شرعی پردہ کرنے کے باعث گھر اور خاندان میں ستایا جاتا ہو اُس کیلئے حضرت سیدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعات میں کافی درسِ عبرت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرعون کی رُوحیت میں تھیں۔ جادو گروں کی مغلو بیّت اور ایمان آوری پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرت سیدنا موسیٰ الکیم اللہ علیہ نَبِیْنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پُر ایمان لے آئیں۔ جب فرعون کو اس کا علم ہوا تو اُس نے طرح طرح سے سزائیں دینی شروع کیں کہ کسی طرح بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان سے منحرف (مُنْ-حَ-رَفَتْ) ہو جائیں مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت قدم رہیں۔ آخر کار فرعون نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چلچلاتی دھوپ میں لکڑی کے تختے پر لٹا کر **چومیا**

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُز و شریف پہ ہوا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(پڑھو۔ ع۔ خا) کر دیا یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں میخیں
(لوہے کی کیلیں) ٹھونک دیں، ظلم بالائے ظلم یہ کہ مبارک سینے پر چٹکی
کے پاٹ رکھوا دیئے کہ ہل بھی نہ سکیں۔ اس شدید ترین اور ناقابل
برداشت تکلیف میں بھی ان کے پائے ثبات کو ذرہ برابر لغزش نہ
ہوئی، پیغمبر ہو کر اپنے ربِّ غفارِ جَلَّ جَلَّالُہ کے دربارِ گوہرِ باریں
عرض گزار ہوئیں:

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي
الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ
وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
الظَّالِمِيْنَ ۝۱۱

(پ ۲۸ التَّحْرِيم ۱۱) لوگوں سے نجات بخش۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ
فرماتے ہیں: اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے ان (یعنی سیدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر
فرشتے مقرر فرما دیئے جنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سایہ کر لیا اور
ان کا جنتی گھر انہیں دکھا دیا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تمام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مُصِیبتوں کو بھول گئیں۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا معِ جسمِ آسمان پر اُٹھالی گئیں۔ حضرت سیدتنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت میں ہمارے خُصُورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نکاح میں ہوں گی۔ (نور العرفان ص ۸۹۶) اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مرحومہ امی جان نے مدنی کام کرنے کی اجازت دلوانی

اسلامی بہنو! آزمائشوں پر صبر کرنے والوں پر آج بھی رب عَزَّوَجَلَّ کی عنایتوں کا ظہور ہوتا ہے، چنانچہ ایک اسلامی بہن کا تحریری بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں۔ کوٹ عطاری (کوٹری باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی سے پیارا ہے، لہذا میں خوب بڑھ چڑھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنا چاہتی تھی مگر میرے بچوں کے ابو اجازت نہیں دیتے تھے۔ میں پھر بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق مدنی کام کیا کرتی۔ میری خوش نصیبی کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صفر المظفر 1430ھ کے مبارک مہینے میں ہمارے علاقے کے ایک گھر میں دعوتِ اسلامی کی اسلامی بہنوں کا مَدَنی قافلہ تشریف لایا۔ جَدَوَل کے مطابق دوسرے دن ہونے والے تربیتی اجتماع میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی۔ میں نے وہاں پر یہ دُعا مانگی: یا اللہ عزوجل! "اِس مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میرے بچّوں کے ابو مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کی اجازت دے دیا کریں۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی رات میرے بچّوں کے ابو کو میری مرحومہ امی جان (یعنی ان کی ساس جو انہیں بیٹوں کی طرح چاہتی تھیں) کی خواب میں زیارت ہوئی، مرحومہ نے فرمایا: تم میری بیٹی کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کیوں نہیں کرنے دیتے! اُسے اس کی اجازت دے دو۔"

میرے بچّوں کے ابو نے یہ خواب سنا کر مجھے ہنسی خوشی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرنے کی اجازت دے دی۔ یوں اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میرے دل کی مُراد برآئی۔

قافلے میں ذرا مانگو آ کر دعا پاؤ گے نعمتیں قافلے میں چلو
ہو گا لطفِ خدا آؤ بہنو دُعا مل کے سارے کریں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

مَدَنی کام کی تڑپ مرحبا!

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلوں کی بھی کیسی پیاری پیاری بہاریں ہیں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس میں خوب دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مَدَنی کام کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے کی تڑپ مرحبا! کہ اس میں ثواب ہی ثواب ہے اس ضمن میں چار احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

چار فرامینِ مصطفیٰ

- { 1 } نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (1)
- { 2 } اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (2) { 3 }
- بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر ”صلوٰۃ“ بھیجتے ہیں۔ (3) مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ انکار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ”صلوٰۃ“ سے اُس کی خاص رحمت اور مخلوق کی ”صلوٰۃ“ سے خصوصی دعائے رحمت مراد ہے۔ (4)

دینہ

(1) ترمذی ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۲۶۷۹ (2) مسلم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶

(3) ترمذی ج ۴ ص ۳۱۴ حدیث ۲۶۹۳ (4) مراۃ المناجیح ص ۲۰۰

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دہڑ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

{ 4 } بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان

بھائی کو سکھائے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۵۸ حدیث ۲۳۳)

گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنے؟

سوال: گھر میں پردے کا ذہن کس طرح بنایا جائے؟

جواب: فیضانِ سنت نیز اسی کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“

سے گھر درس جاری کر کے، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے

سنتوں بھرے بیانات کی کیٹیں سنا سنا کر، انفرادی کوشش کے

ذریعے گھر کے مردوں کو دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے

مدنی قافلوں کا مسافر بنا کر گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے کی

کوشش جاری رکھے۔ ان کیلئے دل سوزی کے ساتھ دعاء بھی کرتے

رہے۔ خود کو اور اہل خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی گروہن پیدا کیجئے اور

اس کیلئے کوشش بھی جاری رکھے۔ مگر نرمی اور نرمی کو لازم کر

لیجئے۔ بلا مصلحت شرعی سختی کرنا گناہ اس کا سوچئے بھی نہیں کہ عموماً جو

کام ”نرمی“ سے ہوتا ہے وہ ”گرمی“ سے نہیں ہوتا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

بہر حال اپنے اہل و عیال کی اصلاح کی ہر ممکن صورت میں ترکیب

بناتے رہنا چاہئے۔ پارہ 28 سورۃ التحریم کی چھٹی آیت کریمہ

میں ارشاد خداوندی عروج ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ

وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقَوُّدَهَا النَّاسُ

وَالْجَارَةُ

اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن
(پ ۲۸ التحریم ۶)

ما تحت کے بارے میں پوچھا جائیگا

یادرکھئے! خاوند اپنی بیوی کا، باپ اپنے بچوں کا اور ہر شخص اپنے

اپنے ماتحتوں کا ایک طرح سے ”حاکم“ ہے اور ہر حاکم سے اُس کے

ماتحتوں کے بارے میں بروزِ محشر باز پرس ہوگی۔ چنانچہ رحمتِ عالم،

نیرِ اعظم، نورِ مجسم شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کا فرمانِ معظم ہے: ”تم سب اپنے مُتَعَلِّقین کے سردار و حاکم ہو اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

حاکم سے روز قیامت اسکی رِعیّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

(صَحِیحُ الْبُخَارِی ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۸۹۳)

چھوٹے بھائی کی انفرادی کوشش

اسلامی بہنو! ہلاکت سے خود کو بچانے اور مغفرت پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا مَدَنی ماحول بھی ہے۔ بسا اوقات ایک فرد کی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی گھر بھر کی اصلاح کا سبب بن جاتی ہے ایسی بیسیوں بہاریں موجود ہیں، ایک بہار ملاحظہ ہو، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارا گھرانا بہت ماڈرن تھا۔ گھر کے افراد فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کے رسیا تھے۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کی۔ اس پر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں مسلسل حاضری سے بھائی کے کردار میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا، وہ نمازوں کے پابند

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر رُوئے مجدد رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہو گئے، سنتوں پر عمل کی کوشش اور گھر والوں کی اصلاح کی فکر میں رہنے لگے۔ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتاتے اور ہمیں اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دلاتے۔ ان کی مسلسل انفرادی کوشش بالآخر رنگ لائی اور میں نے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائی، وہاں کے ماحول کی روحانیت اور سنتوں بھرے بیان نے مجھ پر عجیب کیفیت طاری کر دی، دُعا کے دوران میں نے خوب رورو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو کبھی نہ چھوڑنے کا عزم مُصمّم کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وُصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بڑھانے کا جذبہ نصیب ہوا۔

دعوتِ اسلامی کے صدقے ہمارے گھر کا بگڑا ہوا ماحول، مدنی ماحول میں تبدیل ہو گیا۔ گھر والوں کی باہمی رضا مندی سے .T.V نکال دیا گیا کیوں کہ اس کے ہوتے ہوئے فلموں ڈراموں سے بچنا بے حد دُشوار ہے اور اب ہمارے گھر میں فلمیں ڈرامے اور گانے نہیں بلکہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعتوں کے ترانے سنے جاتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، تمہارا گھڑا گھڑا دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے

محمد یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنو! بغیر ہمت ہارے خوب خوب انفرادی کوشش کرتی

رہیں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ناکامی نہیں ہوگی۔ اس ضمن میں اگر کوئی

تکلیف بھی پہنچ جائے تو صبر و شکیبائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیے

کہ آنے والی مصیبت ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت بڑی بھلائی کا پیش

خیمہ ثابت ہوگی۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ محرو

بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ روح پرور ہے: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ جس کے

ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔“

(صَحِيحُ الْبُخَارِي ج ۴ ص ۴۲۵ حدیث ۵۶۳۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دیوث کی تعریف

سوال: ”دیوث“ کسے کہتے ہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جواب: جو لوگ باوجودِ قدرتِ اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ

کریں وہ ”دیوث“ ہیں۔ رحمتِ عالمیان، سلطانِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے دیوث اور مردانی وضع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔ (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۵۹۹ حدیث ۷۷۲۲)

مردوں کی طرح بال کٹوانے اور مردانہ لباس پہننے والیاں اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چھوٹی بچوں کے لڑکوں جیسے بال بنوانے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہیٹ وغیرہ پہنانے والے بھی احتیاط کریں تاکہ نجی اسی عمر سے اپنے آپ کو مردوں سے ممتاز سمجھے اور ہوش سنبھالنے اور بالغہ ہونے کے بعد اس کو اپنی عادات و اطوار شریعت کے مطابق بنانے میں مشکلات درپیش نہ آئیں۔

حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ ”کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔“ یہاں اس سے طویل عرصے تک جنت میں داخلے سے محرومی مراد ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوزخ میں جائیں گے وہ بالآخر جنت میں ضرور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیادہ لکھتا اور ایک قیادہ بھاڑ جتنا ہے۔

داخل ہوں گے۔ مگر یہ یاد رہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصہ بھی جہنم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکتا لہذا ہمیں ہر گناہ سے بچنے کی ہر دم کوشش اور جُتُ الفِر دوس میں بے حساب داخلے کی دُعاء کرتے رہنا چاہئے۔ ”دِیُوْث“ کے بارے میں حضرت عَلَّامہ عَلَّادِیْن حَصْکَفِی علیہ رحمۃ التوی فرماتے ہیں، ”دِیُوْث“ وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی حرم پر غیرت نہ کھائے۔“ (دُرُودِ مختار ج ۶ ص ۱۱۳) معلوم ہوا کہ باؤجُو و قدرت اپنی رُوحہ، ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر محرم ملازموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع نہ کرنے والے دِیُوْث، جُت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مُجِدِّ دِیْن و مِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”دِیُوْث سخت اَنْجَبِ فاسق (ہے) اور فاسقِ مُعلِن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی۔ اسے امام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نماز

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجب۔ (فتاویٰ رضویہ مَحْرَجہ ج ۶ ص ۵۸۳)
 بے پردہ کل جو آئیں نظر چند ببیاں، اکبر ز میں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
 پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟ کہنے لگیں، ”وہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا!“

اگر عورت نافرمانی کرے تو۔۔۔۔۔؟

سوال: اگر مرد کی کوشش کے باوجود عورتیں بے پردگی سے باز نہ آئیں کیا تب بھی وہ دُیوٹ ہے؟

جواب: اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابق منع کرتا ہے اور بے پردگی سے روکنے کے شرعی تقاضے اس نے پورے کئے ہیں اور وہ نہیں مانتیں تو اس صورت میں مرد پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ دُیوٹ۔ پس حتیٰ الامکان بے پردگی وغیرہ کے معاملہ میں عورتوں کو روکا جائے مگر حکمتِ عملی کے ساتھ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زوجہ یا ماں بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا امن ہی نہ وبالا ہو کر رہ جائے۔

کیا منہ بولے بھائی بہن کا پردہ ہے؟

سوال: کیا منہ بولے باپ، بھائی اور بیٹے وغیرہ سے بھی اسلامی بہن کا پردہ ہے؟
جواب: جی ہاں! ان سے بھی پردہ ہے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نکاح بھی دُرست ہے۔ ہمارے معاشرے میں منہ بولے رشتوں کا رواج عام ہے کوئی مرد کسی کو ”ماں“ بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو ”بھائی“ بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو ”بیٹا“ بنا لیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا منہ بولا چچا ہے تو کوئی منہ بولا باپ اور پھر بے پردگیوں، بے تکلفیوں اور مخلوط دعوتوں کے گناہ و پاپ کا وہ سیلاب ہے کہ الآمان وَالْحَفِیْظ۔ صَیْفِ مَخْلِف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، ”دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اُٹھا۔“ (صَحیح مُسْلِم ص ۱۴۶۵ حدیث ۲۷۴۲)

بے پالک بچہ کا حکم

سوال: کسی کا بچہ گود لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لے تو سکتے ہیں، مگر وہ نامحرم ہو تو جب سے عورتوں کے ”معاملات“ سمجھنے لگے، اُس سے پردہ کیا جائے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

فرماتے ہیں: مُرْأِئِق (یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکے) کی عمر بارہ سال ہے۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۴ ص ۱۱۸)

بچی گود لینا کیسا؟

سوال: کسی کی بچی گود لینا کیسا؟ کیا اس کو ”بٹی“ بنا لینے سے جوان ہونے پر منہ

بولے باپ سے پردے کے مسائل میں رعایت ہو جائے گی؟

جواب: بچی لینی ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ محرمہ مثلاً سگی بھتیجی یا سگی بھانجی لے

تا کہ رضاعی (یعنی دودھ کا) رشتہ قائم نہ ہو تب بھی بالغہ ہونے کے بعد

ساتھ رہ سکے مگر بالغہ ہونے کے بعد گھر کے نامحرموں مثلاً سگے چچا یا

سگے ماموں جنہوں نے پالا اُن کے بالغ لڑکوں سے (جب کہ وہ دودھ

شریک بھائی نہ ہوں) پردہ واجب ہو جائے گا۔ اگر گود لی بچی نامحرمہ تھی

تو بالغہ بلکہ قریبِ بلوغ پہنچے تو اُس کو پالنے والا نامحرم باپ اپنے

ساتھ نہ رکھے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا

شاہِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 13

صَفْحَہ 412 پر فرماتے ہیں: ”لڑکی بالغہ ہوئی یا قریبِ بلوغ پہنچی

جب تک شادی نہ ہو ضرور اس کو باپ کے پاس رہنا چاہئے یہاں تک

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دُرود پڑھو تمہارا رُو دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کہ نو برس کی عمر کے بعد سگی ماں سے لڑکی لے لی جائے گی اور باپ کے پاس رہے گی نہ کہ اجنبی (یعنی جس سے ہمیشہ کیلئے شادی حرام نہیں اُس کے پاس) جس کے پاس رہنا کسی طرح جائز ہی نہیں، بیٹی کر کے پالنے سے بیٹی نہیں ہو جاتی۔ ”فُھَّائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: مُشْتَحَاةٌ (یعنی بالغہ ہونے کے قریب لڑکی) کی کم از کم عمر نو سال ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۴ ص ۱۱۸)

لے پالک سے پردہ جائز ہونے کی صورت

سوال: بچپن سے پہلے ہوئے بچوں کے سمجھ دار ہونے پر ”پردہ“ نافذ کرنا انتہائی دشوار معلوم ہوتا ہے۔ کوئی ایسی صورت ہو تو بتا دیجئے کہ بچہ گود لیں تو جوان ہو جانے پر پردہ واجب نہ ہو۔

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ جو بچہ یا بچی گود لی ہے اُس سے دودھ کا رشتہ قائم کر لے۔ لیکن دودھ کا رشتہ قائم کرنے میں یہ بات مد نظر رکھنا ضروری ہے کہ اگر بچی گود لینا ہو تو شوہر سے رضاعت کا رشتہ قائم کیا جائے مثلاً شوہر کی بہن یا بھانجی یا بھتیجی اس بچی کو اپنا دودھ پلا دے اور اگر بچہ گود لینا ہو تو بیوی اس سے اپنا رضاعت کا رشتہ قائم کرے مثلاً

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر سومر تیرہ روز پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

بیوی خود یا بیوی کی بہن یا بیٹی یا بھانجی یا بھتیجی اس بچے کو اپنا دودھ پلا دے۔ اس طرح دونوں صورت میں بیوی اور شوہر دونوں کے لئے پردے کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ یہ یاد رہے جب بھی دودھ کا رشتہ قائم کرنا ہو تو بچے کو (ہجری سن کے حساب سے) دو سال کی عمر تک دودھ پلایا جائے۔ اس کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں بلکہ ماں کے لئے اپنی سگی اولاد کو بھی دو سال کی عمر کے بعد کو دودھ پلانا جائز نہیں لیکن ڈھائی سال کی عمر کے اندر بھی اگر بچہ کسی عورت کا دودھ پی لے تو بھی دودھ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

لڑکا کب بالغ ہوتا ہے؟

سوال: لڑکا کب بالغ ہوتا ہے؟

جواب: ہجری سن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی (جماع یا مُشت زنی وغیرہ کے ذریعے) انزال ہوا یا سوتے میں احتلام ہوا یا اُس کے جماع سے عورت حاملہ ہوگئی تو اُسی وقت بالغ ہو گیا اور اُس پر غسل فرض ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہو گیا۔ (ذمہ مختار ج ۹ ص ۲۵۹ ملخصاً)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

لڑکی کب بالغہ ہوتی ہے؟

سوال: لڑکی کب بالغہ ہوتی ہے؟

جواب: ہجری سن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی عمر کے دوران اختلام ہو

یا حیض آجائے یا حمل ٹھہر جائے تو بالغہ ہوگئی ورنہ ہجری سن کے مطابق

15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔ (ایضاً)

کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے؟

سوال: کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ کیا جائے۔

جواب: پارہ 18 سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں ہے:

أَوِ الْطُّفْلِ الذِّي لَمْ يَضْطَهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ تَرْجَمَهُ

کنز الایمان: یادہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ اس آیت

کریمہ کے تحت مُفسِّر شہیر حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان

علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: یعنی وہ چھوٹے بچے جو ابھی بُلُوغ کے قریب

بھی نہ ہوں (ان سے پردہ نہیں) معلوم ہوا کہ مُراہق یعنی قریبُ البُلُوغ

لڑکے سے پردہ چاہئے۔“ (نور العرفان ص ۵۶۴) فقہائے کرام

رَحِمَهُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: مُشْتَحَاة (یعنی قریبُ البُلُوغ لڑکی) کی کم

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (معلم اسلام) پر زور و پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

از کم عمر نو سال اور مر اہق (یعنی قریب البلوغ لڑکے) کی بارہ سال ہے۔
 (ردالمحتار ج ۴ ص ۱۱۸) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 فرماتے ہیں: ”نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب
 پندرہ برس کی ہو سب غیر محارم سے پردہ واجب، اور نو سے پندرہ تک
 اگر آثارِ بلوغ ظاہر ہوں تو (بھی پردہ) واجب، اور نہ ظاہر ہوں تو
 مستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد بہت مؤکد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ
 یہ زمانہ قربِ بلوغ و کمالِ اشتہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عمر کی لڑکی کے
 بالغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دور ہے)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۳۹)

کافرہ عورت سے پردہ

سوال: کیا اسلامی بہن کا کافرہ عورت سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ کافرہ عورت سے بھی اُسی طرح پردہ ہے جس طرح غیر مرد

سے۔ کافرہ عورت سے پردہ کی تفصیل یہ ہے کہ اسلامی بہن کا کافرہ

عورت سے اسی طرح کا پردہ ہے جس طرح کہ ایک اجنبی مرد سے پردہ

ہوتا ہے یعنی اصل مذہب کے مطابق عورت کے لئے سوائے چہرے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کچھ ترین شخص ہے۔

کی ٹکلی، ہتھیلی اور ٹخنے کے نیچے پاؤں کہ جسے ظاہر زینت کہا جاتا ہے تمام جسم کا اجنبی سے چھپانا ضروری ہے اور ”مُتَّأَخِّرِينَ“ کے نزدیک اجنبی مرد سے یہ تین اعضاء بھی چھپائے جائیں گے۔ عورت کو اجنبی مرد سے پردہ کے احکام پارہ 18 سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں بیان کئے گئے ہیں۔ اسی آیت مبارکہ میں مسلمان عورت کا کافرہ سے پردے کا حکم بھی بیان ہوا کہ سوائے مَا ظَهَرَ مِنْهَا یعنی جتنا خود ہی ظاہر ہے [کے ایک مسلمان عورت کا تمام جسم جس طرح اجنبی مرد کے لئے عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے اسی طرح کافرہ کے لئے بھی ستر (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جیسا کہ مقام استثناء میں اَوْنِسَاءٍ يَهْنُ (یعنی یا اپنے دین کی عورتیں) سے ظاہر ہے۔ چنانچہ اللہ عزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ
وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ
أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑے۔

أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّائِبِينَ عَنْ ذُنُوبِهِنَّ أَوِ الرِّبَاةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ
وَلَا يَصْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۖ وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ

جَبِيعًا إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَقْلِحُونَ ﴿٣١﴾ (پ ۱۸ النور ۳۱)

میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم
البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجدد
دین و ملت، پیر طریقت، عالم شریعت، حامی سنت،
ماحی بدعت، باعثِ خیر و برکت، مولانا شاہ امام
احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اپنے شہرہ آفاق ترجمہ
قرآن کنز الایمان میں اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: اور مسلمان
عورتوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا
بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں
اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا
اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے
دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے کناہِ معاف ہوں گے۔

والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف توبہ کروائے مسلمان سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

حضرت صدرِ اہلِ فاضل سیدنا و مولینا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی **مَحَوَاتِنِ الْعُرْفَانِ** میں اس حصّہ آیت **أَوْ نِسَاءً يَهْنَّ** (یعنی یا اپنے دین کی عورتیں) کے تحت فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا تھا کہ کُفّار اہلِ کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حُتام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مُجَبِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”شَرِیعت کا تو یہ حکم ہے کہ کافرہ عورت سے مسلمان عورت کو ایسا پردہ واجب ہے جیسا انھیں مَرَد سے۔ یعنی سر کے بالوں کا کوئی حصّہ یا بازو یا کلائی یا گلے سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

پاؤں کے گتوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ مسلمان عورت کا کافرہ عورت کے سامنے کھلا ہونا جائز نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۲)

فاجرہ عورت سے پردہ

سوال: کیا فاسقہ عورت سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں۔ کبیرہ گناہ کرنے والی یا صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے والی مثلاً نماز نہ پڑھنے والی، ماں باپ کو ستانے والی، غیبت و چغلی کرنے والی فاسقہ کہلاتی ہے۔ جبکہ زانیہ، فاحشہ اور بدکار عورت کو فاسقہ کے ساتھ ساتھ فاجرہ بھی کہتے ہیں۔ فاسقہ سے پردہ نہیں اور فاجرہ سے بھی پردہ کرنے کا احتیاطاً حکم ہے۔ اُس کی صحبت سے بچنا بے حد ضروری ہے کہ بُری صحبت بُرا پھل لاتی ہے۔ فاجرہ سے ملنے کے بارے میں حکمِ شریعت بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ہاں یہ (یعنی اُس سے پردہ کرنے کا) حکم احتیاطی ہے، مگر یہ احتیاط ضروری ہے جب دیکھے کہ اب کچھ بھی بُرا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے فوراً انقطاعِ کُلّی (یعنی مکمل دُوری اختیار) کرے اور اس کی صحبت کو آگ جانے۔ اور انصاف یہ ہے کہ بُرا اثر پڑتے معلوم نہیں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہوتا اور جب پڑ جاتا ہے تو پھر احتیاط کی طرف ذہن جانا قدرے دشوار

ہے لہذا امان و سلامت (فاہرہ سے) جُدا رہنے ہی میں ہے۔ وَبِاللّٰهِ

التَّوْفِیْقِ (اور اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہی کی مدد سے توفیقِ مُیسر آتی ہے) (فتاویٰ

رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۴ مُلَخَّصًا) مولانا جلال الدین رومی قُدِسَ سِرُّہُ العزیز

مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:۔

تا تَوَانِی دُور شَوَاز یارِ بد یارِ بد بدتر بُود اَز مارِ بد

مارِ بد مَنہا ہَمیں بَر جَاں زَنَد یارِ بد بَر جَاں و بَر اِیْمَاں زَنَد

(یعنی جب تک ممکن ہو بُرے یار (ساتھی) سے دُور رہو کیونکہ بُرا ساتھی بُرے

سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو

صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان

دونوں کو برباد کر دیتا ہے) (گلد ستہ مثنوی ص ۹۴)

میری زندگی کا مقصد

اسلامی بہنو! بُری صُحبت میں ہلاکت ہی ہلاکت اور اچھی صُحبت اور

اچھوں سے مَحَبَّت و نسبت میں ہر طرح سے عافیت ہے۔ دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! بربادیِ آخرت پر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

چلنے والی کتنی ہی اسلامی بہنوں کو راہِ جنت پر سفر نصیب ہو گیا، ایسی ہی ایک مدنی بہار سنئے، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں دنیا کی رنگینیوں میں گم اور امتحانِ آخرت سے بے فکر ہو کر زندگی کے ایام گزار رہی تھی۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ کسی اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے تہ خانے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ اُن کی شفقت کے نتیجے میں مجھے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، وہاں مدنی انعامات سے متعلق بیان جاری تھا، میں نے ہمہ تن گوش ہو کر بیان سننا شروع کر دیا۔ بیان انتہائی پرسوز تھا مجھ پر ایک دم رقت طاری ہو گئی اور میرے بدن کا رُواں رُواں خوفِ خدا عزوجل کی وجہ سے کانپ اٹھا۔ بیان کے اختتام پر میں نے سچے دل سے نیت کی کہ

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آئندہ زندگی مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے گزاروں گی۔ پھر مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے مدنی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بُرُقِ پہننے کی سعادت بھی نصیب ہوگئی ہے۔ اب میں نے اپنی زندگی کو اس مَدَنی مقصد کے تحت گزارنے کا عزم کیا ہوا ہے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“
ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا ہے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے گھر کے محرم مردوں کو مَدَنی قافلے میں سفر کروانا ہے۔

دے جذبہ ”مدنی انعامات“ کا تو کرم بہر شہ کرب و بلا ہو
کرم ہو دعوتِ اسلامی پر یہ شریک اس میں ہر اک چھوٹا بڑا ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

883 اجتماعات

اسلامی بہنو! ابھی آپ نے ان دنوں کی مَدَنی بہار ملاحظہ فرمائی جب دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز ہی میں اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہوتا تھا! اب مَدَنی مرکز نے ہر اتوار کو دوپہر ڈھائی بجے ہونے والے اس ایک اجتماع کو تادم تحریر تقریباً 37 مقامات پر تقسیم کر دیا ہے۔ جوں جوں مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دہڑ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

عاشقاؤں کی تعداد بڑھتی جائیگی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ توں توں تقسیم کا سلسلہ بھی مزید جاری رہے گا۔ علاوہ ازیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر بدھ کی دوپہر کو باب المدینہ کراچی میں ذیلی سطح پر بھی تادم تحریر تقریباً 883 مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کس کیلئے کتنے؟

اِس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی انعامات“ بصورتِ سوالات مُرتب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طلبہ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83، مَدَنی مُتوں اور مَدَنی مُتوں کیلئے 40 جبکہ خُصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مَدَنی انعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فکرِ مدینہ کرتے ہوئے“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی انعامات کے جیسی سائزر سالے میں دیئے گئے خانے پر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی انعامات کو اخلاص کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل
رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس
کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت
کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو
چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ
سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا
مُحاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سن
کے مطابق ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتداً دس دن کے اندر اندر اپنے
یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔

تُو ولی اپنا بنا لے اس کو رُپ لم یَزَل
مدنی انعامات پر کرتا رہے جو بھی عمل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَا مِلِیْنِ مَدَنی اِنْعَامَات کے لئے بَشَارَتِ عَظْمٰی

مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے
ہیں اِس کا اندازہ اس مَدَنی بہار سے لگائیے چنانچہ حیدر آباد (باب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسمیہ) بیان ہے کہ ماہِ رَجَبُ المَرْجَبِ ۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفیٰ جانِ رحمت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لہائے مبارکہ کو جُنُش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، اور بیٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہِ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرما دیگا۔

”مَدَنی انعامات“ کی بھی مرحبا کیا بات ہے

قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا اُستاد سے بھی پردہ ہے؟

سوال: کیا ناخرم اُستاد سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ مثلاً بچپن میں کسی ناخرم سے قرآنِ پاک پڑھتی تھی اور اب

بالغہ ہو گئی تو اُس اُستاد سے بھی پردہ فرض ہو گیا۔ اعلیٰ حضرت، امام

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

اہلِ سنت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”رہا پردہ اُس میں اُستاد و غیر اُستاد، عالم و غیر عالم پر سب برابر ہیں۔“
(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۳۹)

پیر اور مُریدِ نی کا پردہ

سوال: کیا مُریدِ نی اور پیر کا بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں، نامحرم پیر سے بھی عورت کا پردہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”پردہ کے باب میں پیر و غیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے۔“
(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۵)

عورت نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی

سوال: کیا اسلامی بہن اپنے مُرشد کا ہاتھ چوم سکتی ہے؟

جواب: اسلامی بہن کو نامحرم پیر صاحب کا ہاتھ چومنا حرام ہے۔ نہ روکے تو پیر بھی گنہگار ہے۔ بیٹھے بیٹھے آقا مکّے مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا طرزِ عمل ملاحظہ ہو، چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدّتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

رسالت، شہنشاہِ نُبوٰت، پیکرِ جو دِستِ سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جن عورتوں کو بیعت (بے عث) کرتے اُن سے فرماتے، ”جاؤ میں نے تمہیں بیعت کیا۔“ خدا کی قسم! بیعت کرنے میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ کے ساتھ نہیں چھوا۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۹۸ حدیث ۲۸۷۵) حضرت سیدتنا اُمیمہ بنتِ رُقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چند خواتین کے ساتھ سرکارِ دُورِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اِنِّی لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ یعنی میں عورتوں سے مُصَافِحہ نہیں کرتا۔ یعنی ہاتھ نہیں ملاتا۔“

(سُنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۹۸ حدیث ۲۸۷۴)

غیر عورتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب

پیر کا عورتوں سے ہاتھ چُمو انا تو دُور رہا صرف ان سے ہاتھ ملائے تو اس کا عذاب بھی کم خوفناک نہیں۔ چنانچہ حضرت فقیرِ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: دُنیا میں اَجْنَبِیَّہ عورت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سے ہاتھ ملانے والا بَر و زِ قیامت اِس حال میں آئے گا کہ
اُس کے ہاتھ اُس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ
بندھے ہوں گے۔ (قرۃ العیون مع روض الفائق ص ۳۸۹)

عورت کا قرآن سیکھنے کیلئے گھر سے نکلنا

سوال: قرآنِ پاک دُرست پڑھنا ضروری ہے تو کیا اسلامی بہن اسے سیکھنے کے
لئے گھر سے نکل سکتی ہے؟

جواب: بہتر یہی ہے کہ گھر کے کسی حُرَم کے ذریعے سیکھے ورنہ بائرمِ مجبوری کسی
اسلامی بہن سے سیکھنے کے لئے اِس طرح باہر نکلے کہ پردے کے تمام
شرعی تقاضے پورے ہوں۔

استقامت کا پھل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور بالخصوص
مَدَنی قافلہ میں خوب علمِ دین اور سُنَّتیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے، دعوتِ
اسلامی کے مَدَنی ماحول کے ساتھ وابستگی سے زندگی میں وہ وہ حیرت
انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ دیکھنے والے وِسطہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں،
دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی رنگ میں رنگنے سے پہلے میں بہت فُصول گوتھی، مذاقِ مسخری اور طنز بازی کر کے دوسروں کو تنگ کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا، نمازوں کی پابندی کا بالکل بھی ذہن نہ تھا۔ منگل کے روز چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر نیکی کی دعوت دینے آیا کرتیں مگر ہم تینوں بہنیں سنی ان سنی کر دیتیں بلکہ بعض اوقات تو مَطَخ (یعنی باورچی خانے) میں جا چھپتیں۔ امی جان کو پتا چلتا تو وہ آکر ہمیں سمجھاتیں کہ بے چاریاں خود چل کر ہمارے گھر آئی ہیں، کم از کم اُن کی بات تو سُن لو کہ وہ بھی آخر تمہاری ہی طرح انسان ہیں۔ اُن اسلامی بہنوں کی استقامت پر قربان کہ ہمارے لا اُبالی پن کے باوجود دہمت ہارے بغیر انہوں نے مدنی کوششیں جاری رکھیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھر وہ دن بھی آیا کہ میری بڑی بہن نے ان کی ترغیب پر دعوتِ اسلامی کے مدرّسۃ المدینہ کے مُعلّمہ کورس میں داخلہ لے لیا۔ وہاں ان کا مدنی ذہن بنتا چلا گیا، انہیں دیکھ کر ہم دونوں بہنوں کو بھی شوق پیدا ہوا چنانچہ ہم نے بھی مُعلّمہ کورس میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

داخلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وقت کے ساتھ ساتھ ہم تینوں بہنیں مدنی رنگ میں رنگ گئیں، مدنی برقع بھی اپنا لیا اور دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے آج میں علاقائی مشاورت کی خادمہ کے طور پر اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت کی دھوئیں مچانے کے لئے کوشاں ہوں۔

تمہیں لطف آ جائیگا زندگی کا
قرب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب

اسلامی بہنو! اس مدنی بہار میں اُن اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کے لئے درس پوشیدہ ہے جو یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہماری تو کوئی سُنتا ہی نہیں! عرصہ ہو گیا فلاں پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا! ایسوں کی خدمت میں ادب سے درخواست ہے کہ ”ہمارا کام نیکی کی دعوت پہنچانا ہے، منوانا ہمارا منصب نہیں۔“ اگر ہمت ہارے بغیر استقامت کے ساتھ انفرادی کوشش

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرہ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدرجہت ہو گیا۔

جاری رکھیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک دن کوششیں بھی رنگ لائیں گی بصورتِ دیگر نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل ہی جائے گا۔ چنانچہ بارگاہِ رب الانام عَزَّوَجَلَّ میں حضرت سیدِ ناموسیٰ کلیم اللہ علی نبیہما وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلمہ کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۸۴)

عورت کا پیر سے علم حاصل کرنا

سوال: کیا اسلامی بہن اپنے پیر صاحب سے علمِ دین حاصل کر سکتی ہے؟

جواب: اس کی بعض شرائط ہیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”اگر بدن موٹے اور ڈھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے، نہ ایسے باریک (کپڑے) کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے نہ ایسے تنگ (کپڑے) کہ بدن کی حالت دکھائیں اور جانا تنہائی میں نہ ہو اور پیر جوان نہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہو (یعنی ایسا بوڑھا وضعیف جس سے طرّفین یعنی پیر اور مُریدِ نی میں سے کسی ایک کی جانب سے بھی شہوت کا اندیشہ نہ ہو) غرض کوئی فتنہ نہ فی الحال ہونہ اس کا اندیشہ (آئندہ کیلئے) ہو تو علمِ دین (اور) اُمورِ راہِ خدا عز و جل سیکھنے کے لئے جانے اور بلانے میں حرج نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورت پیر سے بات چیت کرے یا نہ؟

سوال: کیا اسلامی بہن نامحرم پیر یا دیگر لوگوں سے بات کر سکتی ہے؟

جواب: صرف ضرورت کے وقت کر سکتی ہے۔ اس کی صورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”تمام محارم (سے گفتگو کر سکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت (یعنی تنہائی) ہو تو پردے کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی (بات کر سکتی ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۳ پیر صاحب سے اُن کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے نیز اُن کو گفتگو کے لئے مجبور بھی نہ کیا جائے، ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو نہ کرنے ہی میں بہتری ہو۔

پیر اور مُریدنی کی فون پر بات چیت

سوال: کیا اسلامی بہن پیر سے بذریعہ فون اپنی پریشانی کے حل کے لئے دعا کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں۔

درخواست کر سکتی ہے؟

جواب: کر تو سکتی ہے۔ مگر نامحرم پیر صاحب (یا کسی بھی غیر مرد سے ضرورتاً بھی

بات کرنی پڑ جائے تو اُس) سے لب و لہجہ قدرے رُکھا سا ہو۔ آواز لَوچ

دار و نرم اور انداز بے تکلفا نہ ہو۔ (رَدُّ الْمُحْتَاج ۲ ص ۷۹ مَخَصَصاً) چونکہ

اِس کی رعایت بہت مُشکل ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ ان مسائل کو اپنے

محارِم کے ذریعے پیر صاحب تک پہنچائے۔ نیز بلا حاجت نامحرم پیر

صاحب سے بھی گفتگو نہیں کر سکتی۔ مثلاً محض سلام دُعا اور مزاج پُرسی

وغیرہ کیلئے فون پر بھی بات نہ کرے کہ یہ حاجت میں داخل نہیں۔

عورت کے لئے فون وُصول کرنے کا طریقہ؟

سوال: اسلامی بہن غیر مردوں کے فون وُصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اسی احتیاط کے ساتھ کر سکتی ہے۔ یعنی آواز نرم نہ ہو۔ مثلاً نرمی کے

ساتھ ”ہیلو ہیلو“ کہنے کے بجائے روکھے انداز میں پوچھے، ”کون؟“

یہاں معاملہ ذرا دشوار ہے کیوں کہ امکان ہے کہ سامنے والا گھر کے

کسی مرد سے بات کروانے کا مطالبہ کرے، اپنا نام و پیغام بیان کرے

اور بات کرنے کا وقت وغیرہ پوچھے۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

خدا خواستہ باحیا اور باعمل اسلامی بہن کے بھنچے ہوئے رُکھے انداز

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو کچھ پروریزہ محمد زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

گفتگو کا بُرا منائے، اور شرعی مسائل سے ناواقف ہونے کے سبب مُنہ پھٹ ہو تو ”کچھ“ بول بھی پڑے جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ نامحرم عورتوں سے ضرورتاً فون پر بات کرنے کی نوبت آنے پر ہمارے غیر نرم اور رُوکھے لہجے پر عورتوں نے معاذ اللہ عزوجل اس طرح کی باتیں سنادی ہیں: (مثلاً) مولانا! آپ کو غصّہ کیوں آ رہا ہے! بہر حال عاقبت اِسی میں معلوم ہوتی ہے کہ ”آنسو رنگِ مشین“ لگا دی جائے اور اُس میں مرد کی آواز میں یہ جملہ بھر دیا جائے: ”پیغام ریکارڈ کروا دیجئے۔“ بعد میں مردوں کے ریکارڈ شدہ پیغامات گھر کے مرد اپنی سہولت سے سُن لیا کریں۔ اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی غیر مردوں سے گفتگو کے متعلّق پارہ 22 سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لَسْتَ كَاَحَدٍ مِّنَ
النِّسَاءِ اِنْ اَتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِاَقْوَالٍ فَيُطَمَعُ الَّذِي فِي قَلْبِهِ
مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝۳۲

ترجمہ کنز الایمان: اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ (عزوجل) سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا رُوگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو گے، تمہارا گھبرو دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بد نصیب عابد اور جوان لڑکی

سوال: عورت کو بزرگ سے خطرہ ہوتا ہے یا بزرگ کو عورت سے؟

جواب: دونوں کو ایک دوسرے سے خطرہ ہوتا ہے۔ کسی کو بھی اپنے نفس پر اعتماد

نہیں کرنا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی

مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“

صفحہ 454 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت

فرماتے ہیں: ”جو اپنے نفس پر اعتماد کرے اس نے بڑے کذاب

(یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کیا۔“ (الملفوظ) شیطان کس طرح انسان کو

پھانس کر برباد کرتا ہے اس کو سمجھنے کیلئے ایک عبرتناک حکایت ملاحظہ

فرمائیے۔ چنانچہ منقول ہے: بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عابد یعنی

عبادت گزار شخص تھا۔ اُسی علاقے کے تین بھائی ایک بار اُس عابد کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں سفر درپیش

ہے، واپسی تک ہماری جوان بہن کو ہم آپ کے پاس چھوڑ کر جانا

چاہتے ہیں۔ عابد نے خوفِ فتنہ کے سبب معذرت چاہی مگر ان

کے پیہم اصرار پر وہ تیار ہو گیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھ تو نہیں رکھوں گا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کسی قریبی گھر میں اُس کو ٹھہرا دیجئے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ عابد کھانا اپنے عبادت خانے کے دروازے کے باہر رکھ دیتا اور وہ اٹھا کر لے جاتی۔ کچھ دن کے بعد شیطان نے عابد کے دل میں ہمدردی کے انداز میں وَسْوَسہ ڈالا کہ کھانے کے اوقات میں جوان لڑکی اپنے گھر سے نکل کر آتی ہے کہیں کسی بدکار مرد کے ہتھے نہ چڑھ جائے، بہتر یہ ہے کہ اپنے دروازے کے بجائے اُس کے دروازے کے باہر کھانا رکھ دیا جائے، اس اچھی نیت کا کافی ثواب ملیگا۔ چنانچہ اُس نے اب کھانا اُس کے دروازے پر پہنچانا شروع کیا۔ چند روز بعد شیطان نے پھر وسوسے کے ذریعے عابد کا جذبہ ہمدردی ابھارا کہ بے چاری چُپ چاپ اکیلی پڑی رہتی ہے، آخر اس کی وحشت دُور کرنے کی اچھی نیت کے ساتھ بات چیت کرنے میں کیا گناہ ہے! یہ تو کارِ ثواب ہے، یوں بھی تم بہت پرہیزگار آدمی ہو، نفس پر حاوی ہو، نیت بھی صاف ہے یہ تمہاری بہن کی جگہ ہے۔ چنانچہ بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ جوان لڑکی کی سُرِیلی آواز نے عابد کے کانوں میں رس گھولنا شروع کر دیا، دل میں ہیجان برپا ہوا، شیطان نے مزید

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑا لکھتا اور ایک قیڑا حد بہاڑ جتنا ہے۔

اُکسایا یہاں تک کہ ”نہ ہونے کا ہو گیا۔“ حتیٰ کہ لڑکی نے بچہ بھی جن دیا۔ شیطان نے دل میں وسوسوں کے ذریعے خوف دلایا کہ اگر لڑکی کے بھائیوں نے بچہ دیکھ لیا تو بڑی رسوائی ہوگی لہذا عزّت پیاری ہے تو تو مولود کا گلا کاٹ کر زمین میں گاڑ دے۔ وہ ذہنی طور پر تیار ہو گیا پھر فوراً وسوسہ ڈالا، کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہی اپنے بھائیوں کو بتا دے بس عاقبت اسی میں ہے کہ ”نہ رہے بانس نہ بجے بانسری“ دونوں ہی کو ذبح کر ڈال۔ الغرض عابد نے جوان لڑکی اور ننھے بچے کو بے دردی کے ساتھ ذبح کر کے اُسی مکان میں ایک گڑھا کھود کر دفن کر کے زمین برابر کر دی۔ جب تینوں بھائی سفر سے لوٹ کر عابد کے پاس آئے تو اُس نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: آپ کی بہن فوت ہو گئی ہے، آئیے اُس کی قبر پر فاتحہ پڑھ لیجئے۔ چنانچہ عابد انہیں قبرستان لے گیا اور ایک قبر دکھا کر جھوٹ موٹ کہا: یہ آپ کی مرحومہ بہن کی قبر ہے۔ چنانچہ انہوں نے فاتحہ پڑھی اور رنجیدہ رنجیدہ واپس آ گئے۔ رات شیطان ایک مسافر کی صورت میں تینوں بھائیوں کے خوابوں میں آیا اور اُس نے عابد کے تمام سیاہ کارنامے بیان کر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دیئے اور تدفین والی جگہ کی نشاندہی بھی کر دی کہ یہاں کھودو۔ چٹانچہ
تینوں اُٹھے اور ایک دوسرے کو اپنا خواب سنایا۔ تینوں نے مل کر خواب
میں کی گئی نشاندہی کے مطابق زمین کھودی تو واقعی وہاں بہن اور
بچے کی دَفن شدہ لاشیں موجود تھیں۔ وہ تینوں عابد پر چڑھ
دوڑے، اُس نے اقبالِ جُرم کر لیا۔ انہوں نے بادشاہ کے دربار میں
نارِش کر دی۔ عابد کو اُس کے عبادت خانے سے گھسیٹ کر نکالا گیا
اور سُولی دینے کا فیصلہ ہوا۔ جب سُولی پر چڑھانے کیلئے لایا گیا تو
شیطان اُس پر ظاہر ہوا اور کہنے لگا: مجھے پہچان! میں تیرا وہی شیطان
ہوں جس نے تجھے عورت کے فتنے میں ڈال کر ذلت کی آخری منزل
تک پہنچایا ہے، خیر گھبرامت میں بچا سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تجھے
میری اطاعت کرنی ہوگی۔ مرتا کیا نہ کرتا! عابد نے کہا: میں تیری ہر
بات ماننے کیلئے تیار ہوں۔ اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر دے
اور کافر ہو جا۔ بد نصیب عابد نے کہا: میں خدا کا انکار کرتا ہوں اور
کافر ہوتا ہوں۔ شیطان ا یکدم غائب ہو گیا اور سپاہیوں نے فوراً
اُس بد نصیب عابد کو دار پر کھینچ لیا۔ (مُلَخَّص از تلخیص ابلیس ص ۳۸-۴۰)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُودِ پاک کی نثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

شہوت پرستی کفر تک لے گئی

دیکھا آپ نے! شیطان کے پاس مردوں کو برباد کرنے کیلئے سب سے بڑا اور بُرا ہتھیار ”عورت“ ہے۔ بدنصیب عابد اپنے پاس جو ان لڑکی کو رکھنے کیلئے تیار ہو گیا اور پھر شیطان کے داؤ میں آکر کھانا اُس کے دروازے تک پہنچانے لگا اور بس یوں اُس نے شیطان کو صرف اُننگی پکڑائی تھی کہ اُس چالباز نے ہاتھ خود ہی پکڑ لیا اور آخر کار پروردگار عزوجل کا انکار کروا کر اُس کو دار (یعنی سولی) وہ نوکدار لکڑی جسے زمین پر بیچ کی طرح گاڑ کر اُس پر مجرم کی جان لیا کرتے تھے۔) پر کھنچو اگر ذلت کی موت مراد دیا۔ شہوت پرستی کفر تک لے گئی حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ گھڑی بھر کیلئے شہوت کی تسکین طویل غم کا باعث ہوتی ہے۔ یقیناً کوئی عام شخص ہو یا نامحرم رشتے دار بس پردے ہی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔ ورنہ مرد و عورت کا آپس میں بے تکلف ہونا بے حد خطرناک نتائج لاسکتا ہے۔ بدنصیب عابد والی حکایت سے یہ درس بھی ملتا ہے کہ عورت کے فتنے کی وجہ سے قتل و غارتگری تک نوبت پہنچ سکتی ہے، فریقین کے دردناک انجام کا سامان اور بربادی ایمان کا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

قوی امکان رہتا ہے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

عالم زادی اگر بے پردہ ہو تو؟

سوال: آج کل تو بعض عالم زادیاں بھی پردے کے تقاضے پورے نہیں کرتیں!

جواب: کسی عالم زادی یا پیر زادی کو بھی بالفرض بے پردگی میں مَلُوْث پائیں

تو اپنی آخرت برباد کرنے کیلئے خدا را! اسے دلیل نہ بنائیں اور نہ ہی

اس کے والدِ محترم یعنی اُن عالم دین اور جامع شرائطِ پیر کے بارے

میں بدگمانی فرمائیں۔ دَورِ بڑاناؤک ہے، فی زمانہ اولاد کم ہی فرماں

بردار و اطاعت گزار ہوتی ہے۔ عالم و پیر اپنی اولاد کو شریعت کے

دائرے میں رہ کر سمجھا سکتے ہیں، بعض صورتوں میں سزا بھی دے سکتے

ہیں مگر جان سے نہیں مار سکتے۔ عین ممکن ہے کہ وہ عالم یا پیر صاحب

تَفْہِیْم (یعنی سمجھانے) کے شرعی تقاضے پورے کر چکے ہوں۔

عالم باپ کا دردِ ناک انجام

سوال: اگر کسی عالم یا پیر کے اہل خانہ خلافِ شرع حرکتیں کرتے ہیں تو آج کل

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دے دھو تمہارا رُو د مجھ تک پہنچتا ہے۔

اکثر لوگ علماء اور مشائخ کو اس طرح سے بُرا بھلا بولنے لگتے ہیں کہ یہ لوگ دنیا کو تو تبلیغ کرتے ہیں مگر اپنے گھر والوں کو نہیں سُدھارتے۔

جواب: اُن لوگوں کی کم نصیبی ہے جو بلا وجہ بدگمانیاں کر کے علماء و مشائخ کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے! وعظ و نصیحت کرنا بِإِذْنِہِ تعالیٰ علمائے کرام کا کام ہے جبکہ لوگوں کو ہدایت دینا، دلوں کو پھیرنا اور بگڑے ہوؤں کو سُدھانا یہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے۔ اگر کوئی عالم یا پیر بلکہ ہر وہ مسلمان جو واقعی اپنی اولاد کی اصلاح کی کما حقہ کوشش نہیں کرتا بے شک خطا کار ہے مگر بلا اجازت شرعی اُسے بُرا بھلا کہنے کا ہمیں کوئی اختیار نہیں۔ عالم ہو یا غیر عالم سبھی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہنا چاہئے۔ اس ضمن میں ایک عبرت آموز حکایت ملاحظہ فرمائیے:۔ چنانچہ حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار فرماتے ہیں: مَنْقُول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عالم صاحب اپنے گھر میں اجتماع کر کے اس میں بیان کیا کرتے تھے۔ ایک دن اُن عالم صاحب کے نو جوان لڑکے نے ایک خوبصورت لڑکی کی طرف اشارہ کیا، اُس عالم صاحب نے دیکھ لیا اور کہا: ”اے بیٹے!

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

صَبْر کر۔“ یہ کہتے ہی عالمِ صاحب اپنے تخت سے مُنہ کے بل گر پڑے
یہاں تک کہ اُن کا سر پھٹ گیا اللہ عزَّوَجَلَّ نے اُس وقت کے نبی
(علیہ السلام) پر وحی فرمائی کہ فلاں عالم کو خیر کر دو کہ میں اُس کی نسل
سے کبھی صدِّیق (سب سے اعلیٰ درجے کا ولی) پیدا نہیں کروں گا، کیا
میرے لئے صرف اتنا ہی ناراض ہونا کافی تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے،
”اے بیٹے صَبْر کر۔“ (مطلب یہ کہ اپنے بیٹے پر سختی کیوں نہیں کی اور اس
بُری حرکت سے اُسے اچھی طرح باز کیوں نہ رکھا)

(جلید الاولیاء ج ۲ ص ۴۲۲ رقم ۲۸۲۳ ملخصاً)

عورتِ عُمَرہ کرے یا نہ کرے؟

سوال: کیا عورتِ رَمَضَانُ المبارک میں اپنے شوہر یا قابلِ اطمینانِ حَرَم کے
ساتھ عمرے کے لئے سفر کر سکتی ہے؟

جواب: کر سکتی ہے۔ عُمَرہ چونکہ فرض یا واجب نہیں اگر عورت اس کے لئے نہ
نکلے تو کسی قسم کا گناہ بھی نہیں۔ قابلِ توجُّہ امر یہ ہے کہ فی زمانہ اور وہ بھی
رَمَضَانُ المبارک میں عورتِ عُمَرے کیلئے جائے اور بے پردگی اور غیر
مردوں کے اختلاط سے بھی بچی رہے یہ قریب بہ ناممکن ہے۔ لہذا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مشورۂ عرض ہے کہ عمرے یا نفلی حج سے عورتِ اجنبیاب کرے۔ ہاں جو شرعی پردے کی مکمل معلومات رکھتی ہے اور اس کے تمام تقاضے بھی پورے کر سکتی ہے، غیر مردوں کے اختلاط سے بھی بچ سکتی ہے۔ فلیٹ یا کمرہ بھی الگ کرائے پر لے سکتی ہے تو بے شک وہ اگر عمرے یا نفلی حج کیلئے جائے تو حرج نہیں۔ افسوس! آج کل حرمین طہیین زادھما للہ شرفاً و تعظیماً میں کرائے کے مکانات میں اکثر اجنبی اور اجنبیہ ایک ہی کمرہ کے اندر اکٹھے رہتے ہیں۔ یہی حال منی شریف اور عرفات شریف کے خیموں میں ہوتا ہے۔ حقیقی معنوں میں باحیا اور شرعی پردے کا مدنی ذہن رکھنے والی اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کیلئے سخت امتحان ہوتا ہے۔ اگر عمرے یا نفلی حج سے مقصود صرف رضائے الہی عزوجل ہے تو اس نیک کام میں صرف ہونے والی رقم کسی غربت کے مارے علاج کیلئے مجبور گمبھیر بیمار یا بے روزگار یا قرضدار یا سخت لاچار کو بہ نیتِ ثواب پیش کر کے اجر کا انمول خزانہ اور دکھی دل کی دُعائیں لی جاسکتی ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرگے (میں ہلاک) پرؤڑو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

پئے ”نیکی کی دعوت“ تُو جہاں رکھے مگر اے کاش!

میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ بَہر گھر سے باہر نہ نکلیں

سوال: کیا بڑے رگ خواتین میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے کہ وہ نفلی حج کیلئے نہ نکلی ہوں۔

جواب: جی ہاں مثال موجود ہے۔ حالانکہ آج کے مقابلے میں وہ دور بے حد

پُر امن تھا۔ چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدہ شہنازہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فرض حج ادا کر چکی تھیں۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوبارہ نفلی حج

و عمرہ کے لئے عرض کی گئی تو فرمایا کہ: میں فرض حج کر چکی ہوں۔

میرے رب عزوجل نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ خدا کی قسم!

اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوی فرماتے ہیں،

خدا کی قسم! اس کے بعد زندگی کے آخری سانس تک آپ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا گھر سے باہر نہیں نکلیں۔ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۵۹۹)

اللہ عزوجل کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ جب اُس پاکیزہ دور میں بھی اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پردے کے معاملے میں اس قدر احتیاط تھی تو آج

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ تجوں ترین شخص ہے۔

اس گئے گزرے دور میں جس میں پردے کا تصوّر ہی مٹنا جا رہا ہے، مرد و عورت کی آپسی بے تکلفی اور بدنِ گاہی کو معاذ اللہ عز و جل عیب ہی نہیں سمجھا جا رہا ایسے نامساعد حالات میں ہر حیا دار و پردہ دار اسلامی بہن سمجھ سکتی ہے کہ اُس کو کتنی محتاط زندگی گزارنی چاہئے۔

عورت کو مسجد کی حاضری منع ہونے کی وجہ

سوال: عورت کو مسجد میں نماز باجماعت سے کیوں روکا گیا ہے؟

جواب: شریعت کو پردے کی حرمت کا بے حد لحاظ ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کے دور میں عورت مسجد میں باجماعت

نمازیں ادا کرتی تھی پھر تغیرِ زمان (یعنی تبدیلی حالات) کے سبب

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے عورتوں کو مسجد کی حاضری سے منع

فرما دیا۔ حالانکہ عورتوں کو مسجد کی صفوں میں سب سے آخر میں کھڑا

ہونا ہوتا تھا۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: مرد

اور بچے اور حُشّی اور عورتیں (نماز کیلئے) جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ

ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر حُشّی کی پھر عورتوں کی۔

(دُرِّمُخْتَار ج ۲ ص ۳۷۷، بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۳۳) عورتوں اور مردوں کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہوس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔

جہاں اختلاط ہو (یعنی دونوں ہی مکس ہوں) ایسی عام محفلوں وغیرہ میں باپردہ جانے سے بھی اسلامی بہنوں کو باز رہنے کے تعلق سے سمجھاتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہوگی! اور (مسجد کی نماز میں) ستر بھی کیسا (یعنی پردے کیلئے ترکیب بھی کیسی زبردست) کہ (نماز کے دوران) مردوں کی ادھر ایسی پیٹھ کہ (وہ عورتوں کی طرف) منہ نہیں کر سکتے اور انہیں (یعنی مردوں کو یہ بھی) حکم کہ بعدِ سلام جب تک عورتیں (مسجد سے باہر) نہ نکل جائیں نہ اٹھو۔ مگر علمائے اَوَّلَا (یعنی شروع شروع میں) کچھ تخصیصیں کیں (یعنی احتیاطی شرائط مقرر فرمائیں) جب زمانہ فتن کا (یعنی فتنوں کا دور) آیا (اور بے پردگی کے گناہوں نے زور پکڑا تو مسجد میں نماز کیلئے عورتوں کی حاضری کو) مُطْلَقاً (یعنی مکمل طور پر) ناجائز فرمایا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۲۹) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہا کا ارشاد اپنے زمانے میں تھا: اگر نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے کناہِ معاف ہوں گے۔

ہیں تو ضرور انھیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ پھر تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ (یعنی اماموں) نے (مساجد میں آنے کی بَسَدِ رِیج) ممانعت شروع فرمادی، پہلے جوان عورتوں کو پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی، یہاں تک کہ حکم ممانعت عام ہو گیا۔ کیا اُس زمانے کی عورتیں گر بے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں (اور) اب (یعنی موجودہ دور میں) صالحات (یعنی نیک پرہیزگار) ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) فاحشات (بے حیا عورات) زائد تھیں اب صالحات (نیک عورات) زیادہ ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) فیوض و برکات نہ تھے اب ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) کم تھے اب زائد ہیں، حاشا (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ قطعاً یقیناً اب معاملہ بالعکس (یعنی گزشتہ سے الٹ) ہے۔ اب اگر ایک صالحہ (نیک خاتون) ہے تو جب (یعنی گزشتہ دور میں) ہزار تھیں، جب (یعنی گزشتہ دور میں) اگر ایک فاسقہ تھی اب ہزار ہیں، اب (یعنی موجودہ دور میں) اگر ایک حصہ فیض ہے جب (یعنی گزشتہ دور میں) ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: لَا يَأْتِي عَامٌ إِلَّا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

وَالَّذِي بَعْدَهُ نَشْرُ مِنْهُ لَيْعْنِي ”جو سال بھی آئے اس کے بعد والا اس سے بُرا ہی ہوگا۔“ بلکہ عنایہ امام اکمل الدین بابر ترقی میں ہے کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں، (تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید میں) فرمایا: اگر زمانہ اقدس میں بھی حالت یہ (یعنی رِگڑ والی) ہوتی (تو) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص ۵۴۹)

مسجدوں وغیرہ میں باجماعت نماز پڑھنے کی خواہش رکھنے والیوں یا عمرہ اور نفلی حج کیلئے جانے والیوں کو میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذکورہ فتوے پر غور کر لینا چاہئے۔ کہ حالات بدلنے کے سبب مسجد جیسی پُر امن جگہ پر فرض نماز جیسی عظیم ترین عبادت میں سخت پردے کے ساتھ بھی عورتوں کو غیر مردوں کے ساتھ شامل ہونے سے روک دیا گیا اور یہ بھی صدیوں پرانی بات ہو گئی، اب تو حالات دن بدن بگڑتے جا رہے ہیں، شرعی پردے کا تصور ہی ختم ہوتا جا رہا ہے سچ پوچھو تو حالت ایسی ہے کہ مبالغے کے ساتھ عرض کروں تو اس نازک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ترین دَور میں عورت کو ہزار پردوں میں چھپا دیا جائے تب بھی کم ہے!

15 دن کے بعد جب قبر کھلی۔۔۔

اسلامی بہنو! میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول

سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا

پار ہو جائیگا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں کے کیا کہنے!

یقیناً اچھی صحبت رنگ لا کر رہتی ہے۔ زندگی اپنی جگہ پر مگر بعض اموات

بھی قابلِ رشک ہوا کرتی ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ رشک مَوْت کا

تذکرہ سنئے اور رشک کیجئے، چنانچہ عطار آباد (جیکب آباد، باب الاسلام

سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری امی جان

غالباً 2004ء میں قادریہ رضویہ عطار یہ سلسلے میں بیعت ہو کر عطار یہ

بنیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی کا بھی

معمول بن گیا۔ 17 صفر المظفر 1430ھ، 13 فروری 2009ء کی

صبح امی جان نے مجھے نمازِ فجر کے لیے بیدار کیا اور خود نمازِ فجر پڑھنے

میں مشغول ہو گئیں۔ میں نماز پڑھ کر لوٹا تو وہ ابھی مصلے ہی پر تھیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کچھ دیر بعد انہوں نے دوبارہ وضو کیا اور نمازِ اشراق کی نیت باندھ لی۔ جب پہلی رکعت میں سجدہ کیا تو سر نہ اٹھایا۔ گھروالے سمجھے کہ شاید امی جان کو دورانِ نماز نیند آگئی ہے، جب بیدار کرنے کی غرض سے انہیں ہلایا جھلایا تو وہ ایک طرف لڑھک گئیں، گھبرا کر دیکھا تو ان کی رُوحِ نقسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ یوں لگتا ہے کہ میری امی جان کو شہنشاہِ بغداد وضوِ رغوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی نسبت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کام آگئی۔ خوش قسمت کہ عین سجدے کی حالت میں انہوں نے ذاعیٰ اجل کو لبیک کہا۔ مزید کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ انتقال کے بعد ان کا چہرہ بھی بہت نورانی ہو گیا تھا۔ انتقال کے تقریباً 15 روز کے بعد یعنی 2 ربیع النور شریف 1430ھ، (28 فروری 2009ء) بروز ہفتہ اُن کی قبر کی سل گرگئی اور قبر میں مٹی بھر گئی۔ دُستی کیلئے جُوس ہی قبر کھولی گئی تو ہر طرف گلاب کے پھولوں کی خوشبو پھیل گئی! نیز یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر ہم خوشی کے مارے جھوم اُٹھے کہ امی جان کا کفن و بدن سلامت تھا۔ جب قبر سے مٹی نکال لی گئی تو میرے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بھائی نے امی جان کے قدموں کو چھوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا جسم زندہ انسانوں کی طرح نرم تھا، میرے ابو جان کا بیان ہے کہ جب میں نے چہرے کی طرف سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو چہرہ مزید نورانی ہو چکا تھا۔ اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جو سلیں قبر میں گری تھیں، امی جان کا جسم ان کی چوٹ سے محفوظ رہا تھا وہ یوں کہ ان کا مبارک و تروتازہ لاشہ قبر کی دیوار کی سمت کھسکا ہوا تھا جیسے وہ خود اس طرف ہوئی ہوں یا کسی نے کر دیا ہو حالانکہ تدفین کے وقت ان کو قبر کے بیچ میں لٹایا گیا تھا!

دہن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا
خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے

اسلامی بہنو! خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تل کو گلاب کے پھول میں رکھ دیجئے تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جائے گا۔ اسی طرح اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہر و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدرجہت ہو گیا۔

وَسَلَّمَ كِي مِهْرَبَانِي سَه تَبْلِيغِ قُرْآنِ وَسُنَّتِ كِي عَالَمِگِيرِ غَيْرِ سِيَّاسِي تَحْرِيكِ دَعْوَتِ
اسلامِي كِه مَدَنِي مَاحُول سَه وَابَسْتَه هُونِه وَالَا بَه وَقَعَتِ پَتَّهْرِ بَهِي
انْمُولِ مِهْرَابَنِ جَاتَا، خُوبِ جَلْمِگَاتَا اور بَسَا اَوْقَاتِ اِيْسِي شَان سَه پِيكِ
اَجَلِ كُو لَبِيكِ كِهْتَا هَه كِه دِيكُهْنِه سَنْنِه وَالَا اِسْ پَر رَشَكِ كَرْتَا اور اِيْسِي هِي
مُوتِ كِي آرزو كَرْنِه لَگْتَا هَه۔ اِسْ عَاشَقَه رَسُولِ كِي دُنْيَا سَه اِيْمَانِ
افروزِ رَحْمَتِي اور بَعْدِ دُفنِ جَبِ مَجْبُوراً قَبْرِ كِهُولِي گِي تُو قَبْرِ سَه گِلَابِ كِه
پَهُولُونِ كِي خُوشْبُوكَا آنا كَفْنِ وَبَدَنِ كَا سَلَامَتِ مَنَا مَسْلُكِ حَقِ اِهْلِ سُنَّتِ
كِي صِدَاقَتِ كِي غِيْبِي تَا سِيْدِ هَه۔ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِسْ خُوشِ نَصِيْبِ اسلامِي
بِهَنِ كُو پُلِ صِرَاطِ حُشْرِ اور مِيْزَانِ هَر جَلْمِه سُرْخُورِ فَرْمَا كَرِ حُتُّ الْفَرْدُوسِ مِيْنِ
اِپْنِه پِيَارِه حَبِيْبِ، حَبِيْبِ لَبِيْبِ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلِيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمِ كَا پَرُوسِ عَطَا
فَرْمَا ئِه اور يِه تَمَامِ دَعَا ئِيْنِ عَطَا رِخْطَا كَا رِگْنَه كَارُونِ كِه سَرْدَارِ كِه حَقِ
مِيْنِ بَهِي قَبُولِ فَرْمَا ئِه۔

اٰمِيْن بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاٰمِيْن صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلِيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

ذَاتِ اَپْ كِي تُو رَحْمَتِ وَشَفَقَتِ هَه سَرِ بَسَرِ

مِيْنِ گَرِ چِه هُونِ تَمَهَارَا خُطَا وَارِ يَا رَسُولِ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلٰی مُحَمَّدِ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دنیا بہت آگے نکل چکی ہے!

سوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے: دنیا بہت آگے نکل چکی ہے، پردے کے معاملے میں اس قدر سختی نہیں کرنی چاہئے۔

جواب: اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کوئی بھی حُکم ایسا نہیں جو مسلمان پر اُس کی طاقت سے زائد ہو۔ جیسا کہ پارہ 3 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 286 میں رَبُّ الْعِبَاد کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ تَرْجِمُهُ كَنْزَ الْإِيمَانِ: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (پ ۳ البقرہ ۲۸۶)

البتہ شرعی پردہ بے پردگی کرنے والیوں کے نفس پر ضرور گراں یعنی سخت گزرتا ہے۔

شوہر باہر نہ نکلنے دے تو.....؟

سوال: شوہر اگر دیور، جیٹھ کے سامنے آنے وغیرہ سے منع کرتا ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟ خاندان کے بعض افراد بیوی کو شوہر کے خلاف اُکساتے ہیں کہ یہ بہت سختی کرتے ہیں ان سے طلاق لے لو وغیرہ تو ایسوں کیلئے کیا حکم ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاںی۔

جواب: بیوی کو اپنے شوہر کی اطاعت کرنی ہوگی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”کوئی عورت ایسی ہو بھی کہ ان (یعنی پردے کے) اُمور کی پوری احتیاط رکھے، کپڑے موٹے سر سے پاؤں تک پہنے رہے کہ منہ کی ٹنگھی اور ہتھیلیوں (اور پاؤں کے) تلووں کے سوا جسم کا کوئی بال کبھی نہ ظاہر ہو تو اس صورت میں دیور، جیٹھ کے سامنے آنا جائز تو ہو گیا مگر جبکہ شوہر ان لوگوں کے سامنے آنے کو منع کرتا اور ناراض ہوتا ہے تو اب (شوہر کے حکم کی وجہ سے) یوں (غیر مردوں کے) سامنے (باپردہ) آنا بھی حرام ہو گیا، عورت اگر (شوہر کا حکم) نہ مانے گی اللہ تبار عزوجل کے غضب میں گرفتار ہوگی۔ جب تک شوہر ناراض رہے گا عورت کی کوئی نماز قبول نہ ہوگی، اللہ عزوجل کے فرشتے عورت پر لعنت کریں گے، اگر طلاق مانگے گی منافقہ ہوگی، جو لوگ عورت کو بھڑکاتے شوہر سے بگاڑ پر اُبھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۷)

بات بات پر شوہر کے سر ہو جانے والیاں سات روایات سنیں، خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں اور اپنے شوہر سے مُعافی تلافی کر کے اپنی

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

آخرت کی بہتری کی خاطر اُس کی اطاعت و خدمت میں مشغول ہوں۔

”توبہ کرو“ کے سات حُرُوف کی نسبت

سے 7 فرامینِ مُصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

﴿1﴾ تین شخصوں کی نماز اُن کے کانوں سے اُوپر نہیں اُٹھتی، آقا

سے بھاگا ہو غلام جب تک پلٹ کر آئے، اور عورت کہ سوئے اور اس

کا شوہر اس سے ناراض ہو اور جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اس

کے عیب کے باعث اس کی امامت پر راضی نہ ہوں۔ (1) ﴿2﴾

تین آدمیوں کی نماز اُن کے سروں سے بالشت بھر اُوپر بلند نہیں

ہوتی، ایک وہی امام، اور عورت کہ سوئے اور شوہر ناراض ہے، اور دُو

(مسلمان) بھائی کہ آپس میں علاقہ مَحَبَّت قَطْع کئے ہوں (2) (یعنی

بلا اجازت شرعی تعلقات توڑ ڈالے ہوں) ﴿3﴾ تین شخصوں کی کوئی

نماز قبول نہیں ہوتی، نہ کوئی نیکی آسمان کو چڑھے۔ نشے والا جب تک

ہوش میں آئے اور عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہو یہاں تک

کہ راضی ہو جائے، اور بھاگا ہو غلام جب تک اپنے آقاؤں کی

دینہ

(1) ترمذی ج ۱ ص ۳۷۵ حدیث ۳۶۰ (2) ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۱۶ حدیث ۹۷۱

صفیہ جویریہ میمونہ انسہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھوئے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

طرف پلٹ کر اپنے آپ کو اُن کے قابو میں دے۔ ﴿4﴾ جب شوہر عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ (بغیر عذر کے) انکار کر دے اور خاوند ناراض ہو کر رات گزرے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (2) مُفسِّر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہاں رات کو بلانے کا خصوصیت سے ذکر اس لئے ہوا کہ عموماً بیویوں کے پاس رہنا سونا رات ہی کو ہوتا ہے دن میں کم ورنہ اگر دن میں خاوند بلائے عورت نہ آئے تو شام تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں رات کی لعنت صبح کو اس لئے ختم ہو جاتی ہے کہ صبح ہونے پر خاوند کام و کاج میں لگ جاتا ہے رات کا غصہ ختم یا کم ہو جاتا ہے۔ (مراۃ ج ۵ ص ۹۱)

﴿5﴾ جو عورت (بلا حاجت شرعی) اپنے گھر سے باہر جائے اور اس کے شوہر کو ناگوار ہو جب تک پلٹ کر نہ آئے آسمان میں ہر فرشتہ اُس پر لعنت کرے اور جن و آدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب اُس پر لعنت کریں۔ (1) ﴿6﴾ جو عورت بے ضرورت شرعی (یعنی

مدینہ

(1) الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۶ ص ۴۰۸ حدیث ۹۲۳۱ الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۷

ص ۳۷۰ حدیث ۵۳۳۱ (2) صَحِیحُ الْبُخَارِی ج ۲ ص ۳۸۸ حدیث ۳۲۳۷

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بغیر سخت تکلیف کے) خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (2) ﴿7﴾ اگر شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ وہ زرد رنگ کے پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سفید پہاڑ پر لے جائے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجالانا چاہئے۔ (3) مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمان مبارک مُبالغے کے طور پر ہے، سیاہ و سفید پہاڑ قریب قریب نہیں ہوتے بلکہ دور دور ہوتے ہیں مقصد یہ ہے کہ اگر خاوند (شریعت کے دائرے میں رہ کر) مشکل سے مشکل کام کا بھی حکم دے تب بھی بیوی اُسے کرے، کالے پہاڑ کا پتھر سفید پہاڑ پر پہنچانا سخت مشکل ہے کہ بھاری بوجھ لے کر سفر کرنا ہے۔

(مراۃ ج ۵ ص ۱۰۶)

میاں کا حق زیادہ یا ماں باپ کا؟

سوال: اسلامی بہن پر شوہر کے حقوق کی کیا تفصیل ہے؟ کیا شوہر کا حق ماں

مدینہ

(1) الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۱ ص ۵۸ حدیث ۱۳۵۱ (2) سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۲ ص ۲۰۲

حدیث ۱۱۹۱ (3) مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۹ ص ۳۵۳ حدیث ۳۵۲۵

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبردست شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیاد برکت اور ایک قیاد احد پہاڑ جتنا ہے۔

باپ سے بھی بڑھ کر ہے؟

جواب: شوہر کے حقوق کا بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”عورت پر مرد کا حق خاص اُمورِ مُتَعَلِّقَہ زَوْجِیَّت میں اللہ

ورسول عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام حقوق حتیٰ کہ ماں

باپ کے حق سے زائد ہے ان اُمور میں اس کے احکام کی اطاعت اور

اس کے ناموس کی نگہداشت (یعنی اس کی عزت کی حفاظت) عورت پر

فرضِ اہمّ ہے، بے اس کے اذن کے محارم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی

اور محارم کے یہاں بھی (اگر بغیر اجازت جانا پڑ جائے تو) ماں باپ کے

یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کے لئے اور بہن بھائی،

چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد (جاسکتی ہے) اور (بلا

اجازت) شب کو کہیں (یعنی ماں باپ کے یہاں بھی) نہیں جاسکتی۔ (ہاں

اجازت سے جہاں جانا ہو وہاں روزانہ بھی اور رات کے وقت بھی جاسکتی ہے)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اگر میں کسی کو غیر خدا کے

سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اور ایک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حدیث میں ہے: اگر شوہر کے نتھنوں سے خون اور پیپ بہ کر اس کی ایڑیوں

تک جسم بھر گیا ہو اور عورت اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کرے تو بھی اس کا

حق ادا نہ ہوگا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۸۰)

شوہر پر بیوی کے حقوق

سوال: ہمارے یہاں عموماً شوہر کے حقوق تو بیان کئے جاتے ہیں مگر بیوی کے

حقوق بیان نہیں ہوتے! آیا شوہر پر بھی بیوی کے کچھ حقوق ہیں یا نہیں؟

جواب: بے شک جس طرح شریعتِ مطہرہ نے بیوی پر مرد کے حقوق لازم

کیے ہیں اسی طرح شوہر پر بھی بیوی کے حقوق لاگو فرمائے ہیں مثلاً اس

کے نان نفقہ (یعنی کھانے پینے رہنے وغیرہ) کی خبر گیری، مہر کی ادائیگی،

حسن معاشرت (یعنی اچھی طرح رہنا سہنا، حسن سلوک) نیک باتوں کی

تعلیم، پردے اور شرم و حیا کی تاکید اور ہر جائز بات میں اس کی دلجوئی

وغیرہ کرنا یہ تمام باتیں مرد پر عورت کا حق ہیں جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ پاک کی نثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے سوال کیا گیا کہ بی بی کے حقوق شوہر پر کیا ہیں؟ فرمایا: ”نفقہ سکنی

(یعنی کھانا، لباس و مکان)، مہر، حُسنِ معاشرت، نیک باتوں اور حیا

و حجاب کی تعلیم و تاکید اور اس کے خلاف سے منع و تہدید، ہر جائز بات

میں اس کی دلجوئی اور مردانِ خدا کی سنت پر عمل کی توفیق ہو تو ماورائے

منہائی شریعہ میں اس کی ایذا کا تحمُّل (تحمُّل - مل) کمالِ خیر ہے

اگرچہ یہ حقِّ زن نہیں (یعنی جن باتوں کو شریعت نے منع کیا ہے ان میں کوئی

رعایت نہ دے، ان کے علاوہ جو معاملات ہیں ان میں اگر بیوی کی طرف سے

کسی خلافِ مزاج بات کے سبب تکلیف پہنچے تو صبر کرنا ہیئتِ بڑی بھلائی ہے۔

البتہ یہ عورت کے حقوق میں سے نہیں) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۳۷۱)

گھر امن کا گھوارہ کیسے بنے؟

سوال: اسلامی نقطہ نظر سے میاں بیوی کو گھر میں کس طرح رہنا چاہیے کہ لڑائی

جھگڑا وغیرہ نہ ہو؟

جواب: میاں بیوی کو چاہیے کہ آپس میں رواداری و محبت سے رہیں، دونوں

ایک دوسرے کے حقوق پر نظر رکھیں اور ان کو ادا بھی کرتے رہیں یہ نہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہو کہ عورت کو مرد محض ”لوٹڈی“ بنا کر رکھے کیونکہ جس طرح اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے مردوں کو حاکمیت (حاکم - می - یت) دی ہے اسی طرح

یہ بھی فرمایا ہے کہ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ترجمہ کنز الایمان:

اور ان (یعنی عورتوں) سے اچھا برتاؤ کرو (پ ۴ النساء آیت ۱۹) هُوَ رَاكِرْم،

نُورِ مُجَسِّم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم میں اچھے

لوگ وہ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔ (مُسْنَدُ ابْنِ ماجہ ج ۲ ص ۴۷۸

حدیث ۱۹۷۸) مرد اپنی عورت کو نیکی کی دعوت دیتا، اس کو ضروری مسائل

سکھاتا رہے، اس کے کھانے پینے کا لحاظ رکھے اور اگر کبھی کوئی خلاف

مزاج بات ہو جائے تو درگزر سے کام لے یہ نہ ہو کہ مار پٹائی پر اتر

آئے کہ اس طرح ضد پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ہوئی بات اُلجھ جاتی

ہے۔ دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ ہوں:

{1} عورت پہلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو

سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا

کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔ (صَحِیحُ مُسْلِم

ص ۷۷۵ حدیث ۱۳۶۸) {2} مسلمان مرد (اپنی) عورتِ مومنہ کو مَبْغُوض

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود و رھو تمہارا رُود و مجھ تک پہنچتا ہے۔

نہ رکھے (یعنی اس سے نفرت و بغض نہ رکھے) اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے، دوسری پسند ہوگی (ایضاً حدیث ۱۴۶۹) مطلب یہ ہے کہ اگر بیوی کی کوئی ایک آدھ عادت خراب محسوس ہوتی ہے تو بعض خصلتیں اچھی بھی لگتی ہوں گی لہذا اُس کی اچھائیوں پر نظر کرے اور خامیوں کی مناسب طریقے سے اصلاح کی کوشش جاری رکھے۔

نمک زیادہ ڈال دیا

اپنی زوجہ کے خلاف مزاج حرکت پر صبر کرنے والے ایک خوش نصیب شخص کی ایمان افروز حکایت پڑھئے اور جھومئے، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیاناتِ عطارِیہ“ حصہ دُوم کے صفحہ 164 پر ہے: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا۔ اسے غصّہ تو بہت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروز قیامت اللہ عزّ و جلّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چنانچہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زوجہ کی خطا معاف کر دی۔ انتقال

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ عزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔

اللہ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی
اے کاش! مکھے میں جگہ اُن کے ملی ہو

بیوی کیلئے جنت کی بشارت

بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اپنے شوہر کی فرمانبرداری کر کے اسے راضی رکھے۔ حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیعِ امت، شہنشاہِ مَبُوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (مُسْنَدُ التِّرْمِذِ ج ۲ ص ۳۸۶)

حدیث ۱۱۶۳: بیوی شوہر کو اپنا ”غلام“ نہ بنالے کہ جو میں چاہوں وہی ہو، چاہے کچھ ہو جائے مگر میری بات میں فرق نہ آئے بلکہ اس کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

لیے بھی یہی حکم ہے کہ اپنے شوہر کے حقوق کا خیال رکھے، اس کی جائز خواہشات کو پورا کرتی رہے اور اس کی نافرمانی سے بچتی رہے۔ حضرت سیدِ ناقیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیائے کرام، شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظیم الشان ہے: ”اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیرِ خدا کے لئے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۱۱)

حدیث ۱۸۵۳ اس حدیثِ پاک سے شوہروں کی اہمیت خوب واضح ہوتی ہے لہذا اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ ان کے حقوق میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے والدین کو اپنے والدین سمجھ کر ان کے آداب بجالاتے رہیں اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ ہمارے مابین پیارِ محبت قائم و دائم فرمائے اور ہمارے گھر کو امن کا گہوارہ بنائے۔

اسلامی بہنوں کا مدنی سہرا

(مدنی ماحول کی بے شمار دہنوں کو پیش کیا جانے والا مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتا مدنی سہرا)

ملاحظہ فرمائیے اس سہرے میں سبجے ہوئے مدنی پھول اگر کوئی اسلامی بہن اپنے دل کے مدنی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مر گے (میں اسلام) پر زور و پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

گلدستے میں سجالے تو ان شاء اللہ عزوجل وہ اپنے ازدواجی معاملات میں کبھی بھی دکھی نہ ہوگی)

فصل رب سے بنت دہن بنی پھول سہرے کے کھلے چادر حیا کی ہے تنی

تجھ کو ہو شادی مبارک ہو رہی ہے رخصتی رخصتی میں تیری پنہاں قبر کی ہے رخصتی

گھر ترا ہو مشکبار اور زندگی بھی پر بہار رب ہو راضی خوش ہوں تجھ سے دو جہاں کے تاجدار

مدنی بیٹی کا خدایا گھر سدا آباد رکھ فاطمہ زہرا کا صدقہ دو جہاں میں شاد رکھ

یہ میاں بیوی الہی مکر شیطاں سے بچیں یہ نمازیں بھی پڑھیں اور سنتوں پر بھی چلیں

یہ میاں بیوی چلیں حج کو الہی! بار بار بار بار ان کو مدینہ تو دکھا پروردگار

میکا و سسرال تیرے دونوں ہی خوشحال ہوں دو جہاں کی نعمتوں سے خوب مالا مال ہوں

اپنے شوہر کی اطاعت سے نہ غفلت کرنا تو حشر میں پچھتائے گی اے مدنی بیٹی ورنہ تو

مدنی بیٹی یا الہی! نا بنے غصے کی تیز یہ کرے سسرال میں ہر دم لڑائی سے گریز

یاد رکھ! تو آج سے بس تیرا گھر سسرال ہے نفرت سسرال سن لے آنفوں کا جال ہے

ماں سمجھ کے ساس کی خدمت جو کرتی ہے بہو راج سارے ہی گھرانے پر تو سن لے وہ کرتی ہے بہو

ساس مندوں کی تو خدمت کر کے ہو جا کامیاب ان کی غیبت کر کے مت کر بیٹھنا خانہ خراب

ساس اور نندیں اگر سختی کریں تو صبر کر صبر کر بس صبر کر چلتا رہے گا تیرا گھر

ساس اور مندوں کا شکوہ اپنے میکے میں نہ کر اس طرح برباد ہو سکتا ہے بیٹی تیرا گھر

صفیہ جوریہ میمونہ آسیہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ تجویز ترین شخص ہے۔

میکے کے مت کر فضائل تو بیاں سسرال میں اب تو اس گھر کو سمجھ اپنا ہی گھر ہر حال میں
یاد رکھ تو نے زباں کھولی اگر سسرال میں پھنس کے تُو قُضیوں کے سُن رہ جائے گی جنجال میں
ساس چیخی تو بھی بھری اور لڑائی ٹھن گئی ہے کہاں بھول ایک کی دو ہاتھ سے تالی بجی
میری مدنی بیٹی سن ”فیضانِ سنت“ پڑھ کے تو التجا ہے روز دینا درس اپنے گھر پہ تو

گر نصیحت پر عمل عطار کی ہوگا تِرا

ان شاء اللہ اپنے گھر میں تو سکھی ہوگی سدا

سچی نیت کی برکت سے گمشدہ ہار مل گیا

اسلامی بہنو! الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر

سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی

بہنوں کو بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی غلامی پر ناز ہے۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں دعائیں مانگنے سے بے

شمار اسلامی بہنوں کی مشکلات حل ہونے کے واقعات ہیں، ایسی ہی

ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے، چنانچہ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک

اسلامی بہن کے بیان کا لُٹِ لباب ہے کہ ایک دن اچانک میرا قیمتی

ہار گم ہو گیا جو کہ تلاشِ بسیار کے باوجود نہ مل سکا۔ جن دنوں میں بہت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُورِ دِیاک نہ پڑے۔

پریشان تھی انہیں دنوں مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماع میں تلاوت و نعت کے بعد ایک مبلغہ دعوتِ اسلامی نے مکتبۃ المدینہ کے ایک مطبوعہ رسالے سے دیکھ کر بیان فرمایا۔ بیان کے اختتام پر انہوں نے موجود اسلامی بہنوں کو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی نیت کروائی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بھی سچے دل سے نیت کر لی۔ میرا حسنِ ظن ہے کہ یہ اُس نیت ہی کی برکت تھی کہ جب میں اجتماع سے واپس گھر پہنچی اور بسترِ درست کرنے کے لئے اپنے تئیکے کو اٹھایا تو مارے خوشی کے اچھل پڑی کیوں کہ میرا گمشدہ ہار تئیکے کے نیچے موجود تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوتی ہوں اور نیک بننے کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

بلندی پہ اپنا نصیب آ گیا ہے دیارِ مدینہ قریب آ گیا ہے
کرم یا حبیبی کرم یا حبیبی کہ در پر تمہارے غریب آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے ناکامِ معاف ہوں گے۔

اچھی نیت کے فضائل

اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات میں رحمتوں کی خوب برسات ہوتی اور برکات کا نُزول ہوتا ہے۔ اچھی نیت کی عظمت کے بھی کیا کہنے! اُس اسلامی بہن کا حسنِ ظن ہے کہ انہیں اجتماع میں پابندی سے شرکت کی نیت کی برکت سے گمشدہ ہارل گیا! دنیا کا ہار کیا چیز ہے، اچھی نیت تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں پہنچا دے گی۔ چنانچہ محبوب ربِّ العلمین، جنابِ صادق و امین عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مُبین ہے: ”اچھی نیت انسان کو جنت میں داخل کرے گی۔“ (1) اچھی نیت کے مزید بھی فضائل ملاحظہ فرمائیے:

شفیعُ المُذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السَّالِکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”سچی نیت افضل عمل ہے۔“ (2) مَخْزَنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بابرکت ہے: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (3)

دینہ

(1) اَلْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلْسُّيُوطِيِّ، ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶ (2) اَلْجَامِعُ الصَّغِيرُ ص ۸۱ حدیث ۱۲۸۳ (3) اَلْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث (۵۹۴۲)

گمشدہ چیز ملنے کیلئے چار اوراد

{ 1 } **يَا رَقِيبُ:** کوئی چیز گم ہو تو بکثرت پڑھے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جائے گی۔

{ 2 } **يَا جَامِعُ:** کوئی چیز گم جائے تو بکثرت پڑھا کرے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جائے گی۔

{ 3 } **کوئی چیز اگر ادھر ادھر رہ گئی ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا رَاجِعُونَ** پڑھ کر تلاش کی جائے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جائے گی ورنہ غیب سے کوئی عمدہ چیز عطا ہوگی۔

{ 4 } **سورۃ الصُّحُفِ** سات بار پڑھے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گمما ہوا آدمی یا چیز مل جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کے سبب عورت کا نکاح سے باز رہنا کیسا؟

سوال: ”شوہر کے حقوق میں کوتاہی کے سبب کہیں گنہگار نہ ہو جاؤں“، یہ کہتے

ہوئے محض **خوفِ خدا** عزوجل کے سبب کوئی اسلامی بہن نکاح نہ کرنا

چاہے تو کیا اس کی گنجائش ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جواب: نکاح کرنے یا نہ کرنے کو ترجیح دینے کے تعلق سے مختلف مواقع پر

مختلف احکام ہیں۔ نکاح کرنا کبھی فرض کبھی واجب کبھی مکروہ اور کبھی

حرام بھی ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ مخرجہ جلد 12 صفحہ

291 نیز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 112 صفحات

کی کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 7 صفحہ 4 تا 5 ملاحظہ فرمائیجئے) نکاح میں

شرعی رکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں محض شوہر کے حقوق میں کوتاہی

سرزد ہو جانے کا خوف رکھنے والی اسلامی بہن کو چاہیے کہ ایسے موقع پر

بجائے نکاح نہ کرنے کا ذہن رکھنے کے حقوق پورے کرنے کا ذہن

بنائے اور اس کے لئے علمِ دین حاصل کرتے ہوئے شوہر کے حقوق

کی معلومات کرے۔ اور یوں بھی ہر نکاح کرنے والی کے لئے ان

چیزوں کا علم حاصل کرنا فرض ہے۔ صرف شوہر کے حقوق ہی نہیں

بلکہ صبر اور شکر کیا ہوتا ہے، اس کی صورتیں کیا کیا ہیں، اس بارے

میں کون کون سی باتیں قابلِ توجہ ہیں ان سے بھی آگاہی حاصل

کرے۔ اس کے لئے احیاء العلوم وغیرہ کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

آج کے معاشرے میں بے نکاح عورت کا گزرا بہت مشکل ہے،

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اس سے گھریلو مسائل کھڑے ہونے کے ساتھ ساتھ کئی گنا ہوں میں
جا پڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔ لہذا جہاں کمی ہے اسے پورا کیا جائے
بجائے اس کے کہ بھلائی کو ہی چھوڑ دیا جائے۔

کیا نکاح نہ کر کے عورت گنہگار ہوگی

اللہ جسے حقوق پورا کرنے میں کوتاہی کا اندیشہ ہو وہ اگر شادی نہ کرے
تو اس بنا پر گناہ گار نہیں کہلائے گی جب تک کہ وہ احوال نہ پائے
جائیں جس میں نکاح کرنا شرعاً واجب یا فرض ہو چکا ہو۔ تاریخ اسلام
نے اپنے دامن میں ایسے واقعات کو محفوظ کر رکھا ہے جسے پڑھ کر دین
اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ مزید بیدار ہو جاتا ہے۔ اللہ
عَزَّوَجَلَّ کی ایسی نیک بندیاں بھی ہوئی ہیں جن کو اپنے اوپر لازم
ہونے والے حقوق کی ادائیگی کی فکر لاحق رہتی اور وہ اپنی پسند و ناپسند کا
فیصلہ اللہ ربّ الانام اور اس کے محبوب سلطانِ انبیائے کرام صلی اللہ تعالیٰ
علیہ والہ وسلم کے احکام کو سامنے رکھ کر کرتیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت،
امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ
رضویہ مخرّجہ جلد 12 صفحہ 297 پر فرماتے ہیں: احادیث

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میں وارد کہ حُقُوقِ شوہر اور ان کی شدّت سُن کر متعَدِّد بیبیوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) نے حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے عمر بھر نکاح نہ کرنے کا عہد کیا اور حُضُورِ پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔ اس ضمن میں جلد 12 صَفْحَہ 297 تا 305 پر پیش کردہ روایات میں سے تین پیش کی جاتی ہیں، چنانچہ نقل کرتے ہیں:

(1) بے اذنِ شوہر گھر سے نکلنے کا وبال

ایک زَن (یعنی خاتون) خَتَعَمِیَّہ نے خدمتِ اقدسِ حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! حُضُورِ مجھے سُنائیں کہ شوہر کا حقِ عورت پر کیا ہے کہ میں زَن بے شوہر ہوں اُس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یوں ہی بیٹھی رہوں۔ فرمایا: تو بیشک شوہر کا حقِ زوجہ پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ (1) پر بیٹھی ہو اور مرد اُسی سواری پر اس سے نزدیکی چاہے تو انکار نہ کرے، اور مرد کا حقِ عورت پر یہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفلِ روزہ نہ رکھے اگر رکھے گی تو عَبَث (بے کار) بھوک پیاسی رہی روزہ قبول نہ ہوگا اور

دینہ

(1) کجاوہ یعنی اونٹ کی کاٹھی جس پر دو افراد آٹھ سائے بیٹھتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہڑ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

گھر سے بے اِذن (یعنی بے اجازت) شوہر کہیں نہ جائے اگر
جائے گی تو آسمان کے فرشتے، رحمت کے فرشتے، عذاب
کے فرشتے سب اُس پر لعنت کریں گے جب تک پلٹ کر آئے۔
یہ ارشادُسن کر اُن بی بی نے عرض کی: ٹھیک ٹھیک یہ ہے کہ میں کبھی
نکاح نہ کروں گی۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۴ ص ۵۶۳ حدیث ۶۳۸)

(2) نتھنوں کا خون پیپ چائے تب بھی۔۔۔۔۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دربارِ دربارِ سیّدِ الامرارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: میں فلاں دُختر فلاں ہوں۔ فرمایا: میں
نے تجھے پہچانا اپنا کام بتا۔ عرض کی: مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد
سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اُسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ۔ عرض
کی: اس نے مجھے پیام دیا ہے۔ تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ارشاد
فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے، اگر وہ (حق) کوئی چیز میرے
قابو کی ہو تو میں اُس سے نکاح کر لوں۔ فرمایا: مرد کے حق کا ایک ٹکڑا یہ
ہے کہ اگر اُس کے دونوں نتھنے خون یا پیپ سے بہتے ہوں اور عورت اُسے
اپنی زبان سے چائے تو شوہر کے حق سے ادا نہ ہوئی، اگر آدمی کا آدمی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ مرد جب باہر سے اس کے سامنے آئے، اسے سجدہ کرے کہ خدا (عزوجل) نے مرد کو فضیلت ہی ایسی دی ہے۔ یہ ارشاد سُن کر وہ بی بی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بولیں: قسم اس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا میں رہتی دنیا تک نکاح کا نام نہ لوں گی (اس کو بزاز اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا) (المُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۲ ص ۴۷ حدیث ۲۸۲۲)

(3) میں کبھی شادی نہ کروں گی

ایک صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنی صاحبزادی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میری یہ بیٹی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے۔ حضور صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: أَطِيعِي أَبَاكَ (یعنی) اپنے باپ کا حکم مان۔ اُس لڑکی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کی: قسم اُس کی جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا، میں (اس وقت تک) نکاح نہ کروں گی جب تک حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) یہ نہ بتائیں کہ خاوند کا حق عورت پر کیا ہے۔ فرمایا: شوہر کا حق عورت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذکر و شریف نہ پڑھا اس نے بھائی۔

پر یہ ہے اگر اس کے کوئی پھوڑا ہو عورت اسے چاٹ کر صاف

کرے یا اس کے تھنوں سے پیپ یا خون نکلے عورت اسے

نگل لے تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی۔ اس لڑکی (رضی اللہ تعالیٰ

عنہا) نے عرض کی: قسم اس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو

حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح نہ کرو جب تک ان کی مرضی نہ ہو۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۳ ص ۵۶۳ حدیث ۷۱۳۹)

اسلامی بہنو! ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابیات

رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اجمعین کی سیرتِ طیبہ جہاں ہمیں یہ سکھاتی ہے

کہ انہیں پیش آمدہ مسائل کے بارے میں علمِ دین حاصل کرنے کی

جستجو رہتی تھی وہیں یہ واقعات شوہر کے حقوق کے بارے میں صحابیات

رضوان اللہ تعالیٰ علیہن کی مدنی سوچ کا پتا دیتے ہیں کہ وہ اپنے

آپ فیصلے کرنے میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کی نافرمانی سے بچنے کو سامنے رکھتیں تھیں۔ اور اندیشہ گناہ سے

بھی محتاط رہا کرتی تھیں۔ ان احادیثِ مقدسہ میں شوہر والیوں کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ محمّد زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

لئے بھی یہ درس ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق میں ہرگز کمی نہ کریں۔

میکے والے محتاط رہیں

سوال: آج کل اکثر میکے والے شوہر کے خلاف کان بھرتے رہتے ہیں اس کے بارے میں کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اول تو اسلامی بہن کو چاہئے کہ اگر سُسرال میں کوئی پریشانی ہے بھی تو

اُس پر صَبْر کر کے اجر کمائے۔ کیوں کہ وہ جب میکے میں آکر بھڑاس

نکالتی ہے تو اکثر غیبتوں، جھگڑوں، بدگمانیوں اور پردہ دریوں وغیرہ

کبیرہ گناہوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر میکے والے شوہر یا

سُسرال کے خلاف کان بھرنے کا کام سنبھال لیتے اور یوں مزید

گناہوں اور فتنوں کے راستے کھلتے ہیں۔ میکے والوں کو چاہئے کہ جب

کان بھرنے یعنی شوہر یا سُسرال کے خلاف بولنے کا ذہن بنے تو کم از

کم ان دورِ روایات کو پیشِ نظر رکھ لیا کریں: {1} حضرت سیدنا بریدہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رَحْمَتِ عالم، نُورِ مَجِسَّم، شاہِ بنی آدم

، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے: ”جو کسی

شخص کی بیوی کو اس کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔“ (مُسْنَد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

امام احمد ج ۹ ص ۱۶ حدیث (۲۳۰۴۱) { 2 } حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھجیتا ہے، ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اُس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: ”تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔“ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: ”میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔“ یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ”تُو کتنا اچھا ہے۔“ اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۵۱۱ حدیث ۶۷-۲۸۱۳)

شوہر بے پردگی کا حکم دے تو.....؟

سوال: اگر شوہر یا سُسرال والے یا ماں باپ پردے کے بارے میں کوئی

خلافِ شرع حکم دیں تو کیا کرے؟

جواب: اس بات میں اُن کی اطاعت نہیں کی جائیگی کہ گناہوں کے معاملات

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

میں شوہر یا والدین وغیرہ کا حکم ماننا ثواب کے بجائے گناہ ہے۔

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطان

باقرینہ، قرا قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نذولِ

سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”لَا طَاعَةَ فِي

مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔“ یعنی اَللّٰهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ کی

نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں

ہے۔ (مسلم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸۴۰) اس حدیثِ پاک میں ارشاد

فرمودہ لفظ ”مَعْرُوف“ کی تعریف بیان کرتے ہوئے مفسرِ شہیر

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے

ہیں، ”مَعْرُوف وہ کام ہے جسے شریعت مَنع نہ کرے، معصیت وہ کام

ہے جسے شریعت مَنع فرمادے۔“ (مرآۃ ج ۵ ص ۳۴۰)

بچوں کا پہلا کتب ماں کی گود ہے

سوال: ایک اسلامی بہن کے لئے علمِ دین کے حصول کا بنیادی ذریعہ کون سا ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جواب: ضرورت کی قدر علم دین حاصل کرنا یقیناً ہر مسلمان مرد و عورت پر

فرض ہے جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ**۔ یعنی علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۲) لہذا اس کے لئے سعی (یعنی کوشش) کرنا لازمی ہے۔ حصولِ علم کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذریعہ والدین بھی ہیں، بچے کا پہلا مکتب ”ماں کی گود“ ہے۔

ماں باپ کیلئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کریں۔ اس ضمن میں دو **فرامینِ مصطفیٰ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ملاحظہ کیجئے: **{ 1 }** ”اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (۱) اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی محبت (۲) اہل بیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی محبت اور (۳) قرأتِ قرآن (الجامع الصغیر للشیوطی ص ۲۵ حدیث ۳۱۱) { 2 } اپنی اولاد کے ساتھ نیک سلوک کرو اور انہیں آدابِ زندگی سکھاؤ۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۸۹ حدیث ۳۶۷۱)

عورت شوہر سے علم حاصل کرے

سوال: شادی شدہ عورت کس طرح علم حاصل کرے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جواب: جتنا ممکن ہو اپنے شوہر سے علمِ دین حاصل کرے۔ شوہر پر اس سلسلے میں

بڑی بھاری ذمّے داری عائد ہوتی ہے قرآن مجید فرقانِ حمید پارہ 28

سورۃ التحریم کی چھٹی آیت: {قُواْ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ نَارًا

ترجمہ کنزالایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے

بچاؤ} کے تحت حضرت علامہ جلال الدین سیوطی الشافعی علیہ

رحمۃ اللہ القوی تفسیر درمنثور میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت، علیؑ

المُرْتَضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ اس آیتِ مبارکہ کی

تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس آیت کا تقاضا ہے کہ اپنے

آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو خیر (یعنی بھلائی) کی تعلیم دیجئے اور انہیں

آدابِ زندگی سکھائیے۔ (تفسیر درمنثور ج ۸ ص ۲۲۵)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولینا شاہ امام

احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ شریف میں شوہر پر بیوی کے

حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”نَفَقَہٗ سَکَنِی (یعنی گزارے

کے اخراجات و رہائش کیلئے مناسب جگہ)، مہر، حَسَنِ مُعَاشَرَت (یعنی اچھی

طرح رہنے سہنے کا ڈھنگ)، نیک باتوں اور حیاء و حجاب (یعنی شرم و

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُورِ دُپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

پردے) کی تعلیم و تاکید اور اس کے خلاف (عمل کرنے) سے منع
الْتہدید (یعنی سمجھائے دھمکائے نیز) ہر جائز بات میں اس کی دلجوئی
(کرے)“
(فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۱)

شرعی مسئلہ درپیش ہو تو اس کی معلومات کی ترکیب بہارِ شریعت میں
یہ بیان کی گئی ہے: ”عورت کو مسئلہ (مَسْـئَـلَہ) پوچھنے کی ضرورت
ہو تو اگر شوہر عالم ہو تو اُس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اُس سے کہے
وہ پوچھ آئے اور ان صورتوں میں اُسے خود عالم کے یہاں جانے کی
اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے۔“

(بہارِ شریعت حصہ ۹۹ عالمگیری ج ۱ ص ۳۴۱)

عورت کا عالمہ کے پاس جا کر پڑھنا

سوال: کیا عورت علم دین سیکھنے عالمہ کے پاس جاسکتی ہے؟

جواب: ماں باپ اور شوہر کے ذریعے فرضِ علوم سیکھنا ممکن نہ ہو تو صحیح العقیدہ

سُنی عالمہ سے علم دین حاصل کرنے کیلئے جاسکتی ہے۔ صحابہ کرام

علیہم الرضوان کے دَور میں اُمّھاتُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پاس

خواتین حاضر ہوتیں اور ان سے دین کی تعلیم حاصل کر کے اپنی پیاس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بجھاتی تھیں۔ موجودہ دور میں بھی اسلامی بہنیں دینی تعلیم کے لئے نیک سیرت عالِمات (عال۔ مات) سے دین حاصل کر سکتی ہیں اور وہ سنی ادارے جہاں پردے کے شرعی تقاضے پورے کئے جاتے ہوں وہاں جا کر بھی فرضِ علوم سیکھے جاسکتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃ المدینہ لِبَسَنَات بھی اسلامی بہنوں کے لئے فرضِ علوم سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں جہاں مکمل پردے کے ساتھ اسلامی بہنیں ہی تدریس کے فرائض انجام دیتی ہیں۔

علم سیکھنے کا ذریعہ سنتوں بھرے اجتماعات بھی ہیں

سوال: کیا دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات بھی فرضِ علوم سیکھنے کا ذریعہ ہیں؟

جواب: کیوں نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ ان میں حاضری کیلئے آتے جاتے ہوئے اور اس سنتوں بھرے اجتماع کے اندر بھی اسلامی بہنوں کے شرعی پردے کے تمام شرائط پورے ہوتے ہوں۔ مبلغہ کیلئے لازمی ہے کہ صحیح العقیدہ سنی عالمہ ہو اور جو کچھ بیان کرے وہ بھی دُرست ہو یا اگر عالمہ نہ ہو تو کسی صحیح العقیدہ سنی عالم کی کتاب سے دیکھ کر من و عن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

(یعنی جوں کا توں) بیان کرتی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دُعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے سَتُّوں بھرے اجتماعات میں ان شرائط کی پابندی کی بہت سخت تاکید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین و مُبَلِّغات کو زبانی بیان کرنے کی اجازت نہیں۔ انہیں عُمائے اہلسنت کی کتابوں سے حسبِ ضرورت فوٹو کا پیاں کروا کر اپنی ڈائری میں چسپاں کر کے دیکھ کر بیان کرنا ہوتا ہے۔

زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اسلامی بہنو! کاش! ہر مسلمان تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو کر سنتیں سیکھنے سکھانے والے عاشقانِ رسول میں شامل ہو جائے، ہر درس اور ہر سَتُّوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر حاضری کی سعادت حاصل کرے اور اس کیلئے صدقِ دل سے جدّ و جہد کرے، ایک اسلامی بہن پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لطف و کرم کا ایمان افروز واقعہ سننے اور جھومے، چنانچہ بہمبر (کشمیر) کی ایک اسلامی بہن کا تحریری بیان کچھ اس طرح ہے کہ ہمارے گھر سے کچھ فاصلے پر اسلامی بہنوں کا ہفتہ

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ محمّد زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

وارستوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔ ایک دن چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر بھی آئیں اور ہمیں سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ ان کی ملفساری اور عاجزی بھرے لہجے کا اثر تھا کہ میری دو بہنیں پابندی کے ساتھ سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگیں مگر میں اکثر غیر حاضر ہو جایا کرتی تھی۔ ایک روز ذرا آرام کرنے کے لئے لیٹی تو آنکھ لگ گئی، میں سو تو کیا گئی میرا سو یا ہوا بھاگ یعنی (نصیبہ) جاگ اٹھا سچ کہتی ہوں مجھے خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہو گئی۔ میں نے اپنے چند مسائل اپنے غم خوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک ہونٹوں کو جنبش ہوئی، رحمت بھرے میٹھے بول میرے کانوں میں رس گھولنے لگے جن کے الفاظ کچھ یوں تھے: ”دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت کیا کرو۔“ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اُسی وقت میں نے قیامت کی کہ آئندہ پابندی سے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب مجھے پابندی سے سنتوں بھرے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو گے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ میں نے یہ بھی مِیت کی ہے کہ اگر مَدَنی مرکز نے اجازت بخشی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ جلد ہی اپنے گھر میں سنتوں بھرا اجتماع شروع کر دوں گی۔

عالم نہ مُتقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں اُمّی تمہارا گنہگار یا رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا اُمّت کی حالت سے باخبر رہتے ہیں

سُبْحَنَ اللہ! آج بھی ہمارے غیب دان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کے حال سے باخبر ہیں اور خوابوں میں جا کر خیر خواہی فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں حمام میں گر گیا، میرے ہاتھ پر سخت چوٹ آئی جس سے سوجن آگئی، بہت سخت درد ہو رہا تھا، درایں اثنا میری آنکھ لگ گئی، خواب میں محبوب ربُّ الارباب، نُبُوّت کے ماہتاب، رسالت کے آفتاب، راحتِ قلب بے تاب، جناب رسالتِ مآب عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ عالم تاب نظر آیا، لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے میٹھے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بول کچھ یوں ترتیب پائے: ”بیٹا! تمہارے دُرود نے مجھے مُتوجّہ

کیا۔“ صبح اٹھا تو مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

برکت سے نہ درد تھانہ ورم (یعنی سوجن)۔ (سعادة الدارين ص ۱۴۰)

اجازت کے بغیر اجتماع کیلئے گھر سے نکلنا

سوال: اگر عورت کو اس کے ماں باپ یا شوہر علمِ دین کی مجلس (سُنّتوں بھرے

اجتماع) سے روکتے ہوں تو کیا کرے؟

جواب: اُن کی اطاعت کرے۔ ہاں فرضِ علوم مثلاً طہارت، نماز، روزہ

وغیرہ سے متعلّق ضروری معلومات اگر گھر سے نکلے بغیر حاصل نہ

ہو سکتی ہوں تو اب ان فرضِ علوم کو سیکھنے کیلئے جانے میں اجازت کی

حاجت نہیں۔

سوال: آج کل اسلامی بہنوں کے اجتماع میں مانک کے ذریعے اسلامی بھائیوں

کے بیان سنائے جاتے ہیں کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے؟

جواب: شرعی تقاضے پورے ہوتے ہوں تو دُرست ہے۔ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہل سنت، مُجِدِّ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”عمورتیں نمازِ مسجد سے ممنوع ہیں اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑا نیکو اور ایک قیڑا اچھا بھائی بناتا ہے۔

وَاعْظُ (یعنی وعظ کہنے والا) یا میلاد خواں اگر عالمِ سُنی صحیحُ الْعَقِیدَہ ہو اور اُس کا وَعْظ و بیان صحیح و مطابقِ شَرع ہو اور (عورت کی آنے) جانے میں پوری احتیاط اور کامل پردہ ہو اور کوئی اجتماعِ فتنہ (یعنی فتنے کا خوف) نہ ہو اور مجلسِ رجال (یعنی مردوں کی بیٹھک) سے دُور (جہاں ایک دوسرے پر نظر نہ پڑتی ہو ایسی جگہ) ان کی نشست ہو تو حَرَج نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۹)

مرد کے پاس عورت کا پڑھنا

سوال: پردے کے پیچھے رہ کر عورت کا مرد سے پڑھنا کیسا؟

جواب: اگر پردے میں رہ کر پڑھانے والا مرد جوان ہے تو اسلامی بہنوں

کو اس کے پاس جانے کی شرعاً اجازت نہیں اور نہ ہی پڑھانے کے اس انداز کو ”مجلس وعظ“ کی رخصت پر قیاس کرنا دُرست۔ مجلس وعظ یا سنتوں بھرے اجتماع میں پردے کی پابندی کے ساتھ ایک آدھ اجتماعی بیان ہوتا ہے جبکہ پڑھنے پڑھانے کا معاملہ جدا ہے، اس میں پردے کے باوجود پڑھنے والیاں لگی بندھی اور جانی پہچانی ہوتی ہیں لہذا خطرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے اسی پنا پر پردے کی تمام تر پابندی کے باوجود دعوت کو علم دین سیکھنے کیلئے **جوان پیر** کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی۔ پُتانچہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ”اگر بدن موٹے اور ڈھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے، نہ ایسے باریک (کپڑے) کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے نہ ایسے تنگ (کپڑے) کہ بدن کی حالت (یعنی کسی عضو کی گولائی یا ابھار وغیرہ) دکھائیں اور جانا تنہائی میں نہ ہو اور **پیر جوان** نہ ہو (یعنی ایسا کریہ المنظر ضعیف مثلاً چہرے پر جھریں والا اور شہوت کے تعلق سے بالکل بے کشش ہونا چاہئے کہ جس سے طرفین یعنی پیر اور مرید فی میں سے کسی ایک کی جانب سے بھی شہوت کا اندیشہ نہ ہو) غرض کوئی فتنہ نہ فی الحال ہو نہ اس کا اندیشہ (آئندہ کیلئے) ہو تو علم دین (اور) اُمورِ راہِ خدا عزوجل سیکھنے کے لئے جانے اور بلانے میں کوئی حرج نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورت عالم کا بیان سننے کیلئے نکل سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: کیا اسلامی بہن عالم کا بیان سننے کے لئے پردے میں رہتے ہوئے گھر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے باہر نکل سکتی ہے؟

جواب: بعض قیودات کے ساتھ حُصولِ علمِ دین کی نیت سے گھر سے نکل سکتی

ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مُجدِّدِ دین

و مِلّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”عمورتیں نماز مسجد سے ممنوع ہیں اور واعظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا میلاد

خواں اگر عالم سنی صحیح العقیدہ ہو اور اُور کا وعظ و بیان صحیح و

مطابق شرع ہو اور (عورت کی آنے) جانے میں پوری احتیاط اور

کامل پردہ ہو اور کوئی احتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کا خوف) نہ ہو اور مجلس

رجال (یعنی مردوں کی بیٹھک) سے دُور (جہاں ایک دوسرے پر نظر نہ پڑتی

ہو) ان کی نشست ہو تو حرج نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۹)

جنت میں لے جانے والے اعمال

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے ساتھ وابستگی سے

زندگی میں وہ وہ حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ کئی اسلامی بھائیوں

اور اسلامی بہنوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کاش!

ہمیں بہت پہلے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسر آ گیا ہوتا! دعوتِ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ باب الاسلام (سندھ) کی ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کا سبب کچھ یوں بیان کرتی ہیں: میں نمازیں قضا کرنے، بے پردگی اور فلم بینی جیسے کثیر گناہوں میں گرفتار ہو کر وقت کے انمول ہیروں کو بربادیِ آخرت کا سامان خریدنے میں صرف (یعنی خرچ) کرنے اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی بجا آوری میں مصروف تھی۔ افسوس! گناہوں کی دلدل میں گلے گلے تک دھنس جانے کے باوجود مجھے احساس تک نہ تھا کہ یہ تمام افعال خدا و مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ناراض کرنے والے ہیں۔ میری اصلاح کا سبب وہ قیمتی لمحات بنے جو میں نے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں گزارے۔ اس اجتماع میں شریک ہونے کا وسیلہ ایک مبلغہ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش بنی۔ اجتماع میں شرکت کی سعادت تو کیا ملی میرا دل چوٹ کھا کر رہ گیا! بے وفادار دنیا سے میرا دل ٹوٹ گیا، وہ دل جو کبھی دنیا کی رنگینوں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دے دو پڑھو تمہارا رُو مجھ تک پہنچتا ہے۔

میں گم رہتا تھا، اب اُس سے اُچاٹ ہو چکا تھا۔ مجھے یہ احساس ہو چلا تھا کہ ے

ایک جھونکے میں ادھر سے ادھر چار دن کی بہار ہے دنیا
زندگی نام ہے اِس کا مگر موت کا انتظار ہے دنیا
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں گناہوں سے توبہ کر کے جنت میں لے
جانے والے اعمال میں لگ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے
دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنا شروع کر دیا، تادمِ تحریر ایک حلقہ
مُشاوَرَت کی ذمہ دار کی حیثیت سے سُنّتوں کی خدمت کی سعادت
حاصل کر رہی ہوں۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا کرم مجھ پر حبیبِ کبریا ہو
مری بد عادتیں ساری چھٹیں گی اگر لطف آپ کا یا مصطفیٰ ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا %99 کام انفرادی کوشش سے ہے
اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش کی کیسی بَرکتیں نصیب
ہوئیں! بربادیِ آخرت کے سنگلاخ راستے پر گامزن اسلامی بہن

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جَنّت میں لے جانے والی شاہراہ چلنے کی توفیق مل گئی۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے مدنی کام میں انفرادی کوشش کو بڑا عمل دَخل ہے حتیٰ کہ ہمارے پیٹھے پیٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیز سب کے سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نیکی کی دعوت کے کام میں انفرادی کوشش فرمائی ہے۔ ”بے شک دعوتِ اسلامی کا تقریباً 99% (نانوے فیصد) مدنی کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔“ اجتماعی کوشش کے مقابلے میں انفرادی کوشش بے حد آسان ہے کیونکہ اجتماع میں بہت ساری اسلامی بہنوں کے سامنے ”بیان“ کرنے کی صلاحیت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ انفرادی کوشش ہر وہ اسلامی بہن بھی کر سکتی ہے جسے بیان کرنا گُجا بولنا بھی نہ آتا ہو۔ ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقہ کار کے مطابق اسلامی بہنوں (خواہ ان کا تعلق زندگی کے کسی بھی شعبے سے ہو) کو بے دھڑک نیکی کی دعوت پیش کرے۔ کیا عجب کہ آپ کے چند کلمات کسی کی دنیا و آخرت سنوارنے اور آپ کے لئے کثیر ثواب جاریہ پانے کا ذریعہ بن جائیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

انفرادی کوشش کرتی رہیں

ٹکیوں سے جھولیاں بھرتی رہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خطرناک زہریلا سانپ

سوال: بیوی کے گھر سے باہر نکلنے پر شوہر کے بُرا منانے کے تعلق سے صحابہ

کرام علیہم الرضوان کا کوئی واقعہ بتا دیجئے۔

جواب: ایک غیر متند صحابی کی حکایت سنئے اور عبرت سے سر دھنئے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان

صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے

گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ اُن کی دُلہن گھر کے دروازے پر کھڑی

ہے، مارے جلال کے نیزہ تان کر اپنی دُلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر

پیچھے ہٹ گئی اور رو کر پکاری: میرے سر تاج! مجھے مت ماریئے، میں

بے قصور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہر

نکا لایا ہے! چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے، کیا دیکھتے

ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ گنڈلی مارے پھونے پر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرگے (میں ہلاک) پرؤڑو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بیٹھا ہے۔ بے قرار ہو کر سانپ پر وار کر کے اس کو نیزے میں پڑو لیا۔

سانپ نے تڑپ کر اُن کو ڈس لیا۔ زخمی سانپ تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ

غیرت مند صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سانپ کے زہر کے اثر سے جامِ شہادت

نوش کر گئے۔ (صحیح مسلم ص ۲۲۸ حدیث ۲۳۶) اَللّٰہُمَّ عَزَّوَجَلَّ کی اُن

پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کیا پردہ ترقی میں رکاوٹ ہے؟

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں، کُفّارِ بُہت آگے نکل چکے ہیں، پردے پر سختی مسلمانوں

کی ترقی میں رکاوٹ ہے!

جواب: مسلمانوں کی ترقی میں پردہ نہیں درحقیقت بے پردگی رکاوٹ بنی

ہوئی ہے! جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شرم و حیا اور پردے کا دور

دور رہا تب تک وہ فتوحات پر فتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ

دنیا کے بے شمار ممالک پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا۔ پردہ نشین ماؤں

نے بڑے بڑے بہادر جرنیل و سپہ سالار، عظیم حکمران، علمائے

رَبَّانِیِّیْنَ (رَبَّانِیِّیْنَ) اور اولیائے کاملین کو ختم دیا، تمام اُمَمَات

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ نبیوں میں سے بہتر ہے۔

اَلْمُؤْمِنِينَ وَجَمَلُهُ صَحَابِيَّاتُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بَاطِرِدَةٍ تَحِيَّاتِ حَسَنِينَ كَرِيْمِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كِي وَالِدَةٍ مَاجِدَةٍ خَاتُونِ بَحْتِ سَيِّدَةٍ فَاطِمَةٍ زَهْرَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَاطِرِدَةٍ تَحِيَّاتِ سِرْكَارِ بَغْدَادِ حُصُورِ غَوْثِ اعْظَمَ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْرَمِ كِي وَالِدَةٍ مُحْتَرَمَةٍ سَيِّدَتِنَا اُمِّ الْخَيْرِ فَاطِمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهَا بَاطِرِدَةٍ تَحِيَّاتِ الْغَرَضِ جَبْ تَكِ بِرِدَةٍ قَائِمَتَا اور عَقَّتْ مَآبِ خَوَاتِينَ چادر اور چادر دیواری کے اندر تھیں، مسلمان خوب ترقی کی مَنَازِل طے کرتا رہا اور کافروں پر غلبہ رہا۔ جب سے گُفَارِ مَکَّار کے زیرِ اثر آ کر مسلمانوں نے بے پردگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مُسَلَّس تَنْزِيل کے گہرے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں، کل تک جو گُفَّارِ بَدَانْجَامِ مسلمان کے نام سے لرزہ برآندام تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردگیوں اور بد عملیوں کے باعث غلبہ آچکے ہیں، اسلامی ممالک پر باقاعدہ جارحانہ حملے ہو رہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جا رہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ ہوش کے ناخن نہیں لیتا۔ آہ! آج کا نادان مسلمان V.C.R., T.V. اور INTER NET پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہودہ فلمی گیت گنگنا کر، شادیوں میں ناچ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُورِ دِیَہِ پاک نہ پڑے۔

رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نقالی میں داڑھی مُنڈا کر،
کفار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے
بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر مخلوط
تفریح گاہ میں لے جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطر کفار
کے ممالک میں کافروں کے سپرد کروا کر نہ جانے کس قسم کی
ترقی کا مُتلاشی ہے!

وہ قوم جو کل تک کھیلاتی تھی شمشیروں کے ساتھ

سینما دیکھتی ہے آج وہ ہمشیروں کے ساتھ

حقیقت میں کامیاب کون؟

افسوس صدر کُرُور افسوس! آج کثیر مسلمان جھوٹ، غیبت، تہمت،
خیانت، زنا، شراب، جُؤا، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے وغیرہ
سننے کے گناہ بے باکانہ کئے جا رہے ہیں، اکثر مسلمان عورتوں نے
مردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حیا کی چادر اُتار
پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم غریاں غراؤں، مردانہ
وَضَع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُروِ پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے کنا جُمعاف ہوں گے۔

تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ خدا کی قسم! موجودہ رُوش میں نہ ترقی ہے نہ کامیابی۔

ترقی اور کامیابی صرف و صرف اللہ و رسول عزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اس مختصر ترین زندگی کو سنتوں کے مطابق گزار کر ایمان سلامت لئے قَبْر میں جانے اور جہنم کے ہولناک

عذاب سے بچ کر جَنَّتِ الْفِر دوس پانے میں ہے۔ چنانچہ پارہ 4 سورہ ال عمران کی آیت نمبر 185 میں ارشادِ خدائے رحمن عزوجل ہے:

فَمَنْ ذُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ
الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط

ترجمہ کنز الایمان: جو آگ سے بچا کر جَنَّت میں داخل کیا گیا

(پ ۴ ال عمران ۱۸۵) وہ مُراد کو پہنچا۔

جہنم میں عورتوں کی کثرت

آہ! آہ! آہ! عورتوں میں بے پردگی اور گناہوں کی کثرت ہونا انتہائی تشویشناک ہے، خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ صحیح مسلم میں ہے: **هُوَ رَجِيٌّ** کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: میں نے جہنم میں ملاحظہ فرمایا کہ عورتیں جہنم میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور و شریف پہ ہوا اندم پر رحمت بھیجے گا۔

زیادہ ہیں۔

(صحیح مسلم ص ۲۲۸ حدیث ۴۷۳۷)

یہ شرحِ آیہ عصمت ہے جو ہے پیش نہ کم دل و نظر کی تباہی ہے قُربِ نا حُرُم
حیا ہے آنکھ میں باقی نہ دل میں خوفِ خدا بہت دنوں سے نظامِ حیات ہے رُہم
یہ سیرِ گاہیں کہ مُشکل ہیں شرم و غیرت کے یہ معصیت کے مناظر ہیں زینتِ عالم
یہ نیم باز سائِرق یہ دیدہ زیبِ نقاب جھلک رہا ہے جھلا جھل قیصِ کاریشم
نہ دیکھ رَشک سے تہذیب کی کُمائش کو کہ سارے پھول یہ کاغذ کے ہیں خدا کی قسم
وہی ہے راہِ ترے عزم و شوق کی منزل جہاں ہیں عائشہ و فاطمہ کے نقشِ قدم

تری حیات ہے کردارِ رابعہ بصری

ترے فسانے کا موضوعِ عصمتِ مریم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے غیرتی کی انتہا

کافروں کی اُلٹی ترقی کی ریس کرتے ہوئے بے پردگی اور بے

حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو فرمائیں۔ یورپ، امریکہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اور ان سے متاثر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گاہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور اُس سے مس نہیں ہوتے بلکہ وہ ڈیوٹ فخر سے اتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن ایبل عورتوں کے ”منہ کالے“ ہونے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر حمل ٹھہر گیا تو وہ کہاں سر چھپائے گی؟ حمل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان بھی کھو سکتی ہے۔ چلئے مانا کہ یورپ کے ترقی یافتہ ممالک میں ایسے اسپتال موجود ہیں جو اسقاطِ حمل (یعنی حمل گرانے) کی ”خدمت“ انجام دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شدہ ماؤں کو ”پناہ“ مل جاتی ہے لیکن کیا معاشرے میں انھیں کوئی قابلِ احترام مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! مانا کہ رُساوا ہو کر ان دونوں (یعنی غیر شادی شدہ جوڑے) نے اپنے کیے کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچہ جو اس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ بچ بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس کے ہوس کا رباپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بدکار ماں بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اُسے کچرا کونڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی!

ستر ہزار حرامی بچے

دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کے سپاہی اپنے دوست ملک برطانیہ کی مدد کے لئے ”تشریف“ لائے تھے۔ وہ چند سال برطانیہ میں ٹھہرے اور جب گئے تو سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ستر ہزار حرامی بچے چھوڑ کر گئے! یورپ کے بعض ملکوں میں حرامی بچوں کی شرحِ پیدائش ساٹھ فی صد سے بھی متجاوز ہو گئی ہے اور کنواری ماؤں کی تعداد میں ہوشمر با اضافہ ہو رہا ہے۔ طلاؤں کی کثرت ہے، گھروں میں سکون کی دولت نہیں ملتی، میاں بیوی میں اعتماد مفقود (یعنی غائب) ہے زوجہ اور خاوند میں سچی مَحَبَّت کا فقدان ہے۔ برداشت اور ایثار کا جذبہ ختم ہو چکا ہے، کوئی بات کسی کی مرضی کے خلاف ہو گئی جھٹ طلاق حاصل کر لی۔ غور فرمائیے! میاں بیوی کی ذہنی ہم آہنگی جو کہ معاشرہ کی خِشْتِ اوّل (یعنی پہلی اینٹ) ہے اور مُحکَمِ اَساس (یعنی مضبوط بنیاد) بھی یہی ہے کہ جس پر معاشرے کا محلِ تعمیر کیا جاسکتا ہے، اگر یہ بنیاد ہی کمزور ہوگی تو صحت مند معاشرہ کیسے تعمیر ہوگا؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان میں ہمارا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا نقصان ہے۔ یہ دین ابد تک کے لئے ہے اس لئے کوئی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہو جائیں یا ان پر مُرتب ہونے والے نقصانات ختم ہو جائیں۔

اٹھا کر پھینک دے اللہ کے بندے

نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟

سوال: بعض آزاد منٹش مرد و عورت کہتے ہیں کہ علمائے کرام عورتوں کو چادر

دیواری میں دھکا دینا چاہتے ہیں!

جواب: اس میں علمائے کرام کا اپنا کوئی ذاتی مفاد نہیں۔ یہ دنیا کے کسی عالم

دین کا نہیں، ربُّ الْعَالَمِینِ جَلَّ جَلَالُہُ کا ارشاد حقیقت بُنیا دے:

وَقَرْنِیْ فِیْ بُیُوتِکُمْ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُولٰی

گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ

(پ ۲۲ الاحزاب ۳۳) رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دہڑ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدرجہت ہو گیا۔

دیکھا آپ نے! عورت کیلئے چادر اور چار دیواری کا حکم کسی عام شخص کا نہیں، ہم سب کے پالنے والے ربِّ مصطفیٰ ع. و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورت کی ملازمت کے بارے میں سوال جواب

سوال: کیا عورت ملازمت کر سکتی ہے؟

جواب: پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”یہاں پانچ شرطیں ہیں ﴿1﴾

کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی

حصہ چمکے ﴿2﴾ کپڑے تنگ و چُست نہ ہوں جو بدن کی ہیئات (یعنی

سینے کا ابھرا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہر کریں ﴿3﴾ بالوں یا گلے یا

پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو ﴿4﴾ کبھی نامحرم

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو ﴿5﴾ اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مَظَنَّةٌ فِتْنہ (فتنہ کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (ملا زمت وغیرہ) حرام۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۸) جہالت و بے باکی کا دور ہے مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے، آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد و عورت معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردگی، بے تکلفی اور بدننگا ہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے لہذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری کے بجائے کوئی گھریلو کسب اختیار کرے۔

گھر میں کام والی رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: گھر میں ”کام والی“ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ تو سکتے ہیں مگر ابھی جو 5 شرائط بیان ہوئیں اُن کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

اگر بے پردگی کرنے والی ہوئی تو گھر کے مردوں کا بدننگا ہیوں اور جہنم میں لے جانے والی حرکتوں سے بچنا سخت دشوار ہوگا۔ بلکہ معاذ اللہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

عَزَّوَجَلَّ گھر کی پردہ نشین خواتین کے اخلاق بھی تباہ کر دیگی۔ غیر عورت کے ساتھ مرد کی خفیف یعنی معمولی سی تنہائی بھی حرام ہے اور گھر میں رہنے والے مرد کا آج کل اس سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ لہذا گھر میں کام والی نہ رکھنے ہی میں عاقبت ہے۔

ایئر ہوٹس کی نوکری کرنا کیسا؟

سوال: کیا ایئر ہوٹس کی نوکری جائز ہے؟

جواب: فی زمانہ ایئر ہوٹس کی نوکری حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں بے پردگی شرط ہوتی ہے۔ نیز اُس کو بغیر شوہر یا محرم کے غیر مردوں کے ساتھ سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔

مرد کا ایئر ہوٹس سے خدمت لینا کیسا؟

سوال: ہوائی جہاز کا مرد مسافر ایئر ہوٹس کی خدمات لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہر باحیا اور غیر متند مسلمان اس سوال کا جواب اپنے ضمیر سے لے سکتا ہے۔ ظاہر ہے ایک بے پردہ عورت جس کی تربیت میں غیر مردوں کے ساتھ بھی لُوچدار اور مُلا تَم انداز میں گفتگو کرنا شامل ہو اُس سے بلا حاجتِ شدیدہ پانی، کولڈ ڈرنک، چائے اور کافی یا کھانا وغیرہ طلب

نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کرنا خطرات میں ڈال سکتا ہے ہاں خود آ کر کھانا وغیرہ رکھ دے تو کھا لے۔ یا خود آ کر کچھ پوچھے تو نظریں ایک دم نیچی کئے یا آنکھیں بند کر کے ایک دو الفاظ میں جواب دیکر جان چھڑا لے۔ ہرگز اُس سے سوال جواب نہ کرے نیز اُس سے کچھ منگوائے بھی نہیں ورنہ وہ دینے کیلئے آئے گی جس کے سبب مزید بات چیت کرنے یا نگاہ پڑنے کے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ایسے موقع پر جب نفس طرح طرح کے حیلے سکھا کر بے پردہ عورت کو دیکھنے اور اس سے بات چیت کرنے کی ترغیب دے تو اس روایت کو یاد کر لینا بہت مفید ہے چنانچہ منقول ہے:

”جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“

(ہدایہ ج ۲ ص ۳۶۸)

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا؟

سوال: کیا اسلامی بہن کا بغیر محرم کے سفر کرنا گناہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بغیر شوہر یا محرم کے عورت کا تین دن کی مسافت پر واقع کسی

جگہ جانا حرام ہے یہی ظاہرِ الرِواۃ ہے یہاں تک کہ اگر عورت کے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے زُروِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر زُروِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پاس سفر حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اطمینان محرم ساتھ نہیں
تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی اگر گئی تو گناہ گار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا
ہو جائے گا۔ البتہ فقہائے متاخرین (م۔ت۔ا۔خ۔خرین) نے ایک دن
کی مسافت پر عورت کے بے محرم جانے کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

(ماخوذ از ردُّالمحتار ج ۳ ص ۵۳۳ وغیرہ)

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، جلد اول صفحہ 752 پر ہے
کہ عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ
ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معتوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں
کر سکتی، ہمارا ہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج
۱ ص ۱۲۲، فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۱۵۷) محرم کے لیے ضرور ہے کہ
سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

سوال: تین دن کی مسافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: بڑی یعنی خشکی میں سفر پر تین دن کی مسافت سے مراد ساڑھے ستاون
میل کا فاصلہ ہے (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۲۷۰) کلومیٹر کے حساب
سے یہ مقدار تقریباً 92 کلومیٹر بنتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سوال: مندرجہ بالا جواب میں جو ”ظاہر الرّوایہ“ کی اصطلاح بیان کی گئی ہے اس کی وضاحت کر دیجئے۔

جواب: فقہ حنفی میں ظاہر الرّوایہ ان مسائل کو کہا جاتا ہے جو حضرت سیدنا امام مُحَمَّد بن حَسَن شَیْبَانِی قُدَس سرُّہ الرّبّانی کی چھ کتابوں (1) جَامِع صَغِير (2) جَامِع کَبِير (3) سِير کَبِير (4) سِير صَغِير (5) زیادات (6) مَبْسُوط میں مذکور ہوں۔

سوال: بہارِ شریعت کے جزئیہ میں یہ جو ”مَعْنُو“ بیان کیا گیا ہے یہ کون ہوتا ہے؟

جواب: جو شخص کم سمجھ ہو، تدبیر ٹھیک نہ ہو، کبھی عاقلوں کی سی باتیں کرے، کبھی مدھوشوں کی سی اگر جنون کی حد تک نہ پہنچا ہو، لوگوں کو بے سبب مارتا گالیاں دیتا نہ ہو، وہ ”مَعْنُو“ کہلاتا ہے۔ شرعاً اس کا حکم سمجھ وال (سمجھ دار) بچے کی مثل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۶۳۶)

عورت کا ہوائی جہاز میں تنہا سفر کرنا کیسا؟

سوال: اگر کسی دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں عورت کا محرم یا شوہر ہے اور وہ اسے بلارہا ہے تو کیا عورت، بس، کار، ریل گاڑی، کشتی یا ہوائی جہاز

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑ لکھتا اور ایک قیڑا حد پہاڑ جتنا ہے۔

وغیرہ ذرائع سے بھی تنہا نہیں جاسکتی؟

جواب: نہیں جاسکتی۔

سوال: تو کیا یہ شوہر کی نافرمانی نہیں کہلائے گی؟

جواب: جی نہیں۔ امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیؑ

الْمُرْتَضَى شِیرِ خدَا كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم سے روایت ہے،

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرائِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر

پسینہ، باعثِ فُزُولِ سِکینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ

ہے: ”لَا طَاعَةَ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی

الْمَعْرُوفِ۔“ یعنی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (صَحِیح مُسْلِم ص ۱۰۲۳ حدیث

۱۸۴۰) اس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمودہ لفظ ”معروف“ کی

تعریف بیان کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیرِ حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی

احمد یار خان علیہ رحمۃ اللّٰہان فرماتے ہیں: ”معروف“ وہ کام ہے جسے

شریعت مَنع نہ کرے، ”مَعْصِیَت“ وہ کام ہے جسے شریعت مَنع

فرمائے۔

(مرآۃ المناجیح ج ۵ ص ۳۴۰)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں کلمہ پروردگار پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

عورت کا بغرض علاج گلی میں ٹھہلنا کیسا؟

سوال: طبیب نے روزانہ مخصوص وقت کیلئے پیدل چلنے کی تاکید کی ہو اور گھر میں ایسا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: پردے کی تمام ترقیوں کے ساتھ باہر پیدل چلنے میں حرج نہیں جبکہ کوئی اور مانع شرعی موجود نہ ہو۔

ہم اب صرف مدنی چینل دیکھتے ہیں

اسلامی بہنو! سستوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑکتیں اور سعادتیں ہی سعادتیں پائیں گی۔ معاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے گھرانے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کی بڑکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ راہِ راست پر آچکے ہیں، چنانچہ شہداد پور (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 45 سال) کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے گھر میں نمازوں کی ادائیگی کی کوئی ترکیب نہیں تھی، کیبل کے ذریعے T.V. پر خوب فلمیں اور ڈرامے دیکھے جاتے۔ علمِ دین سے محرومی اور نیک صحبت سے دُوری کی بنا پر آوے کا آواہی بگڑا ہوا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ اپریل 2009ء میں ہمارے علاقے کے اندر دعوتِ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی نثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اسلامی کی اسلامی بہنوں کا مَدَنی قافلہ تشریف لایا۔ ”علا قاتی دورہ
برائے نیکی کی دعوت“ کے دوران مَدَنی قافلے کی اسلامی بہنیں
ہمارے گھر بھی آئیں۔ ان کی دعوت پر میں مَدَنی قافلے کی جائے
قیام پر ہونے والے بیان میں شریک ہوئی۔ اس بیان نے میرے
دل کی دُنیا بدل ڈالی، میں دریائے غم میں ڈوب گئی کہ افسوس! میری
ساری عمر گناہوں میں گزر گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں
کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے توبہ کی سعادت ملی، نہ صرف
میں نے بلکہ میری بیٹیوں نے بھی پانچوں وقت کی نماز پڑھنا
شروع کر دی اور اب ہمارے گھر کوئی اور نہیں صرف دعوتِ اسلامی کا
مَدَنی چینل دیکھا جاتا ہے۔

دل کی کالک دھلے سکھ سے جینا ملے آؤ آؤ چلیں قافلے میں چلو
چھوٹیں بد عادتیں سب نمازی بنیں پاؤ گے رحمتیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز برائیوں سے بچاتی ہے

اسلامی بہنو! دیکھی آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرَکت! رَبُّ
الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے دور رہنے والے گھرانے میں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ نمازوں کی بہار آگئی! ہر مسلمان کو نماز پڑھنی چاہئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی بَرَکت سے برائیاں بھی چھوٹ جائیں گی چنانچہ اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ پارہ 21 سورۃ العنکبوت آیت نمبر 45 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ط
ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

اتباع نبوی میں خشک ٹھنی ہلائی

نماز کی فضیلت کے کیا کہنے! چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 76 پر ہے: حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس درخت کی ایک خشک ٹھنی کو پکڑا اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے ابو عثمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پوچھا کہ آپ نے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دُرود پڑھو تمہارا رُو دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا: ایک مرتبہ میں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک دَرخت کے نیچے کھڑا تھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسی طرح کیا اور اس دَرخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے یہ عمل کیوں کیا؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: بیشک جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الثَّهَارِ
وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ
ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

(پ ۱۲ ہود ۱۱۴)

(مسند احمد ج ۹ ص ۷۸ حدیث ۷۳۷۶۸)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کیا عورت ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے؟

سوال: عورت کیا مرد ڈاکٹر کو نبض دیکھا سکتی ہے؟

جواب: اگر لیڈی ڈاکٹر سے علاج ممکن نہ رہے تو اب مرد ڈاکٹر سے رُجوع

کرنے کی اجازت ہے۔ ضرورتاً وہ مرد ڈاکٹر مریضہ کو دیکھ بھی سکتا ہے

اور مرض کی جگہ کو چُھو بھی سکتا ہے، مگر مرد ڈاکٹر کے سامنے عورت صرف

ضرورت کا حصہ، جسم کھولے۔ ڈاکٹر بھی اگر غیر ضروری حصے پر

قصداً نظر کرے گا یا چُھوئے گا تو گنہگار ہوگا۔ انجکشن وغیرہ عورت

کے ذریعے لگوائے کہ یہاں عموماً مرد کی حاجت نہیں ہوتی۔

عورت کا مرد سے انجکشن لگوانا

سوال: اگر نرس نہ ہو اور انجکشن لگوانا ضروری ہو تو عورت کیا کرے؟

جواب: صحیح مجبوری کی صورت میں غیر مرد سے لگوالے۔

مرد کا نرس سے انجکشن لگوانا

سوال: کیا مرد نرس سے انجکشن لگوا سکتا ہے؟

جواب: نہ انجکشن لگوا سکتا ہے، نہ پیٹی بندھوا سکتا ہے، نہ بلڈ پریشر چُھو سکتا ہے،

نہ ٹیسٹ کروانے کیلئے خون نکلا سکتا ہے۔ الغرض بلا اجازت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

شرعی مرد و عورت کو ایک دوسرے کا بدن چھونا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

سر میں لوہے کی کیل

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ”تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کیل کا ٹھونک دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔“

(المُعْجَمُ الْكَبِيرُ ۲۰ ص ۲۱۱ حدیث ۴۸۶)

نرس کی نوکری کرنا کیسا؟

سوال: تو کیا عورت نرس کی نوکری بھی نہیں کر سکتی؟

جواب: اسی کتاب کے صفحہ 160 پر عورت کی ملازمت کی جو پانچ شرائط

بیان کی گئیں اگر ان کی رعایت ہوتی ہو تو ”نرس“ کی نوکری جائز ہے۔ فی زمانہ نرس کیلئے ان قیودات کا نبھانا بے حد دشوار نظر آتا ہے۔

شرعی تقاضوں کا لحاظ کئے بغیر نرس کی ملازمت اختیار کرنا گنہگار ہونا اور اپنے اوپر بے شمار فتنوں کا دروازہ کھولنا ہے۔

زخمیوں کی خدمات اور صحابیات

سوال: کیا جہاد میں صحابیات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھنَّ اَجْمَعِیْن کی زخمیوں کی

صفیہ جویریہ میمونہ اسیمہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرگے (میں اسلام) پر ڈرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

خدمات ثابت نہیں؟ اگر ثابث ہیں تو نرسوں کو مریضوں کی خدمتوں کی آزادی کیوں نہیں دی جا رہی؟

جواب: رَضَوْنَا اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ کا مقصد حصولِ رحمت اور

نرسوں کا مقصود تحصیلِ دولت، وہاں پردہ نہایت سخت، یہاں عام طور پر بے پردگی شرط۔ پھر جہاد اور اسپتال (اسن - پ - تال) میں زمین و آسمان کا فرق بھی ہے۔ اگر آج بھی جہاد فرض عین ہو جائے تو بالغ مردوں کو والدین اور شوہر والیوں کو شوہر روکیں تب بھی جہاد میں جانا ضروری ہو جائے گا جبکہ اسپتال میں یہ صورت نہیں۔ پھر بھی تمام شرعی تقاضے پورے ہو سکتے ہوں تو نرس بننے کیلئے اجازت کی صورت آگے بیان کر دی گئی ہے۔

نرس کی نوکری کے جواز کی ایک صورت

سوال: نرس کی نوکری کے جواز کی آیا کوئی صورت بھی ہے یا نہیں؟

جواب: بالفرض کوئی ایسا اسپتال ہو جہاں بالکل بے پردگی نہ ہوتی ہو، غیر مرد کو چھونے، انجکشن لگانے، پٹی وغیرہ باندھنے کی بھی نوبت نہ آتی ہو، اس کے علاوہ بھی اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو وہاں نرس کی نوکری جائز ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ تجوں ترین شخص ہے۔

ابو کوبیرون ملک نوکری مل گئی

اسلامی بہنو! الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی برکت سے ہر طرف سنتوں کی دھوم دھام ہے۔ آئیے دعوتِ اسلامی کی ایک ایمان افروز ”بہار“ سے اپنے قلب و جگر کو گل گلزار کیجئے۔ چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ کچھ عرصے پہلے ہم اپنے ابو جان کی بے روزگاری کی وجہ سے کافی آزمائش میں مبتلا تھے۔ گھر کے کثیر اخراجات پورے کرنے کی خاطر ابو جان ایک مدت سے بیرون ملک نوکری کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے مگر بات بنتی نظر نہ آتی تھی۔ ایک دن کسی اسلامی بہن نے امی جان کو بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے والیوں کی دعاؤں کی قبولیت کے کئی واقعات ہیں، لہذا آپ بھی اجتماع میں شریک ہو کر اپنے مسئلے کیلئے دعا کیجئے۔ اس پر امی جان نے اجتماع میں حاضری دی اور وہاں پر ہمارے ابو جان کی نوکری کے لئے بھی دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں شرکت کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں بیرون

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہوس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑے۔

ملک ابو جان کی نوکری کی ترکیب بن گئی۔ اب تو تمام گھر والوں کے دلوں میں دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت گھر کر گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کا صدقہ ہے کہ آج ہمارے گھر میں مَدَنی ماحول ہے اور میں بھی دعوتِ اسلامی کی ایک ادنیٰ مِلّٰت کی حیثیت سے مَدَنی کام کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

غیبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو، لطفِ حق دیکھ لیں اجتماعات میں چل کے خود دیکھ لیں، رزق کے درکھلیں، برکتیں بھی ملیں اجتماعات میں صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! سنتوں بھرے اجتماعوں میں دونوں جہانوں کی برکتوں کی بارشوں کے بھی کیا کہنے! مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاشقوں کے قُرب میں مانگی جانے والی دعائیں کیوں رنگ نہ لائیں۔ اچھی صحبت پھر اچھی صحبت ہوتی ہے۔ اچھوں کی نزیکی مرحبا صد کر وڑ مرحبا! اس ضمن میں اچھے پڑوسیوں کے مُتَعَلِّق ایک ایمان افروز روایت پڑھئے اور ایمان تازہ کیجئے:

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا دور فرما دیتا ہے۔“

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰)

مخلوط تعلیم کا شرعی حکم

سوال: مخلوط تعلیم (CO-EDUCATION) کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: بالغان کی مخلوط تعلیم کا مُرُوجہ سلسلہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

عورت اور کالج

سوال: فی زمانہ عورت کو اسکول کالج کی تعلیم میں کن کن خطرات کا سامنا ہے؟

جواب: عورت جب سے اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں پہنچی ہے، فتنوں کا وہ

دروازہ کھلا ہے کہ الْأَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ اوّل تو تعلیمی اداروں کی

وردی بے پردگی والی اور اگر کہیں بُرَقِع وغیرہ ہے بھی تو وہ جاذبِ نظر

ہونے کے سبب نامناسب۔ پھر جوان عورت کا آزادی کے ساتھ گھر

کے باہر آنا جانا ہزار فتنے کھڑے کرتا ہے، کالج کی وہ طالبات جو وہاں

کے لڑکوں سے بے تکلف ہو جاتی ہیں ان میں سے شاید ہی کسی کی ”آبرو“

سلامت رہتی ہو! ان کے عشق و فسق کے قصے روز ہی اخبارات میں

فرمان مصطفیٰ: (سَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

چھپتے ہیں، مرضی کی شادی میں اگر ماں باپ رکاوٹ بنتے ہیں تو جذبات میں آکر کئی لڑکے اور لڑکیاں خود گمشادی کی راہ لیتے ہیں۔ لڑکی پڑھ لکھ کر اگر دفتری نوکری اختیار کرے تو پھر اُس میں گناہوں کے سلسلے کا مزید اندیشہ ہے، دفاتر میں بے پردگی اور غیر مردوں کے ساتھ بے تکلفی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہوتا ہے۔ ہر غیرت مند مسلمان اس کے دنیوی اور اُخروی (اُخ۔ رَوی) نقصانات کو سمجھ سکتا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے بھی کیا خوب کان مروڑے ہیں۔

تعلیم و خیراں سے یہ اُمید ہے ضرور

ناچے دلہن خوشی سے خود اپنی برات میں

پردہ نشین لڑکی کی شادی نہیں ہوتی

سوال: گھر والے پردہ کرنے سے یہ کہہ کر روکتے ہیں کہ کالج کی تعلیم سے بے

بہرہ، فیشن پرستی سے دور، سادہ اور شرعی پردہ کرنے والی لڑکی کا رشتہ

نہیں ہوتا! کیا یہ درست سوچ ہے؟

جواب: یہ سوچ غلط ہے، لوح محفوظ پر جہاں جوڑا لکھا ہوا ہے ہر حال میں اُس

جگہ شادی ہو کر رہے گی اور اگر نہیں لکھا تو لاکھ پڑھی لکھی اور فیشن کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پُٹلی ہو دنیا کی کوئی طاقت شادی نہیں کروا سکتی، اور اگر مقدّر میں تاخیر ہے تو تاخیر ہی سے شادی ہوگی۔ روزانہ نہ جانے کتنی ہی پڑھی لکھی فیشن کی مٹوالیاں اور کنواریاں حادثوں یا بیماریوں کے ذریعے موت کے گھاٹ اُتر جاتیں اور کئی جوان لڑکیاں ساحلِ سُمندر پر تیراکی کے شوق میں ڈوب مرتی ہیں۔ یا بے پردگی اور فیشن پرستی کے باعث ”عشقِ مجازی“ کے چکر میں خود کو پھنسا کر اور پھر مرضی کی شادی کی راہیں سُنڈُود (یعنی بند) پا کر خود کشی کی راہ لیتی ہیں! ہرگز یہ باطل سوچ نہیں رکھنی چاہئے کہ بے پردگی اور فیشن پرستی وغیرہ گناہوں کے ذرائع استعمال کریں گے جیسا کام ہوگا۔ میری بات کو اس عبرت آموز حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں،

حُکام کی مُلازمت

حضرت سپدِ نا امامِ سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نوکری حُکام سے منع فرمایا کیوں کہ حُکام کا دَرباری بننے میں ظلم و گناہ سے بچنا دشوار ہوتا ہے۔ یہ سن کر اُس نے کہا: بال بچوں کو کیا کروں! فرمایا:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دہڑ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ذرا سنیو! یہ شخص کہتا ہے کہ میں خدا عزوجل کی نافرمانی کروں جب تو (وہ) میرے اہل و عیال کو رزق پہنچائے گا (اور اگر) اطاعت کروں تو بے روزگار رہی چھوڑ دے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۲۸)

آزمائش میں نہ ڈریں

چاہے کتنی ہی سخت آزمائش آن پڑے اسلامی بہنوں کو چاہئے شرعی پردہ ترک نہ کریں، اَللّٰهُمَّ زَوِّجْ شَہِزَادِیْ کَوْثِنَ، بی بی فاطمہ اور ام المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صدقے آسانی فرما دے گا۔ پارہ 30 سورۃ الم نشرح میں ارشاد ہوتا ہے:

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝
ترجمہ کنز الایمان : تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ (پ ۳۰ الم نشرح ۶۵)

ناولیس پڑھنا کیسا؟

سوال : عورتیں آج کل ڈائجسٹ اور ناولیس وغیرہ پڑھتی ہیں ان کے بارے میں کچھ بتائیے۔

جواب : اخباری مضمونوں، ڈائجسٹوں اور ناولوں میں بارہا گفرتا دیکھے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جاتے ہیں۔ ان میں بدمذہبوں کے مضامین بھی ہوتے ہیں جنہیں پڑھنے سے دین و ایمان کی بربادی کا خطرہ رہتا ہے۔ شریعت کی رو سے بدمذہبوں کی مذہبی کتاب اور ان کا لکھا ہوا نام نہاد اسلامی مضمون پڑھنا مرد و عورت دونوں کیلئے حرام ہے، ہاں مُتَصَلِّبِ سُنّی عالمِ عہدِ الضّرورت (یعنی بوقتِ ضرورت) بقدرِ ضرورت دیکھ سکتا ہے۔ بہر حال عورت کا معاملہ بہت ہی نازک ہے۔ میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۃ یوسف کا ترجمہ (تفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مکررِ ناں (یعنی عورتوں کے دھوکہ دینے) کا ذکر فرمایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۴۵۵) مقامِ غور ہے، لڑکیوں کو قرآن مجید کی ایک سورت سورۃ یوسف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے سے اس لئے منع کر دیا گیا ہے۔ کہ کہیں یہ منقّی (یعنی اُلٹ) اثر نہ لے لیں۔ اب آپ ہی اندازہ لگالیجئے کہ انہیں بے ڈھنگی تصویروں اور حیا سوز فلمی اشتہاروں وغیرہ ہزاروں تباہ کاریوں سے بھرپور اخباروں، بازاری ماہناموں، ناولوں اور ڈائجسٹوں کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے! یاد رہے! ان جرائد کا مطالعہ مردوں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

کی آخرت کیلئے بھی کم تباہ کن نہیں۔

سوال: بچیوں کو کس سورت کی تعلیم دی جائے؟

جواب: بچیوں کو سورۃ النور کی تعلیم دی جائے اور اس سورت کا ترجمہ و تفسیر

پڑھایا جائے پچنانچہ حضورِ مَظْفُوض النور، فیضِ گنجو، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا فرمانِ نور علی نور ہے: اپنی عورتوں کو کتنا (پرانے زمانے میں کپڑا

گھروں میں بُنا جاتا تھا اسے کتنا کہتے ہیں اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ انہیں

سینا، پَر و نا وغیرہ خانگی اُمور سکھاؤ (سکھاؤ اور انہیں ”سورۃ النور“ کی تعلیم

دو۔) (المُسْتَدْرَک ج ۳ ص ۱۵۸ حدیث ۵۴۶ منقول ہے: حضرت سیدنا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۃ النور کو موسمِ حج میں منبر

پر تلاوت فرمایا اور اس کی ایسے نفیس پیرایے میں تشریح فرمائی کہ اگر

رُومی اسے سُن لیتے تو مسلمان ہو جاتے۔ (تفسیر مدارک ص ۷۹۳)

سورۃ نور اٹھارھویں پارے میں ہے، اس میں 9 رکوع اور

64 آیاتِ مبارکہ ہیں۔ لڑکیوں کو اس کی ضرور تعلیم دی جائے بلکہ تمام

ہی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اس کا ترجمہ و تفسیر پڑھنا چاہئے۔

سوال: سورۃ نور کی تفسیر کون سی پڑھیں؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ محمّد زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جواب: خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ یا نورُ الْعِرْفَانِ سے پڑھ لیجئے۔ مزید مُفَصَّل تفسیر پڑھنا چاہیں تو خلیلُ الْعُلَمَاءِ حضرت خلیلِ مِلّتِ مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی مآرہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ”سورۃ النور“ کی تفسیر ”چادر اور چادر دیواری“ کا مطالعہ فرمائیے۔ اس تفسیر کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں ترجمہ کنز الایمان شریف سے لیا گیا ہے۔

میں فیشن ایبل تھی

اسلامی بہنو! سنتوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ایک مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شمولیت کے جو اسباب بیان کئے وہ سننے سے تعلق رکھتے ہیں، چنانچہ ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبّ لبّاب ہے کہ میں نئے فیشن کے کپڑے پہنا کرتی اور بے پردہ ہی گھر سے نکل جایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ چند اسلامی بہنیں ہمارے گھر آئیں اور دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول کی برکتیں بتاتے ہوئے ہمارے گھر میں سنتوں بھرا اجتماع کرنے کی اجازت مانگی۔ ہم نے بخوشی اجازت دی، آخر اجتماع کا دن بھی آ گیا، میں خود بھی اس اجتماع میں شریک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہوئی، مجھے اسلامی بہنوں کی سادگی، حُسنِ اخلاق اور مَدَنی کام کرنے کا انداز بہت پسند آیا، بالخصوص رقت انگیز دُعا سے میں بہت مُتاثّر ہوئی، ایسی دُعا میں نے پہلی مرتبہ سنی تھی۔ یوں اس اجتماع کی بَرَکت سے مجھے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور میں مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئی۔ فیشن ترک کر کے میں نے بھی سادگی اپنائی اور اب ذیلی سطح کی ذمّے دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کر کے اپنی آخرت بنانے کے لئے کوشاں ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کا جاری کردہ ایک کیسٹ بیان روزانہ سننے کا بھی معمول ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اتنا پیار مَدَنی ماحول عطا کیا، اے کاش! ہر اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسکرا کر بات کرنا سنت ہے

اسلامی بہنو! مثل مشہور ہے کہ ”پیا سے کو کنویں پر جانا پڑتا ہے“ مگر اِس مَدَنی بہار میں یہ کمال موجود ہے کہ کنواں خود چل کر پیاسی کے گھر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا پھول گیا وہ جنت کا راستہ پھول گیا۔

آپہنچا! یعنی اسلامی بہنوں نے خود آکر اس ماڈرن اسلامی بہن کے گھر میں سنتوں بھرا اجتماع کیا جو کہ اس کی تقدیر سنور نے اور اُس پر مدنی رنگ چڑھنے کا سبب بن گیا! واقعی گھر جا جا کر، خوش خلقی کے ساتھ مسکرا کر مدنی پھول لٹا نا بہت سوں کی بگڑیاں بنا دیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسکرا کر گفتگو کرنا سنت ہے۔ اگر کوئی یوں ہی بطور عادت مسکرا کر بات کرے تو اسے ادائے سنت کا ثواب نہیں ملیگا، بات کرتے وقت دل میں یہ نیت کرنی ہوگی کہ میں ادائے سنت کیلئے مسکرا کر بات کروں گا (یا کروں گی)۔ کاش ہمیں ادائے سنت کی نیت سے مسکرا کر بات کرنے کی عادت نصیب ہو جائے۔ اس ضمن میں ایک مدنی پھول قبول فرمائیے چنانچہ حضرت سیدتنا اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات مسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا، ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔“

(مکارم الاخلاق للطبرانی رقم ۲۱)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑ لکھتا اور ایک قیڑا حد پہاڑ جتنا ہے۔

کیا آج کل پردہ ضروری نہیں؟

سوال: ”آج کل پردہ ضروری نہیں، ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنا انتہائی حماقت و جہالت اور نہایت ہی سخت بات ہے۔

اس قسم کے کلمات سے مطلقاً پردے کی فرضیت کے انکار کا اظہار ہوتا ہے اور سرے سے پردے کی فرضیت ہی کا انکار کفر ہے، البتہ اگر کوئی پردے کی فرضیت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نوعیت (یعنی مخصوص طرز) کا انکار کرتا ہے جس کا تعلق ضروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکم کفر نہیں۔

آپ تو گھر کے آدمی ہیں؟

سوال: اس طرح کہنا کیسا، کہ ”پیر سے کیا پردہ! پیر صاحب سے بھی بھلا کوئی پردہ

ہوتا ہے! یا نامحرم رشتہ داروں، پڑوسیوں یا گھر میں آنے جانے والے مخصوص لوگوں کے متعلق اس طرح کہہ دینا کہ، ”آپ تو گھر کے آدمی ہیں آپ سے کیا پردہ کرنا!“

جواب: یہ بھی سراسر حماقت و جہالت ہے اس طرح کی باتیں کہنے والے توبہ کریں۔

نامحرم پیر صاحب سے اور ہر اجنبی رشتہ دار، دوست دار اور اہل جواری

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(یعنی پڑوسیوں) سے پردہ ہے۔

مرد کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا

سوال: عورت اجنبی منہار (م۔ن۔ہار۔ یعنی چوڑیاں بیچنے والے) کے ہاتھوں میں

اپنا ہاتھ دیکر اس سے چوڑیاں پہن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنے والی عورت گنہگار اور جہنم کی سزاوار ہے۔ اگر شوہر و محارم

غیرت نہ کھائیں اور باؤ جو قدرت نہ روکیں تو وہ بھی ”دیوث“ اور

جہنم کے حقدار ہیں۔ اگر شوہر اپنی زوجہ کو اس حال میں دیکھ لے کہ کسی

غیر مرد نے اُس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے تو مرنے مارنے کیلئے تیار ہو جائے

مگر صد کروڑ افسوس! یہی بیوی جب چوڑیاں پہننے کیلئے غیر مرد کے

ہاتھوں میں ہاتھ دے دیتی ہے تو شوہر کا خون بالکل بھی جوش نہیں مارتا!

میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب منہار (م۔ن۔ہار) کے

ہاتھوں چوڑیاں پہننے کے بارے میں حکم شرعی دریافت کیا گیا تو

فرمایا: حرام حرام حرام ہے، ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے، اس کے

ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے روا

رکھتے ہیں وہ دیوث ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۷)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پردہ کرنے میں معاشرے سے ڈر لگتا ہے

سوال: لوگ کہتے ہیں: جوان بیٹی کو پردہ کرواتے ہوئے اس معاشرے سے ڈر لگتا ہے، رشتے دار طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں!

جواب: مسلمان کو معاشرے سے نہیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ قرآنِ پاک کے پہلے پارے سورۃ البقرہ کی چالیسویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِيَايَ فَاَرْهَبُوْنَ ﴿٢٠﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور خاص میرا ہی ڈر رکھو۔

جو کوئی حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ عز و جل اُس کی غیب سے مدد فرماتا اور لوگوں کے دلوں میں اُس کی ہیبت ڈال دیتا ہے۔

حکایت: ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کافروں نے گھیر لیا اور

تلواریں سونت کر شہید کرنے لپکے مگر سب کا تلوار والا ہاتھ شل (یعنی سُن) ہو گیا اور وار نہ کر سکے یہ دیکھ کر وہ بزرگ اشکبار ہو

گئے، کفار نے مُتَعَجَّب ہو کر کہا: یہ رونا کیسا! آپ کو تو خوش ہونا

چاہئے کہ جان بچ گئی۔ فرمایا: مجھے اس بات نے رُلا دیا کہ میں

شہادت کی سعادت سے محروم ہو گیا! اگر تم لوگ مجھے قتل کر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دیتے تو میری عید ہو جاتی کہ رَحْمَتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا حقدار بن جاتا۔ یہ ایمان افروز جواب سُن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارے گُفّارِ مسلمان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرنے والے ان بزرگِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے مفلوج بازوؤں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب کے ہاتھ دُرست فرمادیئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
نکل جائے دل سے مرے خوفِ دنیا تجھی سے ڈروں میں سدا یا الہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الہی
کیا گھر میں مِیت ہو جائے تب بھی پردہ ضروری ہے؟
سوال: اگر گھر میں مِیت ہو جائے اور تعزیت کیلئے لوگوں کی آمد و رفت ہو، کیا ایسی ایمر جنسی میں بھی پردے کا خیال رکھنا ضروری ہے؟
جواب: ایسے موقع پر تو اپنی موت زیادہ یاد آنی چاہیے۔ جب موت زیادہ یاد آئے تو گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی زیادہ بنتا ہے۔ چونکہ بے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

پردگی بھی گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اس لئے
ایسے موقع پر غیر تمند اور خوفِ خدا عزوجل رکھنے والیوں کا پردہ زیادہ سخت
ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حضرت سیدتنا اُمّ خلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے
چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں
حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اس وقت بھی آپ نے
منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے،
حیا نہیں کھوئی۔ (سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۹ حدیث ۲۴۸۸) (اللہ عزوجل

کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت

ہو۔ امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دیکھا آپ نے! بیٹا شہید ہو جانے کے باوجود سیدتنا اُمّ خلد رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے ”پردہ“ برقرار رکھا۔ حق بات یہ ہے کہ دل میں خوفِ خدا
عزوجل اور احکامِ شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ہو تو مشکل سے مشکل

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جو نفس کی حیلہ سازیوں میں آجائے اس کیلئے آسان سے آسان کام بھی مشکل ہو کر رہ جاتا ہے۔ یقیناً اللہ تَوَّاب عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر تھوڑی بہت تکلیف اٹھا کر پردے کی پابندی کر لی جائے تو یہ کوئی بہت زیادہ مشکل کام نہیں۔ ورنہ عذابِ جہنم کی تکلیف ہر گز سہی نہیں جائے گی۔ اگر کوئی حکمِ الہی عزوجل پر عمل کرنے کا عزمِ مُصَمَّم کر لے تو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے آسانی فرما کر دیتا ہے۔

بیٹی کے گلے کا درد دور ہو گیا

اسلامی بہنو! احکامِ شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاشقاؤں کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اگر سفر کی سچی نیت کر لی جائے اور کسی وجہ سے سفر نصیب نہ ہو تب بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہے۔ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کرنے والی ایک خوش نصیب کی ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے، چنانچہ بابُ الاسلام (سندھ) کی ایک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میری بیٹی گلے کے درد میں مبتلا تھی، کافی علاج کروایا مگر آرام نہیں آیا۔ میں نے اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی۔ میرا حسنِ ظن ہے کہ اس نیت کی برکت سے میری بیٹی کو صحت مل گئی۔ پھر میں نے اپنی نیت کے مطابق اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا۔

فضل کی بارشیں رحمتیں نعتیں گر تمہیں چاہئیں قافلے میں چلو
دور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر محرمہ سے تعزیت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: اگر کسی غیر محرمہ کا عزیز فوت ہو جائے تو غیر محرم تعزیت کرے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد

امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت کو اس کے محارم ہی

تعزیت کریں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۲۰۱ مکتبۃ المدینہ)

غیر محرم کی عیادت کرنا کیسا؟

سوال: کیا غیر محرم اور غیر محرمہ بیماری میں ایک دوسرے کی عیادت بھی نہ کریں؟

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (مہم اسلام) پرؤ رو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

جواب: جی نہیں۔ اس طرح ایک دوسرے کی طرف رغبت بڑھنے کا سخت

اندیشہ ہے جو کہ تباہ کن ہے۔

زچگی کے متعلق سوال و جواب

سوال: کیا مرد سے زچگی کروائی جاسکتی ہے؟

جواب: شوہر کے علاوہ کوئی بھی مرد زچگی نہ کروائے کیوں کہ اس کام میں سخت بے

پردگی ہوتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو گھر ہی پر مسلمان دائی (MIDWIFE) کی

خدمات حاصل کی جائیں۔ ورنہ ایسے اسپتال میں ترکیب بنائی جائے

جہاں صرف مسلمان خواتین ہی یہ خدمات انجام دیتی ہوں۔ اسپتال میں

نام کا اندراج کروانے سے پہلے معلومات کر لینی ضروری ہیں ورنہ اکثر مرد

ڈاکٹر اور بالخصوص گورنمنٹ کے اسپتالوں میں میڈیکل اسٹوڈینٹس بھی

وضع حمل (DELIVERY) کے کام میں حصہ لیتے ہیں۔ یاد رہے! کافرہ

عورت سے مسلمان عورت کا ایسا ہی پردہ ہے جیسا غیر مرد سے۔

کافرہ دائی سے زچگی کروانے کا مسئلہ

سوال: کفار کے اکثریتی ملک میں اکثر دائیاں کافرہ ہوتی ہیں، ایسی صورت

میں زچگی کے معاملات میں سخت حرج کا سامنا ہے۔ رہنمائی فرما کر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کچھ ترین شخص ہے۔

عند اللہ ماجو راور عند الناس مشکور ہوں۔

جواب: مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں کہ کافرہ عورت کے سامنے ستر

کھولے۔ اس سے اجتناب (بچنا) لازم ہے۔ جب تک مسلمان دائی

مل سکتی ہو اور وہ دُرست کام سرانجام دے سکتی ہو تو کافرہ سے ہرگز یہ

کام نہ کروایا جائے۔ ہاں اگر مجبوری ہو اور مسلمان دائی نہ مل سکے

جیسا کہ سوال میں ذکر ہے تو ایسی سخت مجبوری میں کافرہ دائی سے

زچگی کروانے میں مضائقہ نہیں۔

سوال: بھابھی کی زچگی کے موقع پر دیور یا جیٹھ دیکھنے، بچے کی مبارکباد دینے

جائے یا نہیں؟

جواب: بھابھی اور کسی بھی غیر محرم کو دیکھنے اور مبارکباد دینے کیلئے جانا سخت

فتنوں کا دروازہ کھولنا ہے۔

کیا دل کا پردہ کافی ہے؟

سوال: بعض بے پردہ عورتیں کہتی ہیں، ”فقط دل کا پردہ ہونا چاہئے“ اس کی کیا

حقیقت ہے؟

جواب: یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وارہ ہے اور اس قول بدتر از بول میں اُن قرانی

نرمجان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔

آیاتِ مبارکہ کے انکار کا پہلو ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مثلاً پارہ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا، ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اسی سورۃ کی آیت نمبر 59 میں ہے، ترجمہ کنز الایمان: اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں اِی۔ سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں ہے، ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں اِی۔ جو جسم کے پردے کا مُطلقاً انکار کرے اور کہے کہ ”صُرف دل کا پردہ ہونا چاہیے“ اُس کا ایمان جاتا رہا۔ مگر ایسا کہنے کے باوجود یہ عورت (مرتدہ ہو جانے کے باوجود) نکاح سے نہ نکلی، اور نہ اُسے روا (یعنی جائز) ہے کہ بعدِ اسلام کسی دوسرے سے نکاح کر لے، ہاں (چونکہ وہ اپنے ارتداد کے سبب اپنے شوہر پر حرام ہو چکی ہے لہذا) بعدِ (قبول) اسلام، سابقہ شوہر ہی سے تجدیدِ نکاح پر مجبور کی جائے گی۔ اور مُرید ہونا چاہے تو کسی بھی جامع شرائطِ پیر سے بیعت ہو جائے۔ البتہ اگر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

کوئی پردہ کی فرضیت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نوعیت (یعنی مخصوص طرز) کا انکار کرتا ہے جس کا تعلق ضروریاتِ دین سے نہیں تو پھر حکمِ کفر نہیں۔

کُفر سے توبہ نیز تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا طریقہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ 16 صفحات کے مختصر رسالے ”28 کلمات کفر“ سے دیکھ لیجئے۔ اللہ عزَّ وَّجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حقیقت تو یہ ہے کہ ”ظاہر“ دل کا نمائندہ ہے، دل لپٹھا ہوگا تو اس کا اثر خارج میں بھی ظاہر ہوگا لہذا پردہ وہی کرے گی جس کا دل لپٹھا اور اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی اطاعت کی طرف مائل ہوگا پُچنا میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہر کیسا ہی ہومُض باطل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۰۵)

ذہنی مریض تندرست ہو گیا

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کے کیا کہنے!

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ان بَرَکتوں کو لوٹنے کی عادت بنانے کیلئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کے مسائل حیرت انگیز طور پر حل ہوں گے اور اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے غیبی امدادیں ہوں گی، پختانچہ کھر وڑ پکا (پنجاب، پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی گھریلو ناجاتیوں، تنگ دستیوں وغیرہ پریشانیوں کے سبب مسلسل ٹینشن (یعنی ذہنی دباؤ) میں مبتلا رہنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ ذہنی مریض بن گئے تھے اور اُول فُول جلتے رہتے تھے، یہاں تک کہ مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے یعنی خودکشی کے بارے میں سوچنے لگے تھے۔ مجھے ان کی حالت پر بڑا ترس آتا مگر میں ایک بے بس عورت کیا کر سکتی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میں پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی، وہاں میں نے بھائی جان کی صحت یابی کے لیے کڑ گڑا کرو عا مانگی شروع کر دی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ میرے بھائی کو اللہ شافی عَزَّوَجَلَّ نے شِفاء عطا فرمادی۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ اب وہ امی اور ابو کی عزّت اور ان کا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

احترام کرنے کے باعث ان کی آنکھوں کے تارے بن چکے ہیں۔

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے

دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سُنّتوں بھرے اجتماع میں

شرکت کی کیسی برکت ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ اجتماع کی

حاضری میں صرف دنیاوی مسائل کے حل ہی کی نیت نہ کی جائے۔

طلبِ علم اور ثوابِ آخرت کمانے کی بھی نیتیں ضرور کرنی چاہئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے شرعی پردے کے ساتھ

پاکستان کے بے شمار شہروں اور دنیا کے مختلف ملکوں میں مُتَعَدِّد

مقامات پر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں، ہر اسلامی

بہن کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں نہ صرف

خود شرکت کرے بلکہ دیگر اسلامی بہنوں سے پُر تپاک طریقے پر

ملاقات کر کے خوب انفرادی کوشش کرے اور ان کو اجتماع کی

شرکت کی دعوت دیتی رہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مَدَنی پھول: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، شہنشاہ

مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے اور تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔“

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۱۱ حدیث ۱۴۷۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ کرنے میں جھجک ہوتی ہو تو.....

سوال: ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے، شرعی پردہ کرتے ہوئے

جھجک محسوس ہوتی ہے کیا کیا جائے؟

جواب: شرعی پردہ ترک نہ کیا جائے کہ یہ عظیم نیکی ہے اور بے پردگی سخت گناہ۔

پردہ کرنے میں جتنی تکلیف زیادہ ہوگی اتنا ہی ثواب بھی ان شاء اللہ

عَزَّوَجَلَّ زیادہ ملیگا۔ منقول ہے: أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَرُهَا یعنی ”

افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زحمت زیادہ ہو۔“ (كُشِفُ الْخِفَاء ج ۱

ص ۱۴۱) امام شرف الدین نووی (ن۔ و۔ ی) علیہ رحمۃ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں کچھ پروردگار کا لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

القوی فرماتے ہیں: عبادت میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۱ ص ۳۹۰) حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: افضل ترین عمل وہ ہے جس کیلئے نفوس کو مجبور ہونا پڑے۔ (اتحاث السادة للزبيدي ج ۱۱ ص ۱۰) حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ الاکرم فرماتے ہیں: ”جو عمل دنیا میں جس قدر دشوار ہوگا بروز قیامت میزانِ عمل میں اُسی قدر وزن دار ہوگا“ (تذکرۃ الاولیاء ص ۹۵ مخلصا) ہاں اگر کسی کے اپنے ہی دل میں کھوٹ ہو تو کیا کہہ سکتے ہیں! مُفسّر شہیر حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ نور العرفان صفحہ 318 پر فرماتے ہیں: ”جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری، سمجھو اُس کے دل میں نفاق ہے، اِنَّ فِيْهِ غَزْوَ جَلَّ مُحْفُوظ رکھے۔“

بی بی فاطمہ کے کفن کا بھی پردہ!

سوال: کہتے ہیں، بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے کفن پر کسی غیر مرہ دکی نظر پڑنا بھی پسند نہیں تھا!

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرہ و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

جواب: بے شک۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے

بعد خاتونِ جنت، شہزادی کوئین، حضرت سیدتنا فاطمہؑ الزہراء رضی اللہ

تعالیٰ عنہا پر غمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اس قدر غلبہ ہوا کہ آپ

کے لبوں کی مسکراہٹ ہی ختم ہو گئی! اپنے وصال سے قبل صرف

ایک ہی بار مسکراتی دیکھی گئیں۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے: حضرت

سیدتنا خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر

مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری

کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت

سیدتنا آسماء بنتِ عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں نے حبشہ میں

دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی

صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے گھجور کی

شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا اتان کر سپدہ خاتونِ جنت رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھایا۔ آپ بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب مترجم ص ۲۳۱)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پردے

کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شعر کہا ہے۔

پُو زہرِ اباش از مخلوق رُو پوش

کہ در آغوشِ شبیرے بہ بینی

(یعنی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح پرہیزگار و پردہ دار بنتو کہ اپنی

گود میں حضرت سیدنا شبیر نامدار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی اولاد دیکھو)

بی بی فاطمہ کا پُلِ صراط پر بھی پردہ

سوال: کیا اہلِ محشر بھی سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پُلِ صراط سے گزر

تے نہیں دیکھ سکیں گے؟

جواب: حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ القوی نے امیرُ الْمُؤْمِنِین

حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شبیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ

الْکَرِیْم سے روایت کی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم،

رَسُولِ مُحْتَشَم، نخیِ محترم، محبوبِ ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک مُنادی ندا

کرے گا۔ اے اہلِ مجمع! اپنے سر جھکاؤ آنکھیں بند کر لو،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاںی۔

تاکہ حضرت فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

رضی اللہ تعالیٰ عنہا) صراط سے گزریں۔ (الجامع الصغیر ص ۵۷ حدیث ۸۲۲)

مَنَسَّارِی کی برکتیں

ہماری اسلامی بہنوں کو بھی خاتونِ جنت، شہزادیِ کونین، حضرت

سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرتِ مبارکہ سے درس حاصل

کرنا چاہئے۔ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ

ہو جائیگی اور اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار دعوتِ اسلامی کے

اجتماع میں شرکت فرماتی رہیں گی اور مدنی انعامات پر عمل کر کے فکر

مدینہ کرتے ہوئے روزانہ رسالہ پُر کر کے اپنی ذمہ دار اسلامی بہن کو

جمع کرواتی رہیں گی تو ان شاء اللہ عزوجل بیڑا پار ہوگا۔ آپ کی

ذوق افزائی کیلئے مدنی قافلے کی ایک بہار گوش گزار ہے، چنانچہ ایک

اسلامی بہن کے بیان کا لب لباب ہے کہ میں نمازوں کے معاملے

میں غفلت کا شکار اور اغیار کے فیشن پر نثار تھی۔ فلمیں ڈرامے بڑے

شوق سے دیکھا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ میں کسی کی دعوت پر دعوت

اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سٹوں بھرے اجتماع کی آخری

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ موعود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

نِشست میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ شریک ہوئی۔ وہاں دو اسلامی بہنوں نے بغیر کسی جان پہچان کے ہمارا کافی خیال رکھا، ہمیں بڑی اپنائیت سے اپنے حلقے میں بٹھایا۔ حُسنِ اتفاق سے وہ ہمارے علاقے ہی کی نکلیں انہوں نے ہمیں بدھ کے روز ہونے والے اسلامی بہنوں کے علاقائی اجتماع میں شرکت کی دعوت بھی دی مگر ہم نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ اس کے باوجود بھی وہ ہمارے گھر اجتماع کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے آئیں۔ اب میرا دل کچھ پسیجا اور مُرُوت میں ان کا مان رکھتے ہوئے ہامی بھر لی اور سوچا چلو ایک علاقائی اجتماع میں تو شرکت کر ہی لوں بعد میں نہیں جاؤں گی۔ مگر دعوتِ اسلامی والی دیوانیاں مرحبا! انہوں نے اپنا دل نہ توڑا، میری آخرت کی بھلائی کی خاطر میرا پیچھا نہ چھوڑا، شفقت و محبت کا سلسلہ برابر جاری رکھا اور خوب ملفساری کے ساتھ انفرادی کوشش کرتی رہیں۔ بالآخر ان کے حُسنِ اخلاق نے میرے پتھر سے بھی سخت دل کو موم بنا ہی دیا اور میں رفتہ رفتہ مدنی ماحول میں رچ بس گئی۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُروِ پاک پڑھو، شک تمہارا گھج پڑ دُروِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

علی کے واسطے سورج کو پھیرنے والے

اشارہ کر دو کہ میرا بھی کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عورات کی مزارات پر حاضری

سوال: اسلامی بہنیں قبرستان یا مزاراتِ اولیاء پر جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: عورتوں کے لئے بعض علماء نے زیارتِ قبور کو جائز بتایا، ”دُرِّ مختار“

میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جوع

وَفَزَع (یعنی رونا پیٹنا) کریں گی لہذا ممنوع ہے اور صالحین (رَحِمَهُمُ اللَّهُ

الْمِیْن) کی قبور پر بَرَکت کے لئے جائیں تو بوڑھیوں کے لئے حَرَج

نہیں اور جوانوں کے لئے ممنوع۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۷۸) صدر

الشَّرِیعَہ بدرُ الطَّرِیقَہ علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ

القوی فرماتے ہیں: اور اسلم (یعنی سلامتی کا راستہ) یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً

منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جوع و فزع

(یعنی رونا پیٹنا) ہے اور صالحین (رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمِیْن) کی قبور پر یا تعظیم

میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی تو عورتوں میں یہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دونوں باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

(بہار شریعت جلد اول ص ۸۴۹ مکتبۃ المدینہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عورتوں کو مزارات پر جانے کی جا بجا ممانعت فرمائی۔ چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: امام قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے استفتاء (سوال) ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدَم جواز (یعنی جائز و ناجائز کا) نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے؟ جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ عزوجل اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے جب تک واپس آتی ہے اللہ عزوجل کی لعنت میں ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۵۷)

عورت جنت البقیع میں حاضری دے یا نہیں؟

سوال: حاضریٰ مدینہ کے موقع پر اسلامی بہن جنت البقیع اور شہدائے اُحد رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضری دے سکتی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑا لکھتا اور ایک قیڑا بڑا جتنا ہے۔

ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں دے سکتی۔

سوال: کیا ان مزارات پر باہر سے بھی سلام نہیں عرض کر سکتی؟

جواب: اسلامی بہن پیدل یا سواری پر کسی کام سے نکلی ہو حاضری کی نیت ہی نہ

ہو اور اب اتِّفَاقًا جَسَتْ الْبَقِيعِ، جَسَتْ الْمَعْلَى یا مسلمانوں کے کسی بھی

قبرستان یا کسی بزرگ کے مزار شریف کے قریب سے گزر رہا ہو اور بغیر

رُکے دُور ہی سے سلام عرض کر دیا تو حَرَج نہیں۔

عورت کی روضہ رسول پر حاضری

سوال: اسلامی بہن محبوب رب اکبر، مدینے کے تاجور، شہنشاہ بحر و بر، حضور انور

عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ مُنَوَّر پر بھی حاضری کے لئے

جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بسوائے روضہ انور کے کسی اور مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی

حاضری البتہ سنتِ جَلِیلہ عظیمہ قریب و اجب (یعنی واجب کے قریب)

ہے اور قرآنِ عظیم نے اسے گناہوں کی مُعافی کا عظیم ذَرِیعہ بتایا۔ پارہ

5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 64 میں ارشاد ہوتا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ
وَأَسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا
اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٣﴾

(عزوجل) سے معافی چاہیں اور رسول

انکی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت

(پ ۵ النساء ۶۳)

توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

خود حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: ”جو میری قبر کی زیارت کرے اسکے

لئے میری شفاعت واجب۔“ (دارقطنی ج ۲ ص ۳۵۱ حدیث ۲۶۶۹)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول

اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری

زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر بھگا کی۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال

ج ۸ ص ۲۳۸) بے شک حاضری بارگاہِ اقدس واجب کے قریب ہے، اس

میں قبولِ توبہ، اور دولتِ شفاعت حاصل ہونا بھی ہے نیز اس

میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ معاذ اللہ بھگا (یعنی ظلم) سے بچنا

بھی ہے۔ یہ عظیم اہم امور ایسے ہیں جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

علیہ والہ وسلم کے سارے غلاموں اور ساری کنیزوں پر خاک بوسی
 آستانِ عرش نشانِ لازمِ کردی بخلاف دیگر قبور و مزارات کہ وہاں
 ایسی تاکیدیں نہیں اور فساد کے احتمالات (امکانات) موجود کہ اگر
 عزیزوں کی قبریں ہیں تو عورتیں بے صبری کریں گی اور اولیاء کے مزار
 پر یا تو بے تمیزی یا بے ادبی کریں گی یا جہالت سے تعظیم میں زیادتی
 جیسا کہ معلوم و مشاہد (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے، لہذا انکے لئے سلامتی
 والا طریقہ یہی ہے کہ وہ مزاراتِ اولیاء و قبور کی زیارت سے
 بچیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”قبورِ
 اقرباء پر خصوصاً بحالِ قرْب عہدِ ممات (یعنی خصوصاً اس صورت میں کہ
 جب اُس عزیز کے انتقال کو زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو) تجدیدِ حُزن لازمِ نساء (یعنی
 عورتوں کا از سرِ نو غم تازہ ہونا لازم) ہے اور مزاراتِ اولیائے کرام (رَحْمَتُہُمْ
 اللہُ السَّلام) پر حاضری میں اِحْدَى الشَّاعَتَيْنِ (یعنی دو میں سے ایک
 بُرائی) کا اندیشہ یا ترکِ ادب یا ادب میں اِفراطِ ناجائز (یعنی ادب میں
 ناجائز حد تک بڑھ جانا) تو سبیلِ اطلاق منع ہے لہذا ”غُنْیَہ“ میں
 کراہت پر مجزم فرمایا البتہ حاضری و خاکبوسی آستانِ عرش نشانِ سرکارِ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اعظمُ المُنْدُوبات (عظیم ترین مستحب) بلکہ قریب و اجابت ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعدیلِ ادب (یعنی آداب کی دُرستی) سکھائیں گے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۳۸)

عورتِ مدینے میں زیارتیں کر سکتی ہے یا نہیں

سوال: حاضری حَرَمِین طَیِّبِین زَادَهُمَا اللَّهُ شَرَفًاو تَعْظِيمًا کے دورانِ اسلامی بہنِ ولادت گاہ شریف، غارِ حراء، غارِ ثور، جبکہ اُحد شریف وغیرہ کی زیارتوں کیلئے جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مردوں کے اختلاط سے بچتے ہوئے پردے کی تمام ترقیوٰت کے ساتھ زیارتیں کر سکتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ گھر پر رہ کر عبادت بجالائے کیوں کہ بالخصوص حج کے موسمِ بہار میں مردوں کے اختلاط سے بچنا کافی دشوار ہوتا ہے۔ اگر جائے بھی تو گاڑی میں بیٹھے بیٹھے دور ہی سے زیارت کر لینا اُنسب (یعنی مناسب تر) ہے۔

عورتِ مسجدِ نبوی میں اعتکاف کرے یا نہ کرے؟

سوال: حَرَمِین طَیِّبِین کی مسجدِ نبوی میں خواتین کے لئے مخصوص کردہ حصے میں اسلامی بہنِ آخری عشرہ رَمَضان المبارک کا اعتکاف کر سکتی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کر سکتی۔

سوال: تو کیا کرائے پر لی ہوئی قیام گاہ میں اسلامی بہنِ اعتکاف کر لے؟

جواب: کرائے کے مکان میں نماز کیلئے کسی حصے کو مخصوص کرنے کی نیت کر لے۔

یہ جگہ اب اُس کیلئے ”مسجدِ بیت“ ہو گئی، وہاں اعتکاف کر سکتی ہے۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پردے کی کیفیات

سوال: صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پردے کی کیفیات پر چند احادیث

طبیات بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حوالے سے پردے کے متعلق 9

روایات ملاحظہ ہوں:

﴿1﴾ حالتِ احرام میں بھی چہرے کا پردہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت

فرماتی ہیں: ہم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سفرِ حج میں

حالتِ احرام میں تھیں، جب ہمارے پاس سے کوئی سوار گزرتا تو ہم اپنی

چادروں کو اپنے سروں سے لٹکا کر چہرے کے سامنے کر لیتیں اور جب لوگ

فرمان مصطفیٰ: (سَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

گزر جاتے تو ہم چہرے کھول لیتیں۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۲۴۱ حدیث ۱۸۳۳)
 دیکھا آپ نے! احرام کی حالت کہ جس میں چہرے سے کپڑا مَس (TOUCH) کرنا منع ہے، اس حالت میں بھی صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اپنے چہرے کو غیر مردوں سے چھپانے کا اہتمام فرماتی تھیں۔
 یاد رکھئے! احرام میں چہرے پر کپڑا مَس کرنا حرام ہے لہذا وہ اس احتیاط کے ساتھ چہرہ چھپاتی تھیں کہ کپڑا چہرے سے مَس نہ ہو۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن عام حالات میں بھی اپنے چہرے کو چھپاتیں اور سخت پردہ کرتی تھیں جبھی تو حدیث پاک میں حالت احرام میں چہرہ نہ چھپانے کا حکم دیا گیا چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَّازِينَ“ حالت احرام میں کوئی عورت نہ چہرے پر نقاب لے اور نہ ہی دستاں پہنے۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۰۷ حدیث ۱۸۳۸)

﴿2﴾ انصاریات کی سیاہ چادریں

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہیں: جب قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

يٰۤاَيُّهَا عَلِيُّ هِنِّ مِنْ جَلَا يَبِيْهِنَّ (ترجمہ کنز الایمان: اپنی چادروں کا

ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں) تو انصار کی خواتین اپنے گھروں سے نکلتے

وقت سیاہ چادر سے خود کو چھپا کر نکلتیں ان کو دیکھ کر دُور سے لگتا تھا کہ گویا ان

کے سروں پر کٹوے بیٹھے ہیں۔ (سُننُ ابی داؤد ج ۴ ص ۸۴ حدیث ۴۱۰۱)

{ 3 } تہبند پھاڑ کر دوپٹے بنا لیے

اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت سَيِّدَتُنَا عَائِشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت

فرماتی ہیں: جب یہ آیت کریمہ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوْبِهِنَّ

(ترجمہ کنز الایمان: اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں) نازل

ہوئی تو عورتوں نے اپنی تہبند کی چادروں کو کناروں سے پارہ پارہ کیا

اور اُن سے اپنے چہرے ڈھانپے۔ (بخاری ج ۳ ص ۲۹۰ حدیث ۴۷۵۹)

{ 4 } پردے کی احتیاط! سُبْحَنَ اللّٰہ!!

ابو القُعَيس کی زوجہ نے اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت سَيِّدَتُنَا عَائِشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بچپن میں دودھ پلایا تھا لہذا ابو القُعَيس حضرت

سَيِّدَتُنَا عَائِشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رَضَاعی والد اور ابو القُعَيس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہڑ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کے بھائی اُفح حضرت سیدِ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رِضا کی چچا ہوئے۔ جب پردے سے مُتعلّق آیاتِ مقدّسہ نازل ہوئیں تو اُفح نے حضرت سیدِ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آنا چاہا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے کی احتیاط کے پیشِ نظر منع فرما دیا چچنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سیدِ ثناء عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے میں سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکّہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دریافت کر لوں کہ دودھ کے رشتے کی وجہ سے اُفح کا مجھ سے پردہ ہے یا نہیں کیوں کہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ دودھ تو میں نے ابو القُعیس کی زوجہ کا پیا ہے، اُفح سے کیا رشتہ داری؟ اس پر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اُفح کو اجازت دے دو وہ تمہارے رِضاعی چچا ہیں۔ (ایضاً ص ۳۰۶ حدیث ۳۷۹۶)

﴿5﴾ دوپٹے باریک نہ ہوں

حضرت سیدنا وحید بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مَجَسَّم، رَحْمَتِ عالم، شاہِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ سراپا رحمت میں ایک مرتبہ مصر کے سفید رنگ کے باریک

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ سُبْحِ اور دس مرتبہ شامِ درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کپڑے لائے گئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے اپنا کرتا اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا جس سے وہ اپنا دوپٹا بنا لے۔ راوی کہتے ہیں جب میں چلنے لگا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اس بات کی تاکید کی کہ اپنی بیوی کو کہنا کہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگا لے تاکہ دوپٹے کے نیچے کچھ نظر نہ آئے۔

(مُسْنَدُ أَبِي دَاوُد ج ۴ ص ۸۸ حدیث ۴۱۱۶)

{ 6 } باریک دوپٹا پھاڑ دیا

ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت سراپا غیرت میں ان کے بھائی حضرت سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر ہوئیں انہوں نے باریک دوپٹا اوڑھ رکھا تھا، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس دوپٹے کو پھاڑ دیا اور انھیں موٹا دوپٹا اڑھا دیا۔

(موطا امام مالک ج ۲ ص ۴۱۰ حدیث ۱۷۳۹)

مفسر شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس دوپٹے کو پھاڑ کر دو رومال بنادیئے تاکہ اوڑھنے کے قابل نہ رہے، رومال کے کام آوے لہذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ آپ نے یہ مال ضائع کیوں فرمادیا۔ مزید فرماتے ہیں: یہ ہے عملی تبلیغ اور بچوں کی صحیح تربیت و تعلیم اس دوپٹے سے سر کے بال چمک رہے تھے، ستر حاصل نہ تھا اس لیے یہ عمل فرمایا۔ (مراۃ ج ۶ ص ۱۲۴)

﴿7﴾ عہد رسالت میں حجاب آزاد مسلمان عورت کی علامت تھا حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاؤ تعظیما) کے درمیان تین دن قیام فرمایا، اسی دوران حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے حرم میں داخل فرمایا پھر دورانِ سفر آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی دعوتِ ولیمہ کی اس میں روٹی اور گوشت کا اہتمام نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اُس پر کچھوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی سب کچھ ولیمہ تھا لیکن تاحال صحابہ کرام علیہم الرضوان پر یہ واضح نہ ہوا تھا کہ

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر رُز و محد رُز و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی زوجیت میں لیا ہے یا کہ باندی بنایا ہے (کیونکہ یہ خیبر کی جنگی قیدیوں میں شامل تھیں) انہوں نے اپنی اس الجھن کو حل کرنے کے لئے طے کیا کہ اگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کو پردہ کراتے ہیں تو سمجھو کہ زوجیت میں لیا ہے اور اگر حجاب (یعنی پردہ) نہ کرایا تو سمجھو باندی بنایا ہے۔ جب قافلے نے کوچ کیا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے پیچھے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔ (بخاری ج ۳ ص ۴۵۰ حدیث ۵۱۵۹)

﴿8﴾ ہر حال میں پردہ

حضرت سیدتنا اُمّ خلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے نقاب ڈالے با پردہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اس وقت بھی آپ نے نقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔

(مُسْنَدُ ابی کَلْدُود ج ۳ ص ۹ حدیث ۲۴۸۸)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو، تمہارا گھر پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

﴿9﴾ بیوی گھر سے باہر نکلی ہی کیوں!

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ اُن کی دُلہن گھر کے دروازے پر کھڑی ہے، مارے جلال کے نیزہ تان کر اپنی دُلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور رو کر پکاری: میرے سر تاج! مجھے مت ماریے، میں بے قُصور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہر نکالا ہے! چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ گنڈلی مارے پچھونے پر بیٹھا ہے۔ بے قرار ہو کر سانپ پر وار کر کے اس کو نیزے میں پڑو لیا۔ سانپ نے تڑپ کر اُن کو ڈس لیا۔ زخمی سانپ تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سانپ کے زہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔

(صَحیح مُسْلِم ص ۲۲۸ حدیث ۴۳۶)

عورت کو چھیڑا تو جنگ چھڑ گئی

اُس پاکیزہ دور کے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کا اندازہ اس واقعے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سے بھی لگایا جاسکتا ہے جس کو علامہ ابن ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”السیرۃ النبویۃ“ میں درج کیا آپ لکھتے ہیں کہ عہد رسالت میں مسلمانوں کی ایک عورت چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے اپنی کچھ چیزیں فروخت کرنے کے لیے بنی قینقاع کے بازار میں آئی اس نے اپنا سامان بیچا اور ایک یہودی سنار کی دکان پر آکر بیٹھ گئی یہودی نے باتوں باتوں میں بڑی کوشش کی کہ وہ اپنے چہرے سے نقاب کھول دے لیکن اس نے انکار کر دیا پھر اس نے اس خاتون کے ساتھ شرارت کی۔ یہ دیکھ کر یہودی قہقہے لگانے لگے، اس خاتون نے بلند آواز سے فریاد کی، ایک مسلمان اُس یہودی زرگر (سنار) پر جھپٹا اور اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا، اُس بازار کے یہودی جمع ہو گئے اور اُس مسلمان کو شہید کر دیا اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک زبردست جنگ ہوئی جسے تاریخ میں غزوہ بنو قینقاع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ج ۳ ص ۴۴)

یہودو نصاریٰ کو مغلوب کر دے

ہو ختم ان کا جور و ستم یا الہی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑا لکھتا اور ایک قیڑا حد پہاڑ جتنا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورت اور شاپنگ سینٹر

سوال: اسلامی بہن خریداری کیلئے شاپنگ سینٹر میں جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: شاپنگ سینٹروں میں آج کل اکثر بے حیائی سے لبریز گناہوں بھرا

ماحول ہوتا ہے اور عورت صُغفِ نازک ہے اسے وہاں سے دُور رہنے

ہی میں عافیت ہے۔ میرے آقا علی حضرت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَرْت

فرماتے ہیں: ”عورت موم کی ناک بلکہ رال کی پُڑیا بلکہ بارود کی ڈبیا

ہے آگ کے ایک ادنیٰ سے لگاؤ میں بھق سے ہو جانے والی ہے عقل

بھی ناقص اور طِیَّت (یعنی بُیاد) میں گچی (ٹیرہا پن) اور شہوت میں مرد

سے سو حصہ پیشی (زائد)۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۱۲)

عورت کو گھر میں قید رکھو!

امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (مُتَوَفَّی 748ھ) لکھتے

ہیں منقول ہے: عورت پر دے کی چیز ہے، پس اسے گھر میں قید رکھو۔

کیونکہ عورت جب کسی راستے کی طرف نکلتی ہے تو اس کے گھر والے

پوچھتے ہیں: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہتی ہے کہ میں مریض کی بیمار

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پُرسی کے لیے جا رہی ہوں تو شیطان مسلسل اُس کے ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ گھر سے باہر نکل جاتی ہے۔ اور عورت کو (عبادت وغیرہ کسی نیک کام میں) اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی رضا حاصل نہیں ہو سکتی جیسی وہ گھر بیٹھ کر اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت (اور جائز کام میں) خاوند کی اطاعت کر کے حاصل کر سکتی ہے۔ (کتاب الکبائر ص ۲۰۳)

سودا سلف مرد ہی لائیں

سوال: آج کل عموماً شوہر یا محارم سودا سلف لانے میں سُستی کرتے ہیں لہذا اکثر عورتیں ہی گوشت، مچھلی، سبزی، کپڑے وغیرہ ضروریاتِ زندگی کی اشیاء خریدنے جاتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟ شوہر یا محارم بھی اس طرح گنہگار ہو رہے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر مرد محض اپنی سُستی کی وجہ سے گھر کا سودا سلف نہیں لاتے تو یہ بے سخت بے احتیاطی ہے کہ اب اسکی زوجہ یا محرمہ یعنی ماں یا بہن یا بیٹی غیر مردوں سے ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے گھر سے باہر نکلے گی اگرچہ عورت کیلئے فی نفسہ خرید و فروخت کی ممانعت نہیں تاہم بے باکی کا دور ہے اور آج کل کے بازار کا حال کون نہیں جانتا! باپردہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُردِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عورت بھی فی زمانہ بازار جائے اور گناہوں کے بغیر لوٹ کر آئے یہ بے انتہا مشکل امر ہے۔ اگر عورت بے پردگی کے ساتھ یعنی سر کے بال، کان، گلا وغیرہ ستر کا کوئی حصہ کھولے بازار جاتی ہے یا عورت جوان اور محکم فتنہ ہے اور اس کے باہر پھرنے سے فتنہ اُٹھتا ہے اور باوجود قدرتِ مرد متع نہیں کرتا تو دونوں صورتوں میں ایسا مردِ قویٰ اور وہ عورتِ فاسقہ ہے۔ اگر ہر طرح کی کوشش کے باوجود مرد نہیں جاتے اور ضروریاتِ زندگی کی اشیا کے حصول کی کوئی اور صورت نہیں مثلاً کسی بد صورت بڑھیا یا فون کے ذریعے بھی یہ کام نہیں ہو سکتا تو اب عورت ان کاموں کیلئے شرعی پردے کی رعایت کے ساتھ نکلے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 487 تا 488 پر فرماتے ہیں: جس کی عورت بے ستر باہر پھرتی ہے کہ بازو یا گلا یا پیٹ یا سر کے بال یا پنڈلی کا حصہ غرض جس جسم کا چھپانا فرض ہے کھلا ہوا ہے یا اس پر ایک باریک کپڑا ہو کہ بدن چمکتا ہو اور وہ اس حالت پر مُطَّلَع ہو کر عورت کو اپنی حدِ مقدور (یعنی ممکنہ حد) تک نہ روکتا ہو

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بندوبست نہ کرتا ہو وہ بھی فاسق و دُیُوث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور دُیُوث اور مردوں کی صورت بنانے والی عورت۔ (المُسْتَدْرَك ج ۱ ص ۲۵۳ حدیث ۵۲ مؤخر میں ہے: ”جو اپنی عورت یا اپنی کسی محرم پر غیرت نہ رکھے وہ دُیُوث ہے۔“ (درمستخرج ج ۶ ص ۱۱۳) اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت مزید فرماتے ہیں: اسی طرح اگر عورت جوان اور محکم فتنہ ہے اور اس کے باہر پھرنے سے فتنہ اُٹھتا ہے اور یہ مُطَّلَع (یعنی باخبر) ہو کر باز نہیں رکھتا جب بھی کھلا دیوٹ ہے اگرچہ پورے ستر کیساتھ باہر نکلتی ہو، ان سب لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام ہے نہ پڑھی جائے اور پڑھ لی تو اعادہ (یعنی لوٹانا) ضرور ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مَحْجُود ج ۶ ص ۲۸۷، ۲۸۸)

عورت کے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بارے میں سوال جواب

سوال: اسلامی بہن کا غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ رکشہ کار یا ٹیکسی میں بغیر شوہر یا

بغیر قابل اطمینان مرد محرم کے اکیلی بیٹھ کر آنا جانا کیسا؟

جواب: یہاں دو باتیں جاننا بہت اہم ہیں، پہلی بات یہ ہے کہ عورت کا اجنبی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دُرود پڑھو تمہارا رُو دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مرد کے ساتھ خلوت میں جمع ہونا حرام ہے۔ خاتَمُ الْمُرْسَلِينَ،

رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان

ہے: ”خبردار کوئی شخص کسی عورت (اجنبیہ) کے ساتھ تنہائی میں نہیں ہوتا

مگر اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۴ ص ۶۷

حدیث ۲۱۷۲) مُفسِّر شہیر حَکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان

علیہ رحمۃ اللہ اِن اِس حدیثِ پاک کے تحت مرآۃ جلد 5 صَفْحَہ 21

پر فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں

ہوتا ہے خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے

لیے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو برائی پر ضرور

اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہیجان پیدا کرتا ہے، خطرہ

ہے کہ زنا واقع کر اے! اِس لیے ایسی خلوت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے)

سے بہت ہی احتیاط چاہئے گناہ کے اسباب سے بھی بچنا لازم ہے،

بخار روکنے کیلئے نزلہ و زکام (کو) روکو۔ (مرآۃ)

حضرت علامہ عبدالرزاق و فَمَنَاوِی علیہ رحمۃ القوی اِس حدیثِ پاک کے

تحت فرماتے ہیں: ”جب کوئی عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ تنہائی میں

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

اکٹھی ہوتی ہے تو شیطان کے لئے یہ ایک نفیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے دلوں میں گندے دَسو سے ڈالتا ہے، ان کی شہوت کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گناہوں میں مُکوث ہو جانے کی ترغیب دیتا ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۳ ص ۱۰۲ تحت الحدیث ۲۷۹۵) معلوم ہوا کہ اجنبی مرد و عورت کو ہرگز ہرگز تنہائی میں اکٹھا ہونا جائز نہیں اس صورت میں گناہوں کے دَسو سے ہی نہیں تہمت لگ جانے بلکہ نہ ہونے کا ہو جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو خطروں اور فتنوں سے بچانا ہر اسلامی بہن پر لازم ہے۔ البتہ خطروں اور فتنوں کے اندیشوں کی کوئی حد بندی نہیں نامحرم تو دور کی بات محارم سے بھی خطرات ممکن ہیں۔ صرف تنہائی میں ہی نہیں، ہجوم میں بھی خطرات درپیش آتے رہتے ہیں۔ اسلامی بہن کے اجنبی ڈرائیور کے ساتھ ٹیکسی میں اکیلی بیٹھنے پر اگرچہ خلوت (یعنی مرد کے ساتھ مکان میں تنہائی) کا حکم تو نہیں لیکن یہ صورت خلوت (یعنی مرد کے ساتھ مکان میں تنہا ہونا) سے مُشابہ (یعنی ملتی جلتی) ضرر ور ہے اور ٹیکسی وغیرہ بند گاڑیوں میں خطرات کا کچھ زیادہ ہی احتمال (یعنی امکان)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے۔ ڈرائیور کے ذریعے ٹیکسی کے مسافروں کے اغواء کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر اُس وقت خطرہ کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے جب کہ ڈرائیور کے بارے میں کوئی معلومات ہی نہ ہوں کہ کون ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ اور کیسا آدمی ہے؟ عموماً بڑے شہروں میں ڈرائیوروں سے جان پہچان کم ہی ہوتی ہے دراصل عورتِ صنفِ نازک ہے اور عموماً مردوں کی توجہ کا مرکز ہوتی ہے اور آج کل حالات بھی اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ بہت سارے لوگ صرف اس لئے گناہ نہیں کرتے کہ ان کے بس میں نہیں ورنہ جب کبھی انہیں موقع ہاتھ آتا ہے گناہ کی طرف فوراً لپک پڑتے ہیں۔ ایسے نامساعد حالات میں اسلامی بہنوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود ہی محتاط طرزِ عمل اپنائیں۔ لہذا احتیاط یہی ہے کہ جوان عورت ہرگز ہرگز اندرونِ شہر بھی رکشہ ٹیکسی میں بغیر محرم یا ثقہ و قابلِ اعتماد خاتون کے سفر نہ کرے نیز فتنے کا اندیشہ جتنا بڑھتا جائے گا احتیاط کی حاجت بھی اتنی ہی بڑھتی چلی جائیگی۔

سوال: اگر گاڑی چلانے والا کوئی قابلِ بھروسہ نامحرم قریبی رشتہ دار ہو تو کیا کوئی اسلامی بہن اندرونِ شہر ٹیکسی یا کار میں اس کے ساتھ ضرورتاً کہیں جا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (مہم اسلام) پر دُرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سکتی ہے؟

جواب: اسلامی بہن کا ضرورتاً کسی قابلِ بھروسہ نامحرم قریبی رشتہ دار کے ساتھ اندرونِ شہر ٹیکسی یا کار میں تنہا سفر کرنا جائز ہے لیکن ایسی صورت میں عورت جوان ہو تو سخت احتیاط کی حاجت ہے۔ کوشش کرے کہ قریبی عزیز جو نامحرم ہو اُس کے ساتھ بھی محرم یا ثقہ و قابلِ اعتماد عورت کے بغیر نہ جائے لیکن قریبی عزیز قابلِ بھروسہ ہو اور اندرونِ شہر وقتِ ضرورت جانا بھی پڑ جائے تو مکمل پردے کے ساتھ جائے اور ہرگز ہرگز بے تکلفی اختیار نہ کرے۔ اور اگر کوئی رشتہ دار ایسا ہے جو بے باک قسم کا ہے بے تکلفی کی عادت رکھتا ہے تو اسکے ساتھ ہرگز نہ جائے۔

سوال: ایک سے زائد باپردہ اسلامی بہنیں ملکر نامحرم ڈرائیور کے ساتھ ٹیکسی وغیرہ میں آمد و رفت کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: ایک سے زائد اسلامی بہنوں کے مل کر اور وہ بھی اندرونِ شہر سفر کرنے میں بے شک خطرے کا اندیشہ کم ہے لیکن ہجوم اور سٹائے نیز علاقے کی نوعیت کے اعتبار سے خطرات کی کمی اور زیادتی کا فرق ظاہر ہے۔ بعض علاقے ایسے ہوتے ہیں جس میں اسلامی بہن تو دُور کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کچھ ترین شخص ہے۔

بات خود اسلامی بھائی گزرتے ہوئے ڈرتے ہیں لہذا اسلامی بہنوں کو مل جل کر سفر کرنے میں بھی خوب سوچ بچار کر لینا چاہئے۔

سوال: ٹیکسی میں ایک اسلامی بہن کے ساتھ اُس کا شوہر ہو یا ایک یا چند محارم ہوں اب مزید ایک یا دو اسلامی بہنیں ساتھ چلی جائیں تو؟

جواب: ساتھ جانے والی اسلامی بہنیں اگر پردے کے تمام تقاضوں کے ساتھ نکلی ہیں اور جس اسلامی بہن کے ساتھ جانا ہے وہ اور اس کا شوہر یا محرم، قابلِ اعتماد ہیں ان کو وہ اسلامی بہن اور اس کے گھر والے اچھی طرح جانتے ہیں اور قابلِ بھروسہ سمجھتے ہیں تو اندرونِ شہر ان کے ساتھ کار یا ٹیکسی وغیرہ میں سفر کیا جاسکتا ہے لیکن بیٹھتے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اسلامی بہنیں کسی نامحرم کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھے ایسے میں یا تو اجنبی اسلامی بھائی کی نشست الگ ہو یا پھر درمیان میں اجنبی اسلامی بھائی کی زوجہ یا محرمہ بیٹھے۔

گھر کے نوکر سے عورت کی بے تکلفی کا حکم

سوال: کیا گھر کے نوکر یا چوکیدار سے اسلامی بہن ہنس ہنس کر بے تکلفی سے بات کر سکتی ہے؟ کیا گھر کے نوکر یا ڈرائیور سے عورت کا پردہ نہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُورِ دِیاک نہ پڑے۔

جواب: گھر کا چوکیدار، نوکر، ڈرائیور یا باغ کا مالی اگر غیرِ محرم ہے تو اس سے بھی پردہ ہے، ان سے بے تکلفی کے ساتھ ہنس نہس کر باتیں کرنا، ان سے شرعی پردہ نہ کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شوہر کو معلوم ہے پھر بھی نہیں روکتا تو وہ بھی دیوث اور عذابِ نار کا سزاوار ہے۔ اگر گھر کا نوکر 12 سال کا لڑکا ہو تب بھی اسلامی بہن کو اُس سے پردہ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ اب وہ مُراہق (یعنی قریبِ البُوغ) کے حکم میں ہے۔

اسلامی بہن اور راہِ خدا میں سفر

سوال: کیا اسلامی بہن سنٹوں کی تربیت کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کر سکتی ہے؟

جواب: اسلامی بہن اپنے محرم یا شوہر کے ساتھ سفر پر جاتا تو سکتی ہے مگر راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتے وقت بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، عورت کو ساتھ لئے پھرنے سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک عورت کو ساتھ لئے پھرنا نہایت گول لفظ ہے۔ کیسی عورت کیونکر ساتھ لئے پھرنا خادِمہ بنا کر یا زوجہ بنا کر یا معاذ اللہ فاسد طریقے پر اور خادِمہ ہے تو جوان ہے یا حدِ شہوت سے گزری ہوئی بڑھیا اور اس سے فقط

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دوسو سال کے کنا معاف ہوں گے۔

پکانے وغیرہ کی معمولی خدمت لیتا ہے یا تنہائی میں یکجائی کا بھی اتفاق ہوتا ہے اور زوجہ ہے تو پردہ میں رکھتا ہے یا بے پردہ لئے پھرتا ہے اگر حدِ شہوت سے گزری ہوئی بڑھیا ہے یا جوان ہے اور اس سے معمولی خدمت لیتا ہے اور ساتھ اور لوگ بھی ہیں کہ اتفاقِ خلوت (یعنی تنہائی کا اتفاق) نہیں ہوتا یا زوجہ ہے اور اُسے پردے میں ساتھ رکھتا ہے تو خرچ نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۹۵) لہذا اگر کوئی اسلامی بہن اپنے محرم یا شوہر کے ساتھ راہِ خدا عز و جل میں سفر کرے تو چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، ایک تو پردے کا، دوسرا نامحرموں کے ساتھ تنہائی نہ ہونے پائے، تیسرا سفر کے دوران اسلامی بہن ایسی جگہ رہے جو کسی نامحرم کا مکان نہ ہو یعنی ان میں نامحرم لوگ موجود نہ ہوں یا وہ مکان خالی ہو یا وہاں صرف قابلِ اعتماد مسلمان عورتیں ہوں تو پھر وہاں رہ سکتی ہے۔

”یا اللہ“ کے چہ حروف کی نسبت سے

مَدَنی قافلوں کی 6 بہاریں

اسلامی بہنو! شرعی پردے کی پابندی پر استقامت پانے کیلئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاشقاؤں اور مدینے کی دیوانیوں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُز و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی خوب خوب بہاریں ہیں، مثلاً فیشن پرستی اور فحاشی و عریانی سے سرشار معاشرہ میں پروان چڑھنے والی بیشمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دَلّٰل سے نکل کر اُمّہاتِ المؤمنین اور شہزادی کوئین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دیوانیاں بن گئیں، جو بے نمازی تھیں نمازی بن گئیں، گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سنیما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عِقت مآب شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی شرم و حیا کی وہ برکتیں نصیب ہوئیں کہ مدنی بُرقع اُن کے لباس کا جزو لا ینفک بن گیا، اور انہوں نے اس مدنی مقصد کو اپنا لیا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کُرشمات کا بھی ظہور ہوتا ہے مثلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی، وغیرہا۔ آپ کی ترغیب و تحریریں کیلئے 6

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مدنی بہاریں پیش خدمت ہیں، چنانچہ

{ 1 } گردے کا درد دُور ہو گیا

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُب
لُب اب ہے کہ مجھے گردے میں اتنا شدید درد اٹھتا کہ جب تک
2 انجکشن نہ لگتے، آرام نہ آتا۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقے میں
اسلامی بہنوں کا مَدَنی قافلہ تشریف لایا اللہ عزَّوَجَلَّ نے توفیق بخشی
اور میں بھی اُن کے ساتھ سستیں سیکھنے سکھانے کے حلقے میں شریک
ہوئی۔ وہاں میرے گردے میں درد شروع ہو گیا یہاں تک کہ رات
ہو گئی۔ جب کھانا سامنے آیا تو چاول تھے، میں گھبرائی کہ اگر چاول
کھائے تو درد مزید بڑھ جائے گا پھر میں نے سوچا کہ بَرکت کے لئے
کھا لیتی ہوں اِنْ شَاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ
کھانے کے بعد میرا درد بڑھا نہیں بلکہ ختم ہو گیا۔

درد گردے میں ہے یا مٹانے میں ہے اس کا غم مت کریں قافلے میں چلو
مَنْفَعَتِ آخِرَتِ کے بنانے میں ہے یاد اس کو رکھیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفا یابی

اس ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضانِ سنت“ صفحہ 533 پر ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صَلَوةٌ وَسُنَّتٌ کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رَمَضَانُ المبارک کے آخری عشرہ میں مساجد کے اندر اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعْتَكِفِین کی سنتوں بھری تربیت کی جاتی ہے۔ معاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے افراد دورانِ اعتکاف گناہوں سے تائب ہو کر زندگی کے نئے دور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کَرِیْمَات کا بھی ظہور ہوتا ہے چنانچہ رَمَضَانُ المبارک ۱۴۲۵ھ کے اجتماعی اعتکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں جہاں کم و بیش 2000 مُعْتَكِفِین تھے، اُن میں ضلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ مُعْتَمِر بُرُگ حافظ محمد اشرف صاحب بھی مُعْتَكِف ہو گئے۔ قبلہ حافظ صاحب کا ہاتھ اور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

زبان مفلوج تھے اور قوتِ سماعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ

بڑے خوش عقیدہ تھے۔ انہوں نے ایک بار افطار کے کھانے میں

بصدِّ حسنِ ظن ایک مُبلغ سے جوٹھا کھانا لیکر کھایا، اُسی سے دم بھی

کروایا، بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رَحْمَتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو

جوش آیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شفا یاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ اُن کا فالج کا مرض جاتا رہا۔ انہوں نے ہزاروں اسلامی

بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے منچ پر چڑھ کر بصدِّ عقیدت

اپنے رُوبہ صحت ہونے کی بشارت سنائی، یہ نوید جانفزا اُن کو فضاء

”اللّٰہُ اللّٰہُ، اللّٰہُ اللّٰہُ“ کی پُر کیف صداؤں سے گونج اُٹھی۔ اُن

دنوں کی مقامی اخبارات نے اس خبرِ فرحت اثر کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قیوم دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم

اس پہ فدا ہو بچے بچے یا اللہ مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{ 2 } بلڈ پریشر کی مریضہ تند رُست ہو گئی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے

کہ میرا بلڈ پریشر لو (LOW) رہا کرتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہڑ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا ہے، مجھے اس مرض سے نجات مل گئی ہے۔

ہائی B.P. ہو گر یا کہ LOW ہو مگر فکر ہی مت کریں قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں التجائیں کریں بابِ رحمت کھلیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

100 گھروں سے بلائیں دور

اسلامی بہنو! مَدَنی قافلہ پھر مَدَنی قافلہ ہے، اس میں پاکیزہ
صحبتیں اور پھر اس کی برکتیں ہی برکتیں ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک
بندیوں اور مَدَنی مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی عاشقاؤں اور
مدینے کی دیوانیوں کی قُربتوں کے کیا کہنے! اچھوں کا قُرب اور پڑوس
یقیناً بہت بڑی سعادت ہے اس کی بَرَکت سے دنیوی آفتوں اور
بلاؤں سے بھی نجات ملتی ہے اور آخرت کی مَنفَعَت بھی ہاتھ آتی ہے
چنانچہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَپ اکبر عزوجل
وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ روح پرور ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک
مسلمان کی وجہ سے اُس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا دُور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

فرمادیتا ہے۔“ (المعجم الاوسط ج ۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰)

{ 3 } سکون کی نیند

ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 55 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرے پاؤں میں درد رہتا تھا جس کی وجہ سے میں رات بھر سکون سے سو نہیں سکتی تھی، ذرا آنکھ لگتی بھی تو ڈراؤنے خواب دکھائی دیتے جس کی وجہ سے میں گھبرا کر اٹھ بیٹھتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مارچ 2009ء میں اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا۔ جب رات کو آرام کا وقفہ ہوا تو مجھے ایسی سکون کی نیند آئی کہ شاید برسوں میں کبھی نہ آئی تھی۔ یہ سب مَدَنی قافلے کی بہاریں ہیں۔

اُس کی قسمت پے فدا تختِ شاہی کی راحت

خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! اَللّٰہُ رَبُّ الْعِبَاد عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں دلوں کا چین

ہے جیسا کہ پارہ 13 سورۃ الرِّعْد آیت نمبر 28 میں ارشاد

ہوتا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذکر و شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ
ترجمہ کنز ایمان : وہ جو ایمان
لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد
بِذِكْرِ اللَّهِ أَلا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ
سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد
الْقُلُوبُ ۲۸

ہی میں دلوں کا چین ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَدَنِي قافلے میں نیک بندوں کا بکثرت ذکر خیر
کیا جاتا ہے اور جہاں صالحین و صالحات یعنی بُر رگوں اور پار ساییوں
کا ذکر خیر ہوتا ہے، وہاں رحمتِ الہی عزوجل جھوم جھوم کر برستی ہے جیسا
کہ حضرت سیدنا امام سُفیان بن عُیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے
ہیں: عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزَلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے
ذکر کے وقت رحمتِ الہی اترتی ہے۔ (حلیۃ الأولیاء، ج ۷ ص ۳۳۵ ق ۱۰۷۵۰) تو
جہاں رحمت اترتی ہے وہاں راحت کیوں نہیں ملے گی! اگر رحمتوں کی
برسات میں چین و سکون نہ ملے گا تو کہاں ملے گا؟ مذکورہ ”مدنی بہار“
میں ڈراؤنے خواب کا بھی تذکرہ ہے، تو اس کا ایک مدنی علاج
پیش خدمت ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ
المَدینہ کے مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل، ”مدنی پنج سورہ“

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ محمّد و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

کے صَفْحَہ 247 پر ہے: یا مُتَكَبِّرُ 21 بار روزانہ پڑھ لیجئے،

ڈراؤنے خواب آتے ہوں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خواب میں

نہیں ڈریں گے۔ (مدتِ علاج: تا حصولِ شفا)

پاؤں میں درد ہو زن ہو یا مرد ہو قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

لوٹ لیں رحمتیں خوب لیں برکتیں خواب اچھے دیکھیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{ 4 } گردن کا درد کا فور ہو گیا

گھونکی (باب الاسلام سندھ) کی اسلامی بہن کا بیان ہے کہ مجھے ڈیڑھ ماہ

سے گردن میں شدید درد تھا، بہت علاج کروایا مگر مستقل آرام نہ آیا۔

جب میں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کی عاشقاؤں اور مدینے کی دیوانیوں کے مدنی قافلے میں سفر کیا تو

دیگر برکتیں ملنے کے ساتھ ساتھ میری گردن کا درد بھی کافور (یعنی

غائب) ہو گیا۔

درد گردن میں ہو یا کہیں تن میں ہو درد سارے میں قافلے میں چلو

کر سفر آئینگی تو سدھر جائیں گی اب نہ سستی کریں قافلے میں چلو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نابینا بچے کی حیرت انگیز حکایت

اسلامی بہنو! مَدَنی قافلے کی برکات مرحبا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

جہاں مَدَنی قافلے کی مسافرہ کی گردن کا درد کا فور (یعنی غائب) ہو

گیا! وہاں یہ ”مَدَنی پھول“ بھی سنبھال کر رکھنے والا ہے اور وہ یہ کہ

عین ممکن ہے کہ مَدَنی قافلے میں کسی کا درد دُور ہونے کے بجائے

مزید بڑھ جائے بالفرض کسی کے ساتھ ایسا ہو بھی جائے تو وہ شیطان

کے وسوسوں میں آکر ہرگز مَدَنی قافلے“ سے ناراض نہ ہو! مومن کو ہر

حال میں اَللّٰہ تَعَالٰی ذُو الْجَلَالِ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ یقیناً

اُس کی مَشِیَّتِ و حکمت کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ صحت دینے

میں بھی اُس کی حکمت، مرض کی زیادت میں بھی اُس کی مصلحت۔ کسی

کو آنکھوں کا نور عنایت کرنے میں حکمت تو کسی کو اندھا رکھنے ہی میں

مصلحت! اِس ضمن میں ایک نابینا بچے کی حیرت انگیز حکایت پیش

خدمت ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات پر مشتمل کتاب،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

”آنسوؤں کا دریا“ صفحہ 252 پر منقول ہے: حضرت سیدنا عیسیٰ

روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نہر کے قریب سے گزرے تو

کچھ بچوں کو اس میں کھیتے دیکھا، ان کے ساتھ ایک نابینا بچہ بھی تھا

جسے وہ پانی میں غوطہ دے کر دائیں بائیں بھاگ جاتے اور وہ انہیں

تلاش کرتا رہتا مگر کامیاب نہ ہوتا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ

علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بارے میں غور و فکر کرنے لگے

پھر اللہ عز و جل کی بارگاہ میں اس بچے کی بصارت (یعنی نظر) لوٹ آنے

کی دعا کی، اللہ عز و جل نے اس بچے کی بینائی لوٹا دی۔ جب اُس نے

آنکھیں کھولیں اور بچوں کو دیکھا تو ایک بچے کو پکڑا اور اس سے ایک دم

چمٹ گیا پھر اُسے پانی میں اس قدر غوطے دیئے کہ وہ مر گیا پھر چھپٹ

کر دوسرے کو پکڑا اور اسے بھی غوطے پر غوطے کھلا کر موت کے گھاٹ

اُتار دیا! یہ صورت حال دیکھ کر باقی بچے خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے

ہوئے۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے

یہ معاملہ دیکھا تو بہت حیران ہوئے اور عرض کی: ”یا الہی عز و جل!

اے میرے مالک و مولیٰ! تو ان کی تخلیق (یعنی پیدائش) کو زیادہ جاننے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیادہ لکھتا اور ایک قیادہ پھاڑ جتنا ہے۔

والا ہے اس بچے کو کچھیلی حالت پر لوٹا دے۔“ تو اللہ عز و جل نے حضرت

سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی:

”میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔۔۔“ تو حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ

علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے میں گر گئے۔ (آنسوؤں کا دریا ص ۲۵۲)

{ 5 } مجھے قے ہو جاتی تھی

گھونگی (باب الاسلام سندھ) کی اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے

کہ مجھے ٹانفا نیڈ ہوا تھا جس کی وجہ سے میرا ہاضمہ تباہ ہو گیا تھا۔ میں

جب بھی کھانا کھاتی فوراً قے ہو جاتی۔ جب میں نے اسلامی بہنوں

کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کیا اور سنت کے

مطابق کھانا کھایا تو مجھے قے ہوئی نہ پیٹ میں درد۔ میں نے یہ

برکتیں دیکھتے ہوئے نیت کی ہے کہ آئندہ خود بھی مدنی قافلوں میں

سفر کروں گی اور دیگر اسلامی بہنوں پر بھی انفرادی کوشش کر کے انہیں

مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دوں گی۔

گر ہے دردِ شکم مت کریں اس کا غم ساتھ حرم کو لیں قافلے میں چلو

تنگ دستی مٹے دور آفت بٹے لینے کو برکتیں قافلے میں چلو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! سنت پھر سنت ہے اس میں برکت کیوں نہ ہو! اور
سنت بھی جب سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں آقا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ والہ وسلم کی عاشقاؤں، مدینے کی دیوانیوں کی صحبت میں رہ کر ادا کی
جائے اُس کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں ہر کام میں سنت پر عمل
کا جذبہ مل جائے۔

محمد کی سنت کی الفت عطا کر میں ہو جاؤں ان پر فدا یا الہی
میں سنت کی دھو میں مچاتی رہوں کاش! تو دیوانی ایسی بنا یا الہی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{ 6 } سونے کا گمشدہ بُندا مل گیا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لب لباب
ہے کہ میرا سونے کا بُندا گم ہو گیا تھا۔ تین دن تک تلاش کیا مگر نہ مل
سکا، پھر جب ہمارے علاقے میں اسلامی بہنوں کے مدنی قافلے کی
آمد ہوئی تو میں نے دُعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی قافلے کی برکت
سے مجھے میرا گمشدہ بُندا ملادے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس دُعا کے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

طفیل مجھے میرا سونے کا بُندا باسانی مل گیا اور حیرت بالائے حیرت
یہ ہے کہ اُس جگہ سے ملا جہاں میں پہلے بیسیوں بار دیکھ چکی تھی! یہ
برکت دیکھ کر میں نے بھی مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کی ہے۔

کھو گئے زیورات آئیں پھیلا کے ہاتھ عرض حق سے کریں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں دل کی کلیاں کھلیں در کرم کے کھلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جَنّت کی بھی کیا شان ہے!

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی برکت سے سونے کا
گمشدہ بُندا مل گیا! خیر یہ تو دنیا کی ایک حقیر شے ہے اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے والوں اور والیوں کو جنت بھی
ملے گی اور سُبْحَنَ اللّٰہ! جَنّت کی بھی کیا شان ہے! چنانچہ دعوتِ

اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 176
صفحات پر مشتمل کتاب، ”پہشت کی گنجیاں“ صَفْحَہ 15 تا 16 پر
ہے: جَنّت میں شیریں (یعنی میٹھے) پانی، شہد، دودھ اور شراب کی
نہریں بہتی ہیں۔ (ترمذی ج ۳ ص ۲۵۷ حدیث ۲۵۸۰) جب حَتّٰی پانی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کی نہر میں سے پیس گے تو انہیں ایسی حیات ملے گی کہ کبھی موت نہ آئے گی اور جب دودھ کی نہر میں سے نوش کریں گے تو ان کے بدن میں ایسی فربہ پیدا ہوگی کہ پھر کبھی لاغر (یعنی کمزور) نہ ہوں گے اور جب شہد کی نہر میں سے پی لیں گے تو انہیں ایسی صحت و تندرستی مل جائے گی کہ پھر کبھی وہ بیمار نہ ہوں گے اور جب شراب کی نہر میں سے پیس گے تو انہیں ایسا نشاط اور خوشی کا سُور حاصل ہوگا کہ پھر کبھی وہ غمگین نہ ہوں گے۔ یہ چاروں نہریں ایک حوض میں گر رہی ہیں جس کا نام حوضِ کوثر ہے یہی حوض، حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وہ حوضِ کوثر ہے جو ابھی جنت کے اندر ہے لیکن قیامت کے دن میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ جہاں حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس حوض سے اپنی اُمت کو سیراب فرمائیں گے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۸۲، ۸۳)

اسلامی بہن اور نیکی کی دعوت

سوال: کیا اسلامی بہن نیکی کی دعوت کیلئے اپنے پڑوس کی اسلامی بہنوں کے گھر کے دروازے پر جاسکتی ہیں؟

جواب: سخت پردے کے ساتھ جاسکتی ہے۔ مگر اس معاملے میں اسلامی بہن کو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

بہت زیادہ محتاط رہنا ہوگا۔

آواز کیسے کھلی!

اسلامی بہنو! دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں اکٹھی کرنے کے لئے ہفتے میں کم از کم ایک دن تنظیمی ترکیب کے مطابق علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے۔ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی برکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مدنی قافلے کی ایک خوشگوار و مشکبار مدنی بہار پیش ہے، چنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک اسلامی بہن گلے کے مرض کا شکار تھیں، صاف آواز نہ نکلتی تھی حتیٰ کہ بالکل قریب بیٹھنے والے کو بھی ان کی آواز ٹھیک سے سُنائی نہ دیتی تھی۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا کہہ رکھا تھا اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ یا تو آواز ٹھیک ہو جائے گی یا بالکل بند ہو جائے گی۔ دَرائیں اُشنا دعوتِ اسلامی کی ایک اسلامی بہن نے انہیں علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی رغبت دلائی تو وہ مختلف گھروں میں پردے کے ساتھ دی جانی والی ”نیکی کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

دعوت، میں شرکت کیلئے اُن کے ساتھ ہو لیں۔ جب وہ اسلامی بہن علاقائی دورے سے واپس لوٹیں تو حیرت بالائے حیرت کہ اُن کی آواز پہلے سے بہتر ہو چکی تھی، پھر اگلے ہی روز جب اُنہوں نے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی تو اُن کی آواز ایسی صاف ہو چکی تھی گویا کبھی بند ہی نہ ہوئی تھی! یوں علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے اُنہیں اس مرض سے رہائی نصیب ہوئی۔

آمنہ کے لال! صدقہ فاطمہ کے لال کا دُور اب تو شامتیں کر بے کس و مجبور کی بہر شاہ کر بلا ہوں دور آفات و بلا اے حبیبِ ربِّ داود نیکس و مجبور کی صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدِ اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی خوب برکتیں ہیں نیکی کی دعوت دینے اور بھلائی کی بات بتانے کے ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدَسَ سِرُّہُ الثُّوْرَانِی "حَلِیَّۃُ الْاَوْلِیَاء" میں نقل کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۵ رقم ۷۶۲۲)

اس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ نیکی کی دعوت دینے، سنتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں اور والیوں کے تودارے ہی نیارے ہو جائیں گے، ان شاء اللہ عزوجل اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت کے ذریعے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے والوں اور والیوں، مدنی قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مدنی انعامات کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور والیوں اور سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں اور والیوں نیز مُبَلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں اور مبلّغات کی نیکی کی دعوت سننے والیوں کی قبور بھی ان شاء اللہ عزوجل حُضورِ مُفیض

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مسکین (مہم ہلام) پر زُرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور کے صدقے نور علی نور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاختر چشمے نور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنوں کا مَدَ فی مشورہ

سوال: کیا اسلامی بہنیں نیکی کی دعوت کے مَدَ فی کاموں میں ترقی کے لئے آپس

میں مل بیٹھ کر مَدَ فی مشورہ کرنے کے لئے کہیں جمع بھی ہو سکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں شرعی پردہ اور دیگر قیودات کے ساتھ مَدَ فی مشورہ کیلئے جمع

ہو سکتی ہیں۔

دورانِ عدت سنتیں سیکھنے کیلئے نکلنا کیسا؟

سوال: موت یا طلاق کی عدت کے دوران اسلامی بہن سنتیں سیکھنے یا سکھانے

کیلئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

اسلامی بہنوں کا اجتماع کرنا کیسا؟

سوال: اسلامی بہنوں کا پردے میں رہ کر ذکر اللہ عزَّ وَّجَلَّ، نعت خوانی، سنتوں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ مجھوں ترین شخص ہے۔

بھرے بیان اور دُعا وغیرہ پر مشتمل سُنّتوں بھرا اجتماع کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہنوں کو قرآن و سُنّت کی باتیں بتانا ضروری ہے تاکہ انہیں

اسلامی زندگی گزارنے کا ڈھنگ آجائے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں

مثلاً انہیں سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سُننے اور مُستند علماء

اہلسنّت کی کتابیں پڑھنے کو دی جائیں، نیز پردے کی رعایت کرتے

ہوئے کسی جگہ جمع ہو کر وہ فرائض و سُنّتیں سیکھیں، چنانچہ مُفسّر شہیر

حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے

ہیں: ”اب فی زمانہ عورتوں کو باپردہ مسجدوں میں آنے اور علیحدہ بیٹھنے

سے نہ روکا جائے کیونکہ اب عورتیں سینماؤں بازاروں میں جانے

سے تو رُکتی نہیں، مسجدوں میں آ کر کچھ (نہ کچھ) دین کے احکام سُن

لیں گی۔“ (مرآۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۰) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

”ان (عورتوں) میں تبلیغ یا توبّد ریعہ کُتب و رسائل کی جائے یا ذی علم

عورتیں غیر ذی علم عورتوں کو احکام سکھا دیں یا نہایت پردے کے

ساتھ واعظ (یعنی بیان کرنے والے عالم) سے بالکل علیحدہ ایک عمارت

یا بڑے پردے کی آڑ لے کر وعظ و احکام سنیں مگر اس تیسری صورت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُورِ دُپاک نہ پڑے۔

میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔“ (فتاویٰ نعیمیہ ص ۴۸)

غیر عالم کو بیان کرنا حرام ہے

سوال: جو اسلامی بہنِ عالمہ نہ ہو کیا وہ اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کر سکتی ہے؟

جواب: جو کافی علم نہ رکھتی ہو وہ مذہبی بیان نہ کرے۔ چنانچہ میرے آقا علی

حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 378 پر

فرماتے ہیں: وعظ میں اور ہر بات میں سب سے مُقدم اجازتِ اللہ

ورسول عَزَّوَجَلَّ وصالی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے۔ جو کافی علم نہ رکھتا ہو، اُسے

وعظ کہنا حرام ہے اور اس کا وعظ سُننا جائز نہیں، اور اگر کوئی معاذ اللہ

عَزَّوَجَلَّ بد مذہب ہے تو وہ تو نامِ شیطان ہے اس کی بات سنی سخت

حرام ہے (اُس کو مسجد میں بیان سے روکا جائے) اور اگر کسی کے

(عقیدے میں خرابی نہ ہو مگر اُس کے) بیان سے فتنہ اٹھتا ہو تو اُسے بھی

روکنے کا امام اور اہل مسجد کو حق ہے اور اگر پورا عالم سنی صحیح العقیدہ

وعظ فرمائے تو اُسے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پارہ 1 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 114 میں ارشاد فرماتا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے کنا جُعاف ہوں گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ

أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے۔ (پ ۱ البقرہ ۱۱۳)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۸)

عالم کی تعریف

سوال: تو کیا مبلغ بننے کیلئے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کرنا شرط ہے؟

جواب: عالم ہونے کیلئے نہ درسِ نظامی شرط ہے نہ اس کی محض سند کافی بلکہ علم

چاہئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عالم کی

تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُستقل ہو اور

اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔ علم کتابوں

کے مطالعہ سے اور علماء سے سُن سُن کر بھی حاصل ہوتا ہے۔ (تلخیص

از احکام شریعت حصہ ۲ ص ۲۳۱) معلوم ہوا عالم ہونے کیلئے درسِ

نظامی کی تکمیل کی سند ضروری ہے نہ ہی کافی نہ ہی عربی فارسی وغیرہ کا

جاننا شرط، بلکہ علم درکار ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: سند کوئی چیز نہیں بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُر و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(یعنی علمِ دین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی ان کی شاگردی کی لیاقت بھی اُن سند یافتوں میں نہیں ہوتی، علم ہونا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۸۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ فتاویٰ رضویہ شریف، بہارِ شریعت، قانونِ شریعت، نصابِ شریعت، مراۃ المناجیح، علم القرآن، تفسیر نعیمی، احیاء العلوم (مترجم) اور اس طرح کی کئی اُردو کتابیں ہیں جن کو پڑھ کر سمجھ کر اور علمائے کرام سے پوچھ پوچھ کر بھی حسبِ ضرورت عقائد و مسائل سے آگاہی حاصل کر کے ”عالم“ بننے کا شرف حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر ساتھ ہی ساتھ ”درسِ نظامی“ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہو جائے تو سونے پر سہا گا۔

غیر عالم کے بیان کا طریقہ

سوال: جو عالم نہ ہو کیا اُس کے بیان کرنے کی بھی کوئی صورت ہے؟

جواب: غیر عالم کے بیان کی آسان صورت یہ ہے کہ علمائے اہل سنت

کی کتابوں سے حسبِ ضرورت فوٹو کا پیاں کروا کر اُن کے تراشے اپنی ڈائری میں چسپاں کر لے اور اس میں سے پڑھ کر سنائے۔ منہ زبانی کچھ نہ کہے نیز اپنی رائے سے ہرگز کسی آیتِ کریمہ کی تفسیر یا حدیث

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پاک کی شرح وغیرہ بیان نہ کرے۔ کیوں کہ تفسیر بالرائے^(۱) حرام ہے اور اپنی انکل کے مطابق آیت سے استدلال یعنی دلیل پکڑنا اور حدیثِ مبارک کی شرح کرنا اگرچہ دُرست ہو تب بھی شرعاً اس کی اجازت نہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): جس نے بغیر علمِ قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۳۹ حدیث ۲۹۵۹) غیر عالم کے بیان کے بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جاہل اُردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۰۹)

مُبلِّغین کیلئے اہم ہدایت

سوال: دعوتِ اسلامی کے بعض مُبلِّغین و مُبلِّغات مُنہ زبانی بھی بیانات کرتے

_____ مدینہ

(۱) تفسیر بالرائے کرنے والا وہ کہلاتا ہے جس نے قرآن کی تفسیر عقل اور قیاس (اندازہ) سے کی، جس کی نقلی (یعنی

شرعی) دلیل و سند نہ ہو۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہیں اُن کیلئے آپ کی طرف سے کیا ہدایات ہیں؟

جواب: اگر یہ علماء یا عالِمات ہیں جب تو حرج نہیں۔ ورنہ غیر عالمِ مُبلِّغین و

مُبلِّغات کے لئے معروضات پیش کر دی گئیں کہ وہ صرف علماء کی

تحریرات سے پڑھ کر ہی بیانات کریں۔ اگر کسی جاہل کو سنتوں بھرے

اجتماع میں منہ زبانی بیان کرتا پائیں تو دعوتِ اسلامی کے ذمہ

داران اُس کو روک دیں۔ غیر عالمِ مُبلِّغین و مُبلِّغات اور تمام غیر

عالم مُقرِّرین کو چاہئے کہ وہ منہ زبانی مذہبی بیان یا خطاب نہ

کریں۔ میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت مولانا

شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”جاہل اُردو خواں

اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس

میں حرج نہیں۔ مزید فرماتے ہیں: جاہل خود بیان کرنے بیٹھے تو اُسے

وعظ کہنا حرام ہے اور اُس کا وعظ سننا حرام ہے اور مسلمانوں کو حق ہے

بلکہ مسلمانوں پر حق ہے کہ اُسے منبر سے اُتار دیں کہ اس میں نہی

مُنکَر (یعنی بُرائی سے منع کرنا) ہے اور نہی مُنکَر واجب۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اسلامی بہنیں نعتیں پڑھیں یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں میں نعتیں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں میں بغیر مائیک کے اس طرح نعت شریف

پڑھیں کہ اُن کی آواز کسی غیر مرد تک نہ پہنچے۔ مائیک کا اس لئے منع کیا

کہ اس پر پڑھنے یا بیان کرنے سے غیر مردوں سے آواز کو بچانا قریب

قریب ناممکن ہے۔ کوئی لاکھ دل کو منالے کہ آواز شامیانے یا مکان سے

باہر نہیں جاتی مگر تجربہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے عورت کی آواز

عموماً غیر مردوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ بڑی محافل میں مائیک کا نظام بھی

تو اکثر مرد ہی چلاتے ہیں! سگِ مدینہ عفی عنہ کو ایک بار کسی نے بتایا کہ

فلاں جگہ محفل میں ایک صاحبہ مائیک پر بیان فرما رہی تھیں، بعض مردوں

کے کانوں میں جب اُس نسوانی آواز نے رس گھولا تو ان میں سے ایک

بے حیا بولا، آہا! کتنی پیاری آواز ہے!! جب آواز اتنی پُرکشش ہے تو خود

کیسی ہوگی!!! اَوْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

اسلامی بہنیں مائیک استعمال نہ کریں

یاد رہے! دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے سنتوں بھرے

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اجتماعات اور اجتماع ذکر و نعت میں اسلامی بہنوں کیلئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لہذا اسلامی بہنیں ذہن بنا لیں کہ کچھ بھی ہو جائے نہ لاؤڈ اسپیکر میں بیان کرنا ہے اور نہ ہی اس میں نعت شریف پڑھنی ہے۔ یاد رکھئے! غیر مردوں تک آواز پہنچتی ہو اس کے باوجود بے باکی کے ساتھ بیان فرمانے اور نعتیں سنانے والی گنہگار اور ثواب کے بجائے عذابِ نار کی حقدار ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سنائی دیتی ہے، یونہی حُرْم کے مہینے میں کتابِ شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر (یعنی کورس میں) پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سے محلِ فتنہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۰)

عورت کے راگ کی آواز

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور سوال کے جواب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میں ارشاد فرماتے ہیں: عورت کا (نعیت وغیرہ) خوش الحانی سے
 بآواز ایسا پڑھنا کہ نا محرموں کو اُس کے نغمے (یعنی راگ و رٹم) کی
 آواز جائے حرام ہے۔ ”تَوَازِلُ فَتَيَةِ ابِوَاللَّيْثِ سَمَرَقَنْدِي“ (رحمۃ اللہ تعالیٰ
 علیہ) میں ہے، عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا ”عَمُورَة“، یعنی مَحَلِّ
 سِتْر (پُچھپانے کی چیز) ہے۔ ”کافی امام ابو البرکات نفی“ میں ہے،
 عورت بلند آواز سے تَلْبِیْہ (یعنی لَبَّيْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ نہ پڑھے اس لئے
 کہ اس کی آواز قَابِلِ سِتْر (پُچھپانے کے قابل چیز) ہے۔ علامہ شامی
 قُدس سرُّہ السامی فرماتے ہیں، عورتوں کو اپنی آواز بلند کرنا، انھیں لمبا اور
 دراز (یعنی ان میں اتار چڑھاؤ) کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں
 تَقْطِيع کرنا (کاٹ کاٹ کر تخلیلی عَرُوض یعنی نظم کے قواعد کے مطابق) اشعار کی
 طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں
 دیتے اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا اُن کی طرف مائل ہونا
 پایا جائے گا اور اُن مردوں میں جذباتِ شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی اسی
 وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۹۷، فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۲)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دہڑ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

میری آواز کانپتی تھی

اسلامی بہنو! بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی غلامی تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا طرہ امتیاز ہے، اس سے وابستگان پر بھی ربِّ کائنات عزَّوَجَلَّ کے ایسے ایسے انعامات ہوتے ہیں کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے منسلک ہونے سے پہلے میں مختلف گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی انمول حیات (یعنی زندگی) کے قیمتی لمحات ضائع کر رہی تھی۔ تقریباً 12 سال پہلے اچانک ہارٹ ایٹک ہوا (یعنی دل کا دورہ پڑا) اور میں بے ہوش ہو گئی۔ جب ہوش آیا تو آواز بند ہو چکی تھی، اب میں صرف اشاروں سے بات کر سکتی تھی۔ ڈاکٹری علاج سے کچھ افاقہ تو ہو گیا مگر اب بھی بات کرتے وقت آواز کانپتی تھی، دھوئیں والی جگہ پر کھانسی شروع ہو جاتی، دم گھٹنے لگتا اور آواز بند ہو جاتی۔ اسی حالت میں کم و بیش ایک ماہ گزر گیا۔ ایک دن میں اپنے مرض سے دل برداشتہ ہو کر خوب روئی، اسی دوران میری آنکھ لگ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خواب میں ایک بزرگ کی زیارت ہوئی، انہوں نے کچھ یوں فرمایا:
 ”فکر نہ کرو، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گی اور
 جب ٹھیک ہو جاؤ تو فیضانِ مدینہ ضرور آنا۔“ اس مبارک خواب کو
 دیکھنے کے بعد دن بدن صحت بہتر ہونے لگی۔ جیسے ہی میں باہر نکلنے
 کے قابل ہوئی، ایک اسلامی بہن کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے عالمی
 مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے
 اجتماع میں حاضر ہو گئی۔ اُس اجتماع نے میری زندگی بدل کر رکھ دی،
 میں نے دل ہی دل میں پکی نیت کی کہ اب میری زندگی دعوتِ
 اسلامی کے لئے وقف ہے۔ میں نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام
 کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مَدَنی ماحول کی
 برکتیں ہیں کہ ایک وقت وہ تھا جب بات کرتے ہوئے میری آواز
 کانپتی تھی اور ایک وقت یہ ہے کہ میں علاقائی سطح پر ہونے والے
 اسلامی بہنوں کے اجتماعِ ذکر و نعت میں اپنے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعتیں پڑھتی ہوں، اب آواز کانپتی ہے نہ گلا بیٹھتا
 ہے اور نہ ہی کھانسی اُٹھتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف رحمن خود ہے میرے طرفدار کی طرف
دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آگیا گھبرا کے ہو گئے وہ گنہگار کی طرف
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہانے ڈھونڈتی ہے۔ بعض اوقات
یوں بھی ترکیب بن جاتی ہے یعنی ”جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے“ اسلامی
بہن جب ٹوٹ کر روئی، رحمت کو جوش آیا اور کام ہو گیا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
برآمدہ سے ایک دوسری کو پکارنا کیسا؟

سوال: برآمدے میں سے اسلامی بہن کا پڑوسنوں کے ساتھ بلند آواز سے باتیں
کرنا، کیسا ہے؟ اسی طرح عمارت میں اوپر نیچے رہنے والیاں ایک
دوسرے کو پکاریں، آپس میں زور زور سے گفتگو کریں کیا یہ مناسب ہے؟
جواب: یہ انتہائی غیر مناسب ہے کیونکہ اس طرح گفتگو کرنے سے غیر مردوں
تک آواز پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ اگر آس پاس کی اسلامی بہنوں سے
کوئی ضروری کام ہے تو اسکے لئے ایک دوسرے کے گھر ٹیلیفون یا انٹر
کام کے ذریعے بات چیت کر لے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

بچوں کو ڈانٹنے کی آواز

سوال: اچھا یہ بتائیے کہ بچوں کو ڈانٹتے وقت اسلامی بہن کا آواز بلند کرنا کیسا؟

جواب: اسلامی بہن کا اس طرح ڈانٹنا کہ آواز گھر سے باہر نکلے، انتہائی نامناسب

اور مُضحکہ خیز ہے۔ بچوں پر بات بات پر چلا تے رہنا حماقت بھی ہے

کہ اس طرح بچے مزید ”آزاد“ ہو جاتے ہیں۔ لہذا بار بار ڈانٹنے کے

بجائے زیادہ تر پیار سے کام لیا جائے۔ سب کے سامنے بچوں کو رُسوا

کرتے رہنے سے رفتہ رفتہ اُس کا تنہا سادل ”باغی“ ہو جاتا ہے۔ بچے

کی موجودگی میں کسی معزز شخص سے اُسی بچے کے بارے میں اس طرح

کی شکایات کرنا مثلاً ”اس کو سمجھاؤ، یہ تنگ بہت کرتا ہے بہت شرارتی

ہے، ماں باپ کا کہنا نہیں مانتا وغیرہ“ عقلمندی نہیں کیوں کہ اس سے

بچے کی اصلاح ہونا درگنار اُلٹا ذہن یہ بنتا ہوگا کہ مجھے ماں باپ نے

فُلاں کے سامنے ذلیل کر دیا! آج کل اولاد کی نافرمانیوں کی شکایات

عام ہیں۔ اس کی وجوہات میں بچپن میں ماں باپ کا بات بات پر بے

جائیج و پکار کرنا اور بچے کو دوسروں کے سامنے وقتاً فوقتاً ذلیل و خوار کرنا

بھی شامل ہو تو بعید از قیاس نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُروِ پاک پڑھو گے، تمہارا گھبر دُروِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہے فلاح و کامرانی زُری و آسانی میں

ہر بنا کام یگو جاتا ہے نادانی میں

عورت نعتوں کی وڈیو کیسٹ دیکھے یا نہیں؟

سوال: کیا اسلامی بہن نعت خوانوں کی وڈیو کیسٹ دیکھ سکتی ہے؟

جواب: میرا مشورہ ہے کہ ہرگز نہ دیکھے۔ ایک تو خوش الحانی کا جادو، دوسرے

نوجوان نعت خوان کی (اسٹوڈیو میں بنائی ہوئی خوش لباسی، پفنگ اور لائٹنگ

کے ذریعے ”نقلی نور“ برساتی زبردستی کی پُرکشش) تصویر اور تیسرے اُس

کے ہاتھ وغیرہ لہرانے کی اداؤں کے سبب قوی امکان ہے کہ عورت

کے قلب میں ہیجان پیدا ہوا اور ثواب کے بجائے عذاب کا سامان ہو۔

عورت نعتوں کی کیسٹ سنے یا نہیں؟

سوال: تو کیا اسلامی بہن نا محرم نعت خواں کی آواز میں نعتیں بھی نہیں سُن سکتی؟

جواب: نعت شریف سننا سنانا واقعی ثواب کا کام ہے، البتہ نا محرم نعت خوان

کی آواز میں عورت نعت شریف نہ سُنے کہ اُس کی سُر نیکی آواز کے باعث

وہ فتنہ میں مبتلا ہو سکتی ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سرکارِ مدینہ،

سلطانِ باقرینہ، قرا قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

علیہ والہ وسلم کے ایک حدی خواں (یعنی اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے مست کرنے والے اشعار پڑھنے والے) تھے جن کا نام اَنْجَشَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا جو کہ انتہائی خوش آواز تھے (ایک سفر کے دوران جس میں عورتیں بھی ہمراہ تھیں اور سپدنا اَنْجَشَہ اشعار پڑھ رہے تھے اس پر) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: ”اے اَنْجَشَہ! ہستہ، نازک شیشیاں نہ توڑ دینا۔“ (بخاری ج ۴ ص ۱۵۸ حدیث ۶۲۱۱) مفسرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الٰہان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی میرے ساتھ سفر میں عورتیں بھی ہیں جن کے دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہیں خوش آوازی ان میں بہت جلد اثر کرتی ہے اور وہ لوگوں کے گانے سے گناہ کی طرف مائل ہو سکتی ہیں اس لیے اپنا گانا بند کر دو۔“ (مراۃ ج ۶ ص ۴۴۳)

اسلامی بہنیں نعت خوانوں کی کیسٹیں نہ سنیں

معلوم ہوا، عورتوں کے دل نازک شیشیوں کی مانند ہیں۔ انہیں خوش الحان غیر مزہ د سے ترنم کے ساتھ اشعار نہیں سننے چاہئیں۔ ترنم میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے اور مرد و عورت ایک دوسرے کا ترنم سن کر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیڑا اور لکھتا اور ایک قیڑا اور لکھتا ہے۔

جلد فتنے میں پڑ سکتے ہیں۔ اسی لئے سب مدینہ عفی عنہ نے مردوں کی آواز میں نعتیں سننے کا اسلامی بہنوں کو مشورۃً منع کیا ہے۔ لہذا اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ مرد نعت خوانوں سے نعتیں بلکہ ان کی آڈیو کیسٹیں بھی نہ سُنیں نیز مرد نعت خوان کی نعت پڑھنے کی طرز کو بھی نہ اپنائیں کیونکہ اس طرح دل میں اس نعت خوان کی طرف میلان پیدا ہو سکتا ہے، شیطان کو فتنے میں مبتلا کرتے دیر نہیں لگتی۔ مرد و عورت (یعنی غیر محارم) کو ہر اس فعل سے بچنا چاہئے جس سے ایک دوسرے کا تصوّر قائم ہو اور شیطان بہر کاے۔

کیا اسلامی بہنیں مرحوم نعت خوان کی نعتیں سُن سکتی ہیں؟

سوال: اسلامی بہنیں فوت شدہ نعت خوان کی کیسٹیں سُن سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: فوت شدہ نعت خوانوں کی کیسٹیں سننے یا ان کی طرزیں اپنانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ بظاہر اب ”فتنہ“ کا اندیشہ نہیں۔ مثلاً دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران خوش الحان نعت خوان، بلبلِ روضہ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی نعتوں کی کیسٹیں سننے اور ان کی طرزیں اپنانے میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حرج نہیں۔ ہاں مرحوم نعت خوان کی آواز سننے پر بھی اگر کسی اسلامی بہن کے دل میں شیطان گندے و سوسے ڈالتا ہو تو وہ نہ سنے۔
مجھے مدنی چینل نے مدنی برقع پہنا دیا!

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مدنی چینل کی بھی کیا بات ہے! اس کے ذریعے بھی مسلمانوں کی اصلاح کا سامان ہو رہا ہے، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ پہلے پہل میں پردہ نہیں کرتی تھی۔ پھر ہمیں دعوتِ اسلامی نے ”مدنی چینل“ کا عظیم تحفہ عطا کیا جسے دیکھنے کی برکت سے میں اور میرے بچوں کے ابو نماز کے پابند ہو گئے۔ ایک دن مدنی چینل پر ”پردے کی اہمیت“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان جاری تھا۔ میرے بچوں کے ابو نے جب وہ بیان سنا تو اتنے متاثر ہوئے کہ مجھے مدنی برقع پہننے کی ترغیب دلائی اور بلا ضرورت بازار وغیرہ جانے سے بھی منع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی چینل کی برکت سے مجھے بے پردگی سے توبہ نصیب ہوئی اور اب میں کوئی دیدہ زیب، غیر مردوں کو متوجہ کرنے والا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

يَا مَعْزَاذَ اللَّهِ نِگاسر رکھنے والا رسمی برقع نہیں بلکہ شرعی پردے کے مطابق صرف اور صرف مَدَنی برقع پہنتی ہوں۔

مدنی چینل سٹوں کی لائے گا گھر گھر بہار

مدنی چینل دیکھنے والے بنیں پرہیز گار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنوں کے مدنی چینل دیکھنے کا شرعی مسئلہ

اسلامی بہنو! مدنی چینل کی بہاروں کے کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مَدَنی چینل دیکھ کر بعض کفار کو تو ایمان کی دولت ہی نصیب ہوگئی! نیز نہ

جانے کتنے ہی بے نمازی نمازی بن گئے، مستعد و افراد نے گناہوں سے

توبہ کر کے سٹوں بھری زندگی کا آغاز کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی

چینل سو فیصدی اسلامی چینل ہے، نہ اس میں موسیقی ہے نہ ہی عورت کی

نمائش۔ مَدَنی چینل میں کیا ہے؟ اس میں فیضانِ قرآن، فیضانِ

حدیث، فیضانِ انبیاء، فیضانِ صحابہ اور فیضانِ اولیا ہے۔ اس میں

تلاوتیں، نعتیں، مقدمات ہیں، دعا و مناجات میں الحاح و زاری کے دل

ہلا دینے والے اور عشقِ رسول میں رونے، رُلانے اور تڑپانے والے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رقت انگیز مناظر ہیں، دارالافتاء اہلسنت، روحانی طبّی علاج، سنتوں
بھرے مدنی پھول آخرت بہتر بنانے والی خوب مدنی بہاریں ہیں۔
الغرض مدنی چینل ایک ایسا چینل ہے کہ اس کے ذریعے انسان گھر
بیٹھے لچھا خاصا علم دین سیکھ سکتا ہے! ہاں اسلامی بہنوں کو مدنی چینل
دیکھنے سے پہلے 112 بار غور کر لینا چاہئے کیونکہ مدنی چینل میں اکثر
نوجوانوں ہی کے مناظر ہوتے ہیں اور عورت نازک شیشی ہے اور اسے معمولی
سی ٹھیس ہی کافی۔ کہیں مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ بد رنگا ہی کے گناہ میں نہ جا
پڑے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد
علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16
صفحہ 86 پر فرماتے ہیں: عورت کا مرد اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی
حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اُس وقت ہے کہ عورت
کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا
ہوگی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔ (عالمگیری ج 5 ص 324)

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھیں نگاہیں
آنکھوں پہ مری بہن لگا قفلِ مدینہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

عورت عامل کے پاس جائے یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہن عاملوں کے پاس تعویذ دھاگے کے لئے جائے یا نہیں؟

جواب: اگر گھر بیٹھے علاج ممکن نہیں، تو کسی محرم کے ذریعے ترکیب بنالے۔

اگر کوئی ایسا مرد بھی نہیں تو اب شرعی پردے کی تمام شرائط کے ساتھ

کسی عاملہ (عورت) کے پاس تعویذ لینے جائے اگر عاملہ بھی مُیسّر

نہیں یا اُس سے شفا نہ ہو تو کسی بوڑھے اور نیک عامل کے پاس

جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی بھی مسلمان عامل کے پاس جائے مگر

جب بھی باجائز شرعی باہر نکلے تو بیان کردہ شرعی پردہ اور اُس کی

قیودات کا لحاظ ضروری ہے۔ عامل کے ساتھ لوچ دار نرم گفتگو،

بے تکلفی یا تنہائی ہرگز نہ ہو۔ جو عامل عورتوں کے ساتھ بے تکلف

بنتا، بات بات پر قہقہے لگاتا، خوب ڈینگیں مارتا اور اپنے کارنامے سناتا

ہو ایسوں کے پاس جانا سخت تشویشناک ہے۔ اور عامل کو اگر عورت پر

خصوصی توجہ دیتا، فون وغیرہ پر خود ہی رابطہ کرتا اور اس طرح کا پیغام

وغیرہ دیتا پائیں کہ اکیلی آؤ تا کہ اچھی طرح علاج کیا جاسکے، تو ایسے

عامل کی چھاؤں سے بھی دُور بھاگیں ورنہ شاید عمر بھر پچھتانا پڑے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

عورت کا میک اپ کرنا کیسا؟

سوال: عورت کا بناؤ سینگھا کرنا، پُست یا باریک لباس پہننا کیسا؟

جواب: گھر کی چار دیواری میں صرف اپنے شوہر کی خاطر جائز طریقے پر میک

اپ کر سکتی ہے۔ بے اجازتِ شرعی مثلاً محارم رشتے داروں کے یہاں

جانے کے موقع پر گھر سے باہر نکلنے کیلئے لالی پاؤڈر اور خوشبو وغیرہ لگانا

اور فیشن کے کپڑے پہن کر معاذ اللہ عزوجل غیر مردوں کیلئے جاذبِ نظر

بنا جیسا کہ آج کل عام رواج ہے یہ سخت ناجائز و گناہ ہے۔ باریک

دوپٹا جس سے بالوں کی رنگت جھلکے یا باریک کپڑے کی جڑا میں جس

سے پاؤں کی پنڈلیاں چمکیں یا ایسے پُست لباس میں ملبوس جس میں

جسم کے کسی عضو مثلاً سینے وغیرہ کا ابھار نمایاں ہو غیر محرموں کے

سامنے آنا ناجائز اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

لباس کے باوجود ننگی

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے

محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عن العیوب عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے ایک حدیثِ پاک میں یہ بھی فرمایا: دوزخیوں میں دو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے اس عہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں) ان میں ایک جماعت ان عورتوں کی ہے جو پہن کر نکلی ہوں گی، دوسروں کو (اپنی حرکتوں کے ذریعے) بہکانے والیاں اور خود بھی بہکی ہوئیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو پائیں گی اور اسکی خوشبو اتنی اتنی دُوری سے پائی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۷۷ حدیث ۲۱۲۸ مُلَخَّصًا)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ مذکورہ حدیثِ پاک کے ان الفاظ ”جو پہن کر نکلی ہوں گی“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسم کا کچھ حصہ لباس سے ڈھکیں گی اور کچھ حصہ نگار کھیں گی یا اتنا باریک کپڑا پہنیں گی جس سے جسم ویسے ہی نظر آئے گا یہ دونوں عُیوب آج دیکھے جا رہے ہیں۔ یا، اللہ کی نعمتوں سے ڈھکی ہوں گی شکر سے نکلی یعنی خالی ہوں گی یا زیوروں سے آراستہ تقویٰ سے نکلی ہوں گی۔ اور ”کوہانوں کی طرح ہوں گے“ کے تحت فرماتے ہیں: اس جملہ مبارکہ کی بہت تفسیریں ہیں، بہتر تفسیر یہ ہے کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرگے (میںم اسلام) پر زور و پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

وہ عورتیں راہ چلتے شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اونچی گردن کئے سر اٹھائے ہر طرف دیکھتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے اونٹ کے تمام جسم میں کوہان اونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اونچے رہا کریں گے۔

(مراۃ ج ۵ ص ۲۵۵، ۲۵۶)

دکھاوے کیلئے زیورات پہننا

سوال: عورت کا دکھاوے کیلئے زیور پہننا کیسا؟

جواب: عورت کو بطور فخر و تکبر دکھاوا کرنے کیلئے زیور پہننا باعثِ عذاب ہے۔ **خُصُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، دافعِ رنج و آلم، صاحبِ جود و کرم، شافعِ اُمَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:** تم میں سے جو عورت سونے کے زیور پہنے جسے ظاہر کرے اسے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔

(سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۲۶۱ حدیث ۴۲۳۷)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیث پاک کے الفاظ ”ظاہر کرے“ کے تحت فرماتے ہیں: اجنبی مردوں پر ظاہر کرے کہ اپنا حسن اور زیور دوسروں کو دکھائے۔ یا فخر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ تجوں ترین شخص ہے۔

وغُرور کے لیے دکھلاوا کرے یا غریب عورتوں کو فخریہ دکھا کر انہیں دُکھ پہنچائے آخری دو معنی زیادہ مناسب ہیں۔ کیونکہ اجنبی مردوں کو چاندی کا زیور دکھانا بھی حرام ہے۔ عورتیں سونے کا زیور اپنی سہیلیوں کو فخریہ دکھایا کرتی ہیں، انہیں حقیر و ذلیل کرنے کے لیے وہ یہاں مراد ہے۔ اور ”عذاب دی جائے گی“ کے تحت فرماتے ہیں: اس فخر و اظہار پر عذاب پائے گی نہ کہ صرف زیور پہننے پر۔ (مراۃ ج ۶ ص ۱۳۸)

عورت خوشبو لگائے یا نہ؟

سوال: کیا اسلامی بہن خوشبو لگا سکتی ہے؟

جواب: لگا سکتی ہے مگر غیر محارم تک خوشبو نہیں پہنچنی چاہیے۔ حضرت سیدنا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیارے پیارے، بیٹھے بیٹھے اور

مُعطر مُعطر سرور، مدینے کے تاجور، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر

عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد روح پرور ہے: ”مردانہ خوشبو وہ

ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنا نہ خوشبو وہ ہے

کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔“ (شمائلِ محمدیہ ص

۱۳۱ حدیث ۲۱۰) مفسرِ شبیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑے۔

خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث پاک کے الفاظ ”زَنَانَهُ خُشْبُوہ“ ہے کہ اس کارنگ تو ظاہر ہو مگر خُشْبُو ظاہر نہ ہو، کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ عورت مہک والی چیز استعمال کر کے باہر نہ جائے اپنے خاوند کے پاس خوشبو مل سکتی ہے یہاں کوئی پابندی نہیں۔ (مراۃ ج ۶ ص ۱۶۰)

عورت خُشْبُو لگا کر باہر نہ نکلے

سوال: اگر کوئی اسلامی بہن خُشْبُو لگا کر گھر سے نکلے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اسلامی بہن اپنے گھر کی چار دیواری میں جہاں فقط شوہر یا محارم ہوں وہاں ہر طرح کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے ہاں یہ احتیاط لازمی ہے کہ دیوڑھیٹھ اور دیگر غیر محارم تک خوشبو نہ پہنچے۔ باہر نکلنے پر جو عورت ایسی خوشبو لگاتی ہے کہ غیر مردوں کی توجہ کا باعث بنے اس کو تو ڈر جانا چاہئے کہ حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ”جب کوئی عورت خُشْبُو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تاکہ اس کی خُشْبُو پائی جائے تو یہ عورت زانیہ ہے۔ (سُنَنِ النَّسَائِي ج ۸ ص ۱۵۳)

خُشْبُو لگانے والی عورت کی حکایت

امیرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُرو پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

مبارک میں ایک عورت گزر رہی تھی جس کی خوشبو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو مارنے کے لئے درّہ اٹھایا اور فرمایا: ”تم ایسی خوشبو لگا کر نکلتی ہو جس کی مہک مردوں کو محسوس ہوتی ہے (اگر بضرورت نکلتا بھی ہو تو) خوشبو لگا کر نہ نکلا کرو۔“
(مُصَنَّف عبد الرزاق، ج ۴ ص ۸۴ حدیث ۸۱۳)

پُرکشش برقع

سوال: اسلامی بہن جدید ڈیزائن والا موتی پر دیا ہوا پُرکشش برقع پہن کر باہر نکلے یا نہ نکلے؟

جواب: اس میں سراسر فتنہ ہے کہ دل کا رنگی خوبصورت برقعے کو تاڑے گا۔ یاد رکھئے! عورت کا برقع جتنا پُرکشش اور ڈیزائن دار ہوگا اتنا ہی فتنے کا امکان بھی بڑھتا چلا جائیگا۔ مُفسِّر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: عورت کو لازم ہے کہ لباسِ فاخرہ (یعنی اعلیٰ درجے کے کپڑے پہن کر اور) عمدہ برقع اوڑھ کر باہر نہ جائے کہ بھڑک دار برقع پردہ نہیں بلکہ زینت ہے۔ (مراۃ ج ۵ ص ۱۵)

سوال: عورت سفید یا خوبصورت فلاں اور چادر کے ذریعے اگر مکمل جسم چھپا کر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُز و شریف پڑھو! اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نکلے تو؟

جواب: چادر میں کسی طرح کی کشش نہیں ہونی چاہئے۔ چُنانچہ حُجَّۃُ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الہی کے فرمانِ عالی کا خلاصہ ہے کہ عام عورتیں جو جاذبِ نظر چادر و نقاب اوڑھتی ہیں یہ ناکافی ہے بلکہ جب وہ سفید چادر اوڑھتی یا خوبصورت نقاب ڈالتی ہیں تو اس سے شہوت کو مزید تحریک ہوتی ہے کہ شاید منہ کھولنے پر وہ اور زیادہ حسین نظر آئے! پس سفید چادر اور خوبصورت نقاب و بُرقع پہننے ہوئے باہر جانا عورت کے حق میں حرام ہے۔ جو عورت ایسا کرے گی گنہگار ہوگی اور اس کا باپ، بھائی، شوہر جو اسے اسکی اجازت دے گا وہ بھی اس کے ساتھ گناہ میں شریک ہوگا۔

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۵۶۰)

مَدَنی بُرْقِع

سوال: تو پھر بُرقع کیسا ہو؟

جواب: موٹے کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا اور بھدّے رنگ کا نیمہ نما سادہ سا برقع ہو، جس کو پہننے والی کے بارے میں اندازہ لگانا دشوار ہو جائے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کہ یہ جوان ہے یا بوڑھی۔“

اسلامی بہنوں کو تنبیہ

مجھے (سبِ مدینہ غنی عنہ کو) ماڈرن گھروں کے معاملات، فرنگی تہذیب کے دلدادہ رشتے داروں کے خیالات اور آج کل کے نامساعد حالات کے مکمل احساسات ہیں مگر میں نے اسلامی احکامات عرض کئے ہیں تا کہ شرعی پردے کا صحیح اسلامی نظریہ سامنے آجائے بے شک ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ ہمیں شریعت کے پیچھے چلنا ہے، شریعت ہمارے پیچھے نہیں چلے گی۔ اسلامی بہنوں سے مدنی التجاء ہے کہ کسی کو بھی ڈھیلا ڈھالا بھدے رنگ کا بالکل بے کشش خیمہ نما حقیقی مدنی برقع پہننے پر مجبور نہ کریں کہ کئی گھروں میں سختیاں بہت زیادہ ہیں، شریعت و سنت کے احکامات پر عمل کرنے والوں اور والیوں کے ساتھ آج کل معاشرے میں اکثر بے حد ناروا سلوک کیا جاتا ہے، جس کے سبب اکثر اسلامی بہنیں ہمت ہار جاتی ہیں۔ آپ کی تنقید سے ہو سکتا ہے کوئی اسلامی بہن موجودہ معاشرے کے ہاتھوں مجبور ہو کر مدنی ماحول ہی سے محروم ہو جائے۔ بے شک کتنی ہی پرانی اسلامی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بہن ہوا اور وہ کیسا ہی خوبصورت بُرقع پہنے یا میک اپ کرے اُس پر طنز کر کے اس کی دل آزاری نہ کریں کہ بلا مصلحت شرعی مسلمان کا دل دُکھانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

محَلّے میں بُرقع کھول دینا کیسا؟

سوال: بعض اسلامی بہنیں اپنی بلڈنگ یا گلی وغیرہ میں پہنچتے ہی گھر میں داخل ہونے سے قبل بُرقع اُتار دیتی ہیں۔ کیا یہ مناسب ہے؟

جواب: جب تک گھر کے اندر داخل نہ ہو جائیں اُس وقت تک بُرقع تو بُرقع چہرہ سے نقاب بھی نہ ہٹائیں کہ گلی اور بلڈنگ کی سیڑھیوں وغیرہ پر بھی ناخُرم افراد ہو سکتے ہیں اور ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

مدنی بُرقعے میں گرمی لگتی ہو تو.....؟

سوال: گرمیوں کے موسم میں مدنی بُرقع پہن کر یا موٹی چادر میں بدن چھپا کر باہر نکلنے سے گرمی لگتی ہو، شیطن و سوسے ڈالتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: شیطانی وسوسوں کی طرف توجّہ نہ دینا بھی دافعِ وسوسہ ہے۔ ایسے مواقع پر موت، قُبْر و خُشْر اور جہنم کی سخت گرمی کو یاد کیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شرعی پردے کی وجہ سے لگنے والی گرمی پُھول معلوم ہوگی۔ ہو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سکے تو اس واقعے کو یاد فرمالیا کریں: غزوہ تبوک میں موسمِ سخت گرم تھا، اس موقع پر مُنَافِقِین بولے: لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ط ترجمہ کنز الایمان: اس گرمی میں نہ نکلو۔ اس پر اللہ عزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ط (اے محبوب!) تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے۔ (پارہ ۱۰ التوبہ ۸۱) خدا کی قسم! مَدَنی بُرُقَع کی گرمی بلکہ دنیا کی بڑی سے بڑی آگ بھی نَارِ جہنم کے مقابلے میں کچھ نہیں۔

آقا تپتے ہوئے صحرا میں

مفسرِ شیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابو خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ تو دیکھئے! غزوہ تبوک کے موقع پر (آپ کسی اور مقام سے جب) سفر سے دوپہر کے وقت اپنے باغ میں تشریف لائے وہاں دیکھا کہ ٹھنڈا پانی، گرما گرم روٹیاں اور خوبصورت بیویاں حاضر ہیں۔ فرمایا: انصاف کے خلاف ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تبوک کے تپتے ہوئے صحرا میں ہوں اور میں باغ کے اندر گرم روٹیاں اور ٹھنڈا پانی استعمال کروں! (دور دراز کے سفر اور تھکن اور سخت گرمی کے باوجود)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرہ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدرجہت ہو گیا۔

اپنے گھر میں داخل ہوئے بغیر ہی تلوار لے کر چل پڑے اور سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔ یہی وہ حضرات ہیں جن کے صدقے میں ہم جیسے لاکھوں گنہگار بخشے جائیں گے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** (نور العرفان ص ۳۱۸، روح البیان ج ۳ ص ۴۷۵) **اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كِي اَنْ پَر رَحْمَت هُو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

بالوں کے بارے میں سوال جواب

سوال: اسلامی بہن کے جو بال گنگھی وغیرہ کے ذریعے جدا ہوں ان کا کیا کرے؟

جواب: ان بالوں کو چھپا دے یا دفن کر دے۔ جن کے گھروں میں نرم زمین

یا باغیچہ ہوتا ہے اُن کیلئے یہ کام بہت آسان ہے۔ **صَدْرُ الشَّرِيعَةِ**

بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ

القوی فرماتے ہیں: جس عضو کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے اگر وہ بدن

سے جدا ہو جائے تو اب بھی اسکی طرف نظر کرنا ناجائز ہی رہیگا۔

(ذم مختار ج ۹ ص ۶۱۲) غسل خانے یا پاخانے میں موعے زیر ناف مونڈ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کریض لوگ چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا دُرست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ ڈال دیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے یا زمین میں دفن کر دیں۔ عورتوں کو بھی لازم ہے کہ نگہا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اُجلی (یعنی غیر مرد) کی نظر نہ پڑے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۱-۹۲ مُلَخَّصاً)

بالوں کے بارے میں احتیاطیں

آج کل شاید ناقص غذاؤں اور طرح طرح کے کیمیائی صابنوں اور شیمپوؤں وغیرہ کے سبب بال جھڑنے کی شکایت عام ہے، جس کے گھر میں نا محرم ساتھ رہتے ہوں یا مہمانوں کی آمد و رفت ہو اُن اسلامی بہنوں کو حمام وغیرہ سے اپنے بال چُن لینے میں زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ نیز جب بھی غسل سے فارغ ہوں صابن پر چپکے ہوئے بال بھی نکال لیا کریں۔ غسل کے بعد اسلامی بھائیوں کو بھی اپنے بال نکال لینے چاہئیں کیوں کہ ہو سکتا ہے پردے کے حصّے یعنی رانوں وغیرہ کے بال بھی صابن پر چپکے ہوئے ہوں۔

عورت کا سر مُنڈوانا

سوال: عورت کا سر مُنڈوانا کیسا؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذکر و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔

جواب: حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۴ اُمْلَخَصاً)

عورت کا مردانہ بال کٹوانا

سوال: عورت کا مردوں کی طرح بال کٹوانا کیسا؟

جواب: ناجائز و گناہ ہے۔

وہ کفن پہاڑ کر اٹھ بیٹھی

غالباً شعبان المُعَظَّم ۱۴۱۴ھ کا آخری جمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (باب المدینہ کراچی) میں مُنَعَقِد ہونے والے ایک عظیم الشان سنّتوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے سب مدینہ عَفِیٰ عَنْہُ کی ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہو گئی۔ جب ہم تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے وہ غلطی سے میت کے ساتھ قَبْر میں دُفن ہو گیا ہے۔ پُتانچہ بامرِ مجبوری دوبارہ قَبْر کھودنی پڑی، جوں ہی قَبْر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی

نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لٹایا تھا وہ کفن
 پھاڑ کر اٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اس
 کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی
 نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے
 تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھگی بندھ
 گئی۔ اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جوں جوں مٹی پھینک کر ہم بھاگ
 کھڑے ہوئے۔ گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جرم
 دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی
 جرم تو نہیں تھا، البتہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل
 تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے
 داروں میں شادی تھی تو اس نے فینسی بال کٹوا کر بن سنور کر عام
 عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مری بہنو! سدا پردہ کرو تم گلی گلوچوں میں مت پھرتی رہو
 ورنہ سن لو قبر میں جب جاؤ گی سانپ بچھو دیکھ کر چلاؤ گی

کمزور بہانے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُروِ پاک پڑھو، شک تمہارا گھج پڑ دُروِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستانِ وحشت نشان پڑھ کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اُکسانے پر اس طرح کے حیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لیے ہمارے یہاں کوئی رشتہ بھی نہیں بھیجتا وغیرہ وغیرہ۔ کیا خاندانی رسم و رواج اور نفس کی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبر و جہنم سے نجات دلا دیں گی؟ کیا آپ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اس طرح کی ”کھوکھلی مجبوریاں“ بیان کر کے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں بے پردگی سے توبہ کرنی ہوگی۔ یاد رکھئے! لوحِ محفوظ پر جس کا جوڑا جہاں لکھا ہوتا ہے وہیں شادی ہوتی ہے۔ اور نہیں لکھا ہوتا تو شادی نہیں ہوتی جیسا کہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈرن کنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دلہن اپنی ”رخصتی“ سے قبل ہی موت کے گھاٹ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اتر جاتی ہے اور اسے روشنیوں سے جگمگاتے، خوشبوئیں مہکاتے حجرۂ
عُروسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ
وتاریک قبر میں اتار دیا جاتا ہے۔

تو خوشی کے پھول لے گی کب تک؟

تُو یہاں زندہ رہے گی کب تک؟

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عورت کا درزی کو ناپ دینا کیسا؟

سوال: اسلامی بہن کا اپنے کپڑے کی سلائی کے لئے نامحرم درزی کو اپنے بدن

کے ذریعے ناپ دینا کیسا ہے؟

جواب: حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ درزی بھی سخت گنہگار اور

عذابِ نار کا حقدار ہے۔ کیوں کہ بغیر نگاہیں جمائے اور بدن پر ہاتھ

لگائے بغیر ناپ نہیں لیا جاسکتا۔ ممکن ہو تو اسلامی بہن ہی سے کپڑے

سلوائے، یہ نہ ہو سکے تو پھر گھر کی خاتون ناپ لے اور کوئی محرم جا کر

درزی کو سلوانے کیلئے دے آئے۔ اسلامی بہن بات بات پر گھر سے

باہر نہ دوڑتی پھرے۔ صرف شرعی مصلحت کی صورت میں پردے کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا اور لکھتا اور ایک قیڑا اور پھاڑ جتنا ہے۔

تمام قیڑوات کے ساتھ باہر نکلے۔

بھائی اور بھابھی کی انفرادی کوشش

اسلامی بہنو! شرعی پردے پر استقامت پانے اور گھر میں سنتوں بھرا مدنی ماحول بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ایک سمجھدار بھائی نے اپنی بہن پر انفرادی کوشش کی جس کے نتیجے میں اس کی اصلاح کا سامان ہوا۔ یہ ایمان افروز واقعہ پڑھئے اور جھومئے، چٹانچہ بابُ الاسلام (سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں مختلف برائیوں اور بے پردگیوں میں مبتلا تھی، نیز میری زبان کے قینچی کی طرح چلنے کی وجہ سے گھر والے وغیرہ مجھ سے بیزار رہتے۔ خوش قسمتی سے میرے بھائی اور بھابھی دونوں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ تھے۔ وہ مجھ پر انفرادی کوشش کرتے مگر میں سُنی اُن سُنی کر دیتی۔ آخر ایک دن اُن کی انفرادی کوششیں رنگ لے آئیں اور مجھے ربیع الثور شریف کے پُر بہار موسم میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے اجتماعِ میلاد میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ وہاں ہونے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

والے سنتوں بھرے بیان نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ باعث میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے، میں نے خوب گردِ گردا کر رپ کافی و شافی عزَّوَجَلَّ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ اُس اجتماعِ میلاد میں مجھے جو روحانی سکون ملا وہ پہلے کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت شروع کر دی، جس پر شروع شروع میں میرے بچوں کے ابو نے مخالفت کی مگر خوش قسمتی سے جب انہوں نے خود اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی، انہیں بھی مدنی سوچ نصیب ہو گئی اور اب وہ راضی خوشی مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کی اجازت دے دیتے ہیں۔ یوں الحمد للہ عزَّوَجَلَّ میرے بھائی اور بھابھی کی انفرادی کوشش کی برکت سے ہمارے گھر میں بھی مدنی ماحول قائم ہو گیا۔

تمہیں لطف آ جائیگا زندگی کا

قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

گھر والوں کی اصلاح کیجئے

اسلامی بہنو! ہم سبھی کو چاہئے کہ اپنے گھر والوں پر انفرادی کوشش کرتے رہیں بلکہ عوام کے مقابلے میں گھر والوں پر زیادہ توجہ دیں۔

خصوصاً والد کو چاہئے کہ خود بھی اعمالِ صالحہ بجالائے اور اپنے بچوں اور ان کی امی کو بھی اصلاح کے مدنی پھول فراہم کرتا رہے۔ اللہ تبارک

و تعالیٰ پارہ 28 سُورۃ التَّحْرِیم کی آیت 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ

وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقَوِّدْهَا النَّاسُ

وَالْحِجَارَةُ

کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے

اینڈھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اہل خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں

اس کے تحت خَزَائِنُ الْعَرْفَانِ میں ہے، اَللّٰهُ اور اُس کے رسول

عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا

کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے

مُمانعت کر کے اور انہیں علم و ادب سکھا کر (اپنی جانوں اور اپنے گھر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہجڑے سے بھی پردہ

سوال: کیا اسلامی بہن کا ہجڑے (کُھسرے) سے بھی پردہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ ہجڑا یعنی مُخَنَّث بھی مرد ہی کے حکم میں ہے۔ صدرُ

الشَّرِيعَہ، بدرُ الطَّرِيقَہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ہجڑا مرد ہے جماعت میں یہ مردوں ہی

کی صف میں کھڑا ہوگا۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۱ ص ۱۷۰ ملخصاً)

مُخَنَّث کسے کہتے ہیں؟

سوال: مُخَنَّث ہجڑا (کُھسر) کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُخَنَّث عَرَبی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے وہ مرد جس کی چال

ڈھال اور انداز میں عورتوں جیسی نرمی اور چمک ہو (مستقاراً اَلْبَحْرُ الرَّائِقُ ج

۹ ص ۳۳۲) شارح مسلم علامہ نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

”مُخَنَّث وہ ہوتا ہے جو عادات و اطوار، کلام و گفتار (یعنی بولنے) اور

حَرَکات و سکنات میں عورتوں کے مشابہ (یعنی مثل) ہو بسا اوقات تو

کسی کا یہ انداز فطری طور پر ہوتا ہے اور بعض لوگ از خود یہ انداز اختیار

کرتے ہیں۔“ (شرح مسلم للقدوسی ج ۲ ص ۲۱۸)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہجرا پن سے بچنے کی تاکید

سوال: کیا ہجرے کو ”ہجرتِ اپن“ سے بچنا ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔ اگر فطری طور پر کسی کی چال ڈھال یا آواز وغیرہ عورتوں

جیسی ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ مردانہ انداز اختیار کرنے کے لیے اس کی

مشق کرے جس کی آواز اور حرکات و سکنات وغیرہ قدرتی طور پر ہی

عورتوں جیسی ہو اُس کا اپنا کوئی قصور نہیں اور بدلنے کی کوشش کے

باوجود انداز برقرار رہے تو شرعاً اس کی گرفت نہیں۔

(فیض القدیر ج ۵ ص ۳۲۶، نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۷)

نقلی ہجرا

سوال: کیا نقلی ہجرا مبتلا گناہ ہے؟

جواب: کیوں نہیں! اگر کوئی از خود زنانہ انداز اپناتا یعنی ہجرا بنتا ہے تو کنہ کار

اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے لعنت فرمائی مردوں میں سے مُحَنِّشُونَ (یعنی عورتوں کی وضع

قطع اختیار کرنے والوں) پر اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع قطع

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اختیار کرتی ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ الخ“ (بخاری ج ۳ ص ۷۷ حدیث ۱۸۳۳) دیکھا آپ نے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مُخَنَّثوں پر لعنت فرمائی اور ان کو گھروں سے نکال دینے کا حکم فرمایا۔

جو مُخَنَّث نہ ہو اُس کو ہجڑا کہہ کر پکارنا کیسا؟

سوال: جو ہجڑا نہ ہو اسے ہجڑا کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اس میں مسلمان کی دل آزاری، گنہگاری اور عذابِ نار کی حق داری

ہے۔ بلکہ اسلامی عدالت میں نالیش (کیس) کرنے کی صورت میں

20 کوڑے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ایک حدیثِ پاک میں

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے: اگر کوئی کسی کو کہے: ”او ہجڑو!“ تو اسے بیس کوڑے

مارو۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۳ ص ۱۴۱ حدیث ۱۲۶۷)

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الٰہان اس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”مُخَنَّث وہ ہے جس کے اعضاء

میں نرمی، آواز عورتوں کی سی ہو اور عورتوں کی طرح رہتا ہو، کسی کو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہڑ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

مُحَنَّت (ہجڑا، گھسرا) کہنے میں اس کی اہانت (توہین) ہے جس پر ہتکِ عزّت کا دعویٰ ہو سکتا ہے اور یہ سزا (جو حدیثِ پاک میں بیان ہوئی) جاری ہو سکتی ہے یونہی اگر کسی سے کہا اور شرابی! اوزندیق! اولوطی! اوسود خور! اودیوث! اوخائن! اوچوروں کی ماں! ان سب میں یہی سزا ہو سکتی ہے۔“ (مُلَخَّصُ آزْمَرَة ج ۵ ص ۳۲۶)

مُحَنَّت کو ہجڑا کہہ کر بلانا

سوال: جو فطری طور پر ہو ہی ہجڑا، اُس کو ”ہجڑا“ کہہ کر بلایا جائے یا نہیں؟

جواب: بلا اجازت شرعی ایسا نہ کیا جائے کیوں کہ وہ شرمندہ ہوگا، دل بھی دکھ سکتا ہے، جس طرح بلا ضرورت نابینا کو اندھا، پستہ قد کو ٹھکنا اور دراز قد کو لمبا کہہ کر پکارنے کی شرعاً ممانعت ہے یہاں بھی اسی طرح بلکہ یہاں دل آزاری کا پہلو بہت زیادہ ہے۔

ہجڑوں کا کردار

سوال: ہجڑے کے کردار کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: ہمارے یہاں پائے جانے والے ہجڑوں میں بعض مُحَنَّت ہوتے ہیں اور بعض تیسری جنس سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں حُنْثٰی یا حُنْثٰی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مشکل کہا جاتا ہے۔ ان میں بعض شریف اور خدا ترس ہوتے ہیں جبکہ بعض گداگری کا پیشہ اپناتے، ناچ دکھاتے، بدکاری کرواتے اور ان ناپاک ذرائع سے حرام روزی کماتے، کھاتے اور خود کو جہنم کا حقدار بناتے ہیں۔ لہذا خبردار! ایسے افراد کو ہرگز اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور نہ ہی انھیں بھیک دے کر گناہوں بھری روش پر ان کی معاونت (یعنی امداد) کی جائے کہ پیشہ ور گداگر کو خیرات دینا بھی گناہ ہے۔

سوال: بسا اوقات تو، جھڑے جان کو آجاتے ہیں اور کچھ لئے بغیر جانے کا نام نہیں لیتے خصوصاً شادی بیاہ یا بچے کی پیدائش کے مواقع پر بہت ضد کرتے ہیں اور انہیں کچھ نہ دیں تو یہ تھک آمیز رُوئے اپناتے ہیں ایسے موقع پر کیا کیا جائے؟

جواب: جتنی الامکان ان سے جان چھڑائی جائے اور اگر واقعی ان کے طرزِ عمل سے رُسوائی کا سامنا ہو تو ان کو خاموش کرانے کی نیت سے کچھ دینا دینے والے کے لئے جائز ہوگا کہ حدیثوں سے ثابت کہ اگر کوئی شاعر کسی کی ہجو میں اشعار لکھ کر اُس کی عزت اُچھالتا ہو تو اسے خاموش

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذکر و شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

کروانے کے لئے کچھ دینا جائز ہے گو کہ یہ دینا رشوت ہے لیکن ایسے موقع پر رشوت دینا جائز ہے۔ مگر لینے والے کے لئے بہر حال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

تیسری جنس یعنی خُنْثی کے بارے میں اہم معلومات

سوال: مُخَنَّث کا تو سمجھ میں آ گیا کہ یہ جسمانی اعتبار سے مرد ہی ہوتا ہے۔ مگر ابھی آپ نے ”تیسری جنس“، یعنی خُنْثی اور خُنْثیٰ مشکل کا تذکرہ کیا تو یہ بھی بتا دیجئے کہ ان کی تعریف اور علامات کیا ہیں۔

جواب: مرد و عورت کے ساتھ ساتھ ایک تیسری جنس بھی ہے کتب فقہ میں

اس جنس کی تعریف کچھ یوں بیان کی گئی ہے: جس میں مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں وہ خُنْثی کہلاتا ہے۔ (محیط برہانی ج ۲۳ ص ۴۵۴)

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے خُنْثی کی تعریف میں یہ بھی شامل کیا یعنی وہ بھی خُنْثی کہلاتا ہے کہ جو دونوں شرمگاہوں میں سے کوئی سی

بھی علامت نہ رکھتا ہو بلکہ صرف آگے کی جانب ایک سوراخ ہو جس سے قضاے حاجت کرتا ہو۔ (تَبْيِيْنُ الْحَقَائِقِ ج ۷ ص ۴۴۰، اَلْبَحْرُ الرَّائِقُ

ج ۹ ص ۳۴۴) ”بَدَائِعُ الصَّنَائِعِ“ میں خُنْثی کے متعلق عبارت کا

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر رُز و محدُور و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

خلاصہ ہے: اگر بچے میں مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں تو اگر وہ مرد والی شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہو تو اسے مرد اور اگر عورت والی سے کرے تو عورت قرار دیا جائے گا اور بقیہ عضو کو زائد عضو قرار دیا جائے گا۔ اگر دونوں جگہوں سے پیشاب آتا ہو تو جس سے پہلے پیشاب کرے وہی اُس کا اصل مقام ہے مثلاً پہلے عورت والے مقام سے پیشاب کرے تو اس کو عورت ٹھہرائیں گے۔ اگر دونوں جگہوں سے بیک وقت پیشاب کرے تو اس کی جنس کی تعیین (یعنی یہ طے کرنا کہ مرد ہے یا عورت) کافی دشوار ہے اور ایسے فرد کو **خنثی مشکل** کہتے ہیں۔ البتہ بالغ ہونے کے بعد اگر علامتِ مرد سے کوئی علاماتِ ظاہر ہو مثلاً داڑھی نکل آئے تو شریعت کے احکام پر عمل کرنے کے تعلق سے اُسے مرد قرار دیا جائے گا اور اگر عورتوں والی کوئی علامت ظاہر ہو مثلاً پستان (چھاتیاں) نکل آئیں تو اسے عورت قرار دیکر اس پر عورتوں والے مسائل لاگو کئے جائیں گے۔ (مُلَخَّصُ از بَدَائِعُ الصَّنَائِعِ ج ۶ ص ۴۱۸) اور اگر بالغ ہونے کے بعد صرف مرد والی یا صرف عورت والی علامات ظاہر ہونے کے بجائے دونوں طرح کی علامات

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ظاہر ہوں مثلاً داڑھی بھی نکل آئے اور پستان بھی تو ایسی صورت میں بھی اسے خُٹّی مشکل قرار دیں گے۔ (فتاویٰ شامی ج ۱۰ ص ۷۸)

ایک ہیجڑے کی مغفرت کی حکایت

ہیجڑے (مُخَنَّث - زَنَی - خُثّی) سے عُمومًا لوگ نفرت کرتے اور اسے حقیر جانتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ یہ بھی اللہ عزّوجلّ کا بندہ ہے اور اُسی نے اسے پیدا فرمایا ہے اور ہیجڑے کو بھی چاہئے کہ گناہوں اور ناچ گانوں جیسے حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام سے پرہیز کرے، اللہ عزّوجلّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے سُنّتوں بھری زندگی گزارے۔ آئیے ایک خوش نصیب ہیجڑے کی حکایت ملاحظہ فرمائیے، شاید ہر ہیجڑے کو اس پر رشک آئے گا کہ کاش! میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ چنانچہ حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے ایک جنازہ دیکھا جسے تین مرد اور ایک خاتون نے اُٹھا رکھا تھا، خاتون کی جگہ میں نے اُٹھالیا، نماز جنازہ کی ادائیگی اور تدفین کے بعد میں نے اُس خاتون سے معلوم کیا: مرحوم سے آپ کا کیا رشتہ تھا؟ بولی: میرا بیٹا تھا۔ پوچھا:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پڑوسی وغیرہ جنازے میں کیوں نہیں آئے؟ کہا: دراصل میرا فرزند مُخَنَّث (یعنی خُنْثیٰ - ہیجڑا) تھا۔ اس لئے لوگوں نے اس کے جنازے میں شرکت کو اَہَمِیَّت نہیں دی۔ سیدنا شیخ عبدالوہاب بن عبدالمجید علیہ رحمۃ الحمید فرماتے ہیں: مجھے اس غمزہ ماں پر بڑا رحم آیا، میں نے اُسے کچھ رقم اور غلّہ وغیرہ پیش کیا۔ اُسی رات سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی چودھویں کے چاند کی طرح چہرہ چمکاتا ہوا میرے خواب میں آیا اور شکریہ ادا کرنے لگا، میں نے پوچھا: مَنْ اَنْتَ؟ یعنی آپ کون ہیں؟ بولا: میں وہی مُخَنَّث ہوں جسے آج آپ نے دفن کیا ہے، لوگوں کے مجھے حقیر سمجھنے کی وجہ سے اللہ عزّ و جلّ نے مجھ پر رحم فرمایا۔

(الرِّسَالَةُ الْفُشِّرِيَّة ص ۷۳ لَفْخَصاً)

دُہن کے قدموں کا دھوون چھڑکنا کیسا؟

سوال: دُہن کے پاؤں دھو کر اس کا پانی گھر کے چاروں کونوں میں چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے۔ چنانچہ میرے آقا علیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت فرماتے ہیں: دُہن کو بیاہ کر لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیڑا بڑھاتا اور ایک قیڑا حد پہاڑ جتنا ہے۔

مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں اس سے برکت ہوتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، مخدجہ ج ۲ ص ۵۹۵، مفاتیح الجنان شرح شرعۃ الاسلام ص ۴۴)

نظر کے بارے میں سوال جواب

سوال: سنا ہے عورت پر جو پہلی نظر پڑی وہ مُعاف ہے یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب: وہ پہلی نظر مُعاف ہے جو عورت پر بے اختیار پڑ گئی اور فوراً ہٹا لی۔ قصداً ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مردوں کو نگاہوں کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے پارہ

18 سورۃ النور کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ

ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مردوں

أَبْصَارِهِمْ (پ ۱۸ النور ۳۰) کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

عورتوں کیلئے ارشادِ قرآنی ہے:

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَعْصَصْنَ مِنْ

ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمان

أَبْصَارِهِنَّ (پ ۱۸ النور ۳۱) عورتوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی

رکھیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”زینب“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے نظر کے بارے میں 4 احادیثِ مبارکہ نظر پھیر لو

{ 1 } حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے مُتَعَلِّق دریافت کیا: تو ارشاد فرمایا: اپنی نگاہ پھیر لو۔

(صَحِیح مُسْلِم ص ۱۱۹۰ حدیث ۲۱۵۹)

جان بوجہ کر نظر مت ڈالو

{ 2 } سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے امیرِ المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔

(سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ ج ۲ ص ۳۵۸ حدیث ۲۱۴۹)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نظر کی حفاظت کی فضیلت

{ 3 } تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ فرحت نشان

ہے: جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی

بلا قصد) پھر اپنی آنکھ نیچی کر لے **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** اسے ایسی عبادت

عطا فرمائے گا، جس کی وہ لذت پائے گا۔

(مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد بن حنبل ج ۸ ص ۲۹۹ حدیث ۲۲۳۴۱)

ابلیس کا زہریلا تیر

{ 4 } **اللَّهُ** کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ حلاوت نشان ہے کہ حدیثِ قدسی

ہے: نظرِ ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر میں بُجھا ہوا تیر ہے پس

جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کر دے تو میں اسے ایسا ایمان

عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱۰ ص ۱۷۳ حدیث ۱۰۳۶۲)

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الی نقل

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۱۰)

آگ کی سلائی

حضرت علامہ أَبُو الْفَرَج عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَوْزَى علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں: عورت کے محاسن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زہر میں جُکھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سلائی پھیری جائیگی۔ (بحرُ الدُمُوع ص ۱۷۱)

نظرِ دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الاوالی فرماتے ہیں: ”جو آدمی اپنی آنکھ کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا“ ﴿﴾ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”اپنی نظر کی حفاظت کرو یہ دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، فتنے کیلئے یہی کافی ہے“ ﴿﴾ حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

گیا کہ زنا کی ابتدا کیسے ہوتی ہے؟ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”دیکھنے اور خواہش کرنے سے“ ﴿﴾ حضرت سیدنا فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”شیطان کہتا ہے نظر میرا پُرانا تیرا اور کمان ہے جو خطا نہیں ہوتا۔“ (إحياء العلوم ج ۳ ص ۱۲۵) ﴿﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فرماتے ہیں: ”پہلے نظر بہکتی ہے پھر دل بہکتا ہے پھر ستر بہکتا ہے“ (انوار رضاص ۳۹۱ مملخصاً) ﴿﴾ یقیناً آنکھوں کا قفل مدینہ لگانے ہی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا

دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

عورت کی چادر بھی مت دیکھو

حضرت سیدنا علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۲۷۷)

بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے؟

سوال: اگر کسی کی آنکھ بہک جائے اور (مرد) عورت سے (یا عورت مرد سے)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

بدنگاہی کر بیٹھے تو کیا کرے۔

جواب: فوراً آنکھوں کو بند کر لے یا نظر وہاں سے ہٹا لے اور ممکن ہو تو وہاں سے

ہٹ جائے اور اللہ عزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بصدِ ندامت گڑگڑا کر توبہ

کرے اور اگر مرد کے ساتھ ایسا ہوا ہو تو وہ اول آخر دُرود شریف کے ساتھ

یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ عزَّوَجَلَّ میں عورت کے فتنے اور عذابِ

قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

گناہِ مٹانے کا نسخہ

جب بھی گناہ سرزد ہو جائے تو کوئی نیکی کر لینی چاہئے مثلاً دُرود شریف،

کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھ لے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو ذر غفاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے نصیحت کرتے ہوئے سلطان

دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی تجھ سے کوئی بُرا عمل سرزد ہو

جائے، پھر تو اس کے بعد کوئی نیک کام کر لے، تو یہ نیکی اس بُرائی کو مٹا

دے گی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)!

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا: ”یہ تو افضل ترین نیکی ہے۔“
(مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد ج ۸ ص ۱۱۳ حدیث ۲۱۵۴۳)

توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے

یہ حدیثِ پاک پڑھ کر معاذ اللہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بہت زبردست نُسخہ ہاتھ آگیا! اب تو خوب گناہ کرتے رہیں گے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا کریں گے تو مٹ جائیں گے۔ خدا کی قسم! یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وار ہے۔ اس ارادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کر لوں گا یہ اشد کبیرہ یعنی سخت ترین کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ مُفسِّرِ شہیرِ حَکِیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ نور العرفان صَفْحہ 376 پر سورۃ یوسف کی آیت نمبر 9 کے تحت فرماتے ہیں: ”توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے۔“ یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو بعد میں مُعافی مانگ لینے کے ارادے سے بغیر اجازت دوسروں کی چیزیں استعمال کر ڈالتے ہیں۔ توبہ کیلئے ندامت بہت ضروری ہے، ندامت کے بھی کیا خوب انداز ہوتے ہیں چنانچہ

ایک آنکھ والا آدمی

حضرت سیدنا کعبُ الأُجبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرگے (میں اسلام) پر ڈرو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط پڑا، لوگوں نے آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں درخواست کی، یا کلیم اللہ! دعاء فرمائیے تاکہ بارش ہو۔ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ پہاڑ پر چلو۔ سب لوگ ساتھ چل پڑے تو آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا: ”میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے کوئی گناہ کیا ہو۔ یہ سن کر سارے لوگ واپس چلے گئے صرف ایک آنکھ والا ایک آدمی ساتھ چلتا رہا۔“ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے میری بات نہیں سنی؟ عرض کی: سنی ہے۔ فرمایا: کیا تم بالکل بے گناہ ہو؟ عرض کی: یا کلیم اللہ! مجھے اپنا اور کوئی جرم تو یاد نہیں، البتہ ایک بات کا تذکرہ کرتا ہوں، فرمایا: وہ کیا؟ عرض کی: ایک دن میں نے گزرگاہ پر کسی کی قیام گاہ میں ایک آنکھ سے جھانکا تو کوئی کھڑا تھا۔ کسی کے گھر میں اس طرح جھانکنے کا مجھے بہت قلق (یعنی صدمہ) ہوا میں خوفِ خدا عزوجل سے لرز اٹھا، مجھ پر غم امت غالب آئی اور جس آنکھ نے جھانکا تھا اُس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کچھ ترین شخص ہے۔

کونکال کر پھینک دیا! ارشاد فرمائیے! اگر میرا وہ عمل گناہ ہے تو میں

بھی چلا جاتا ہوں۔ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ

وَالسَّلَام نے اس کو ساتھ لے لیا۔ پھر پہاڑ پر پہنچ کر آپ علی نبینا وعلیہ

الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: اللہ سے بارش کی دعا

کرو! اُس نے یوں دُعاء مانگی: ”یا قُدُّوسُ عزوجل! یا قُدُّوسُ عزوجل! تیرا

خزانہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور بُخُل تیری صِفَت نہیں، اپنے فضل و کرم سے

ہم پر پانی برسا دے۔“ فوراً بارش ہو گئی اور دونوں حضرات بھگتے

ہوئے پہاڑ سے واپس تشریف لے آئے۔ (روضُ الرِّیاحین ص ۲۹۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے

ہماری مَغفِرَت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

معلوم ہوا کہ گناہ پر ندامت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ حدیثِ پاک

میں ہے: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنی شرمندگی تو بہ ہے۔ (ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۹۲)

حدیث (۲۵۲) آہ! ہم دن میں بیسیوں، سینکڑوں، ہزاروں گناہ کرتے

ہیں مگر ندامت تو گنجائش ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہوس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔

کوئی ہفتہ، کوئی دن یا کوئی گھنٹہ مرا بلکہ کوئی لمحہ گناہوں سے نہیں خالی گیا ہوگا

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا

ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے! ندامت سے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سے کم مرتبہ فرد سے دعا کرو انبیاء

وَمُرْسِلِينَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمُبِينِ کا

طریقہ رہا ہے، یقیناً نبی کا درجہ اُمتی سے بڑا ہوتا ہے، پھر بھی حضرت

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اُمتی سے دُعا

کروائی، افضل الانبیاء ہونے کے باوجود ہمارے مکی مدنی آقا بیٹھے بیٹھے

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عمرے کی اجازت دیتے ہوئے

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں

بھی اپنی دُعا میں شریک کرنا (ابن ماجہ ج ۳ ص ۴۱۱ حدیث ۲۸۹۴) حضرت سیدنا

فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے کی گلیوں میں مدنی متوں سے فرماتے: بچو!

دُعا مانگو عمر بخشا جائے، خلیفہ اعلیٰ حضرت سیدی و مرشدی قطب

مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں مدینۃ منورہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً و

تکْرِیماً میں روزانہ میلاد شریف کی محفل ہوتی تھی میں نے بیسیوں مرتبہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

دیکھا کہ احتتام پر کسی نہ کسی کو دعا کروانے کا حکم فرمادیتے، خود دعا نہ کرواتے۔ یہاں مذہبی وضع قطع والے لوگوں اور ذمّے دار مبلغاؤں کیلئے کتنا پیارا درس ہے کہ کبھی کسی محفل میں انہیں دعا کروانے کی سعادت نہ ملے تو رنجیدہ نہ ہوں نہ ہی سرِ محفل دعا کروانا اپنا حق تصوّر کریں۔ کوئی بھی دعا کروائے، آمین کہہ کر خوش دلی کے ساتھ شریک دعا ہوں اور دعا کی برکتیں حاصل کریں، بارگاہِ الہی میں چٹھے دار الفاظ اور طُمُراق سے مانگی ہوئی دعا ہی قبول ہوتی ہے ایسا نہیں وہاں تو ٹوٹے ہوئے دل دیکھے جاتے ہیں۔

یوں تو سب انھیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو

یہ ٹوٹ ہوئے دل ہی خاص اُن کی کمائی ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

میں گناہوں کی دلدل سے نکل آئی

اسلامی بہنو! صدقِ دل سے مانگی جانے والی دعائیں اللہ و رسول

عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مہربانی سے قبول ہوتیں، التجائیں سُنی

جاتیں اور مُرادیں برآتی ہیں چُنانچہ پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

بہن کے تحریری بیان کا لبّ لباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں گناہوں کی دلدل میں بُری طرح بھنسی ہوئی تھی، دل اگرچہ گناہوں سے بیزار ہو چکا تھا مگر خلاصی کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی، میں علمِ دین سے بالکل کوری تھی، اکثر کچھ اس طرح دُعا مانگا کرتی: ”اے میرے پروردگار عز و جل میں سدھرنا چاہتی ہوں میرے سدھرنے کے اسباب پیدا فرما دے۔“ آخر دُعائیں رنگ لائیں اور ایک دن یہ خوش خبری سننے کو ملی کہ ”دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اسلامی بہنوں کا سنتوں بھرا اجتماع 12 اگست 2001ء بروز اتوار فلاں مقام پر ہوگا۔“ میں تو پہلے ہی پیاسی تھی چنانچہ شدّت سے اجتماع کے دن کا انتظار کرنے لگی۔ آخر کار وہ دن بھی آگیا اور میں بڑے شوق سے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی۔ تلاوت اور اس کے بعد نعت شریف سن کر میں نے اپنے دل میں سوز و گداز محسوس کیا۔ جب مُبَلَّغہ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرا ایمان شروع کیا تو میں ہمہ تن گوش ہو گئی، جب بیان ختم ہوا تو میرا چہرہ آنسوؤں سے تر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تھا۔ پھر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کا اعلان ہوا تو اس میں شرکت کی پکی نیت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں پابندی سے شرکت کی بدولت مجھے گناہوں کی دلدل سے نکلنا نصیب ہوا۔ آج میں علاقائی ذمہ دار کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت کی دُھو میں چمانے کے لئے کوشاں ہوں۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُعَاء کے فضائل

اسلامی بہنو! واقعی یہ دُرُست ہے کہ ”نیت صاف منزل آسان“ اُن اسلامی بہن کو سدھرنے کی تڑپ تھی اور اس کیلئے دعائیں کرتی تھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی اصلاح کے اسباب مہیا فرمادیئے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ نفس و شیطان کے شر سے خلاصی کیلئے دعائیں مانگنے میں کوتاہی نہ کریں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ ہوں:

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

{ 1 } کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات

دے اور تمہارا رِزق وسیع کر دے، رات دن اللہ تعالیٰ سے دُعا

مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مُسْنَدُ أَبِي يَغْلَى ج ۲ ص ۲۰۱

حدیث ۱۸۰۶) { 2 } دُعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور برّ (یعنی احسان

کرنے) سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور بندہ گناہ کرنے کی وجہ سے

رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ج ۴ ص ۳۷۹ حدیث ۴۰۲۲)

دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312

صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 199 پر

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی

اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ

دعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں یہاں تقدیر سے مراد تقدیر معلق ہے

اور زیادتی عمر کا بھی یہی مطلب ہے کہ احسان کرنا درازی عمر کا

سبب ہے اور رزق سے ثواب اخروی مراد ہے کہ گناہ اس کی محرومی کا

سبب ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض صورتوں میں دنیوی رزق سے بھی

محروم ہو جائے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کسی کے گھر میں مت جھانکنے

سوال: کیا جان بوجھ کر کسی کے گھر میں جھانکنا شریعت میں منع ہے؟

جواب: جی ہاں۔ البتہ دروازہ پہلے ہی سے کھلا ہو اور بے اختیار کسی کی نظر پڑ

گئی تو حرج نہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اب اس امر کی طرف

اکثر مسلمانوں کی توجہ ہی نہیں۔ لوگ گھروں کے دروازوں میں

بلا جھجک جھانکتے ہیں، حتیٰ کہ دروازہ کھلا نہ ہو تو اُچک اُچک کر

جھانکتے ہیں، دراڑ میں سے جھانکتے ہیں، کھڑکی میں سے جھانکتے

ہیں، پردہ ہٹا کر جھانکتے ہیں اور اس بات کی مُطابقت پر واہ نہیں کرتے

کہ کسی کے گھر میں جھانکنے کی شریعت میں مُمانعت ہے۔

آنکھ پھوڑ ڈالنے کا اختیار

سوال: اگر دستک دینے کے باوجود جواب نہ ملے تو کیا اب بھی گھر میں نہیں

جھانک سکتے؟

جواب: نہیں جھانک سکتے۔ حضرت سیدنا ابودرغفار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس نے اجازت ملنے سے

فرمان مصطفیٰ: (سُئِلَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پہلے ہی پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے ستر کو دیکھا اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا جب اُس نے دیکھا اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر میں اُسے (یعنی آنکھ پھوڑنے والے کو) شرم نہ دلاؤں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر نہ کوئی پردہ ہے اور نہ دروازہ بند ہے، لہذا اُس نے (بلا قصد) دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔

(مُسْنَدُ التِّرْمِذِی ج ۴ ص ۳۲۴ حدیث ۲۷۱۶)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیث پاک کے الفاظ ”اسے شرم نہ دلاؤں گا“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آنکھ پھوڑ دینے والے کو نہ تو کوئی سزا دوں گا نہ ملامت کروں گا کیونکہ یہاں قصور اس جھانکنے والے کا ہے (یاد رہے!) احناف کے نزدیک یہ فرمانِ عالی ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے ورنہ اس آنکھ پھوڑنے والے سے آنکھ کا قصاص ضرور لیا جائے گا رب تعالیٰ نے فرمایا: اَلْعَيْنُ بِالْعَيْنِ، آنکھ تو آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جاسکتی ہے نہ کہ تاک جھانک کے عوض۔

(مراۃ ج ۵ ص ۲۰۷)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟

سوال: کیا گفتگو کرتے ہوئے نظر نیچی رکھنی ضروری ہے؟

جواب: اس کی صورتیں ہیں مثلاً امر دکا مخاطب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں

وہ) امر د ہو اور اُس کو دیکھنے سے شہوت آتی ہو (یا اجازت شرعی سے مرد

اجنبیہ سے یا عورت اجنبی مرد سے بات کر رہی ہو) تو نظر اس طرح نیچی رکھ کر

گفتگو کرے کہ اُس کے چہرے بلکہ بدن کے کسی عضو حسی کہ لباس پر

بھی نظر نہ پڑے۔ اگر کوئی مانع شرعی (یعنی شرعی رکاوٹ) نہ ہو تو مخاطب

کے چہرے کی طرف دیکھ کر بھی گفتگو کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

اگر نگاہوں کی حفاظت کی عادت بنانے کی نیت سے ہر ایک سے نیچی

نظر کئے بات کرنے کا معمول بنائے تو بہت ہی اچھی بات ہے کیوں

کہ مشاہدہ یہی ہے کہ فی زمانہ جس کی نیچی نگاہیں رکھ کر گفتگو کرنے کی

عادت نہیں ہوتی اُسے جب امر دیا اجنبیہ سے بات کرنے کی نوبت

آتی ہے اس وقت نیچی نگاہیں رکھنا اس کیلئے سخت دشوار ہوتا ہے۔

نگاہِ مصطفیٰ کی ادائیں

سوال: سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نظر فرمانے کے مختلف انداز بتا دیجئے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہڑ دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

جواب: حضرت سیدنا محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے

ہیں: جب سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ

مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی طرف توجہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ

ہوتے، مبارک نظریں نیچی رہتی تھیں، نظر شریف آسمان کے بجائے

زیادہ تر زمین کی طرف ہوتی تھی، اکثر آنکھ مبارک کے کنارے سے

دیکھا کرتے تھے۔ (1) مذکورہ حدیث پاک میں یہ الفاظ ”پورے

مُتَوَجِّہ ہوتے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ نظر چراتے نہیں تھے۔ اور یہ

بات کہ ”مبارک نظریں نیچی رہتی تھیں“، یعنی جب کسی چیز کی طرف

دیکھتے تو اپنی نگاہ پست (یعنی نیچی) فرما لیا کرتے تھے یہ بلا ضرورت

ادھر ادھر نہ دیکھا کرتے تھے، بس ہمیشہ عالم الغیب جَلَّ جَلَالُہ کی

طرف مُتَوَجِّہ رہتے، اُسی کی یاد میں مشغول اور آخرت کے

مُعَامَلات میں غور و تفکر فرماتے رہتے۔ (2) اور یہ الفاظ ”آپ کی

نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھیں“، یعنی یہ حد درجہ

(1) الشمائل للترمذی ص ۲۳ رقم (2) الْمَوَاهِبُ اللَّذِّيَّةُ وَ شَرْحُ الزُّرْقَانِي عَلٰی

الْمَوَاهِبِ اللَّذِّيَّةِ ج ۵ ص ۲۷۲

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

شرم و حیا کی دلیل ہے، حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ: خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ،
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب گفتگو کرنے بیٹھے تو اپنی
نگاہ شریف آسمان کی طرف زیادہ اٹھاتے تھے۔ (1) یعنی یہ نظر کا
اٹھانا انتظارِ رُوحی میں ہوتا تھا ورنہ نظر مبارک کا زمین کی طرف رکھنا روز
مرہ کے معمولات میں تھا۔ (2)

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جشنِ ولادت کی برکت سے میری زندگی بدل گئی

اسلامی بہنو! ہم مسلمانوں کیلئے سلطانِ مدینہ منورہ،

شہنشاہِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے یومِ ولادت سے

بڑھ کر کون سادن ”یومِ انعام“ ہوگا؟ تمام نعمتیں انہیں کے طُفیل تو

ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے صدقہ میں عید بھی عید

ہوئی۔ اسی وجہ سے پیر شریف کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا:

فِيهِ وُلِدْتُ یعنی اس دن میری ولادت ہوئی۔ (صَحِيح مُسْلِم ص

مدینہ

(1) ابوداؤد ج ۴ ص ۳۴۲ حدیث ۲۸۳۷ (2) اشعہ ج ۴ ص ۵۲۶، مدارج النبوت ج ۱ ص ۶

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر

غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے دنیا کے بے شمار مُمالک

کے لاتعداد مقامات پر ہر سال عیدِ میلادُ النَّبیِّ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

شانداز طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیع الثور شریف کی ۱۲ویں شب کو عظیم

الشان اجتماعِ میلاد کا انعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز مرحبا یا مصطفیٰ (صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دُھو میں مچاتے ہوئے بے شمار جلوس میلاد نکالے

جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النَّبیِّ تو عید کی بھی عید ہے

بالیقین ہے عیدِ عیدِ ایں عیدِ میلادُ النَّبیِّ

بشنِ ولادت کی بھی خوب بہاریں ہے، ایسی ہی ایک بہار سنئے

، پُناچہ ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ عام لڑکیوں کی طرح

میں بھی فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادی، گانے سننے کی شوقین اور شادی

بیاہ میں بن سنور کر بے پردہ شریک ہونے کی دلدادہ تھی۔ ”مرنے

کے بعد میرا کیا بنے گا“ اس کا مجھے بالکل بھی احساس تک نہ تھا!

2 سال پہلے مجھے بابُ المدینہ کراچی اپنے رشتہ داروں کے ہاں

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جانے کا اتفاق ہوا۔ ان کے گھر کے بالکل قریب اسلامی بہنوں کا سنتوں بھرا اجتماع ہوتا تھا، ایک اسلامی بہن کی دعوت پر میں بھی اجتماع میں چلی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس اجتماع نے میری سوچوں کا رُخ تبدیل کر کے رکھ دیا! پھر میں نے باب المدینہ کراچی میں ہی ربیع النور شریف کی بہاریں دیکھیں تو دل نیکوں کی طرف مزید مائل ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ مَدَنی انعامات پر عمل اور شرعی پردہ کرنا نصیب ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے کرتے تادمِ تحریر میں علاقائی سطح پر مَدَنی انعامات کی ذمّے دار کی حیثیت سے سنتوں کی خدمت کرنے کی سعادت پارہی ہوں۔

آئی نئی حکومت سَہ نیا چلے گا

عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت دیکھ کر قبولِ اسلام

اسلامی بہنو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت دینے والا ہے، جب وہ کسی کو نوازنا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

چاہتا ہے تو خود ہی اسباب بھی مہیا کر دیتا ہے، جیسا کہ ایک ماؤرن خاتون کے لئے اسباب ہو جانے پر اس نے مدنی ماحول میں شمولیت کی سعادت پائی۔ سبحنَ اللہ! جشنِ ولادت کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں۔ اس کے ذریعے تو نہ جانے کتنوں کے بگڑے مقدّر سنور جاتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ جشنِ ولادت میں مسجد کی سجاوٹ سے متاثر ہو کر ایک کافر نے اسلام قبول کر لیا کہ واہ واہ! مسلمان اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت پر کس قدر اہتمام کے ساتھ خوشیاں مناتے ہیں، مسلمانوں کو اپنے نبی سے کس قدر والہانہ پیار ہے۔

جشنِ ولادت منانے والوں سے آقا خوش ہوتے ہیں

سبحنَ اللہ! خود شہنشاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی اپنا جشنِ ولادت منانے والوں سے پیار کرتے ہیں چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے فرمان کا خلاصہ ہے: بعض عاشقانِ رسول نے خواب میں جشنِ ولادت کے عمل سے محبوبِ ربِّ کم یزل عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

خوش دیکھا اور فرماتے سنا: مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِهِ یعنی جو ہماری خوش کرتا ہے ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔

(خلاصہ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۵۲۲، ۵۲۳)

خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آ گئے سرکار آ گئے شہ ابرار آ گئے
عید میلاد النبی سے ہم کو بے حد پیار ہے اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

عشقِ مجازی کے متعلق سوال جواب

سوال: جو نہ چاہتے ہوئے بھی بغیر کسی غیر شرعی حرکت کے اتفاقیہ عشق

مجازی میں مبتلا ہو جائے کیا وہ گنہگار ہے؟

جواب: نہیں۔ کیوں کہ اس میں اس کا اختیار نہیں۔

سوال: تو اب مریضِ عشق کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: صبر کر کے آخر کمانا چاہئے۔

سوال: واہ! عشقِ مجازی کے ذریعے ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے؟

جواب: کیوں نہیں۔ یہ بات یاد رکھئے کہ بے اختیار عشق ہو جانے کی صورت میں

بھی ثواب پانے کیلئے شریعت کی پاسداری ضروری ہے۔ مثلاً اگر مرد

کی کسی غیر عورت پر اچانک نظر پڑ گئی اور فوراً نظر ہٹا لینے کے باوجود

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبردست شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑ لکھتا اور ایک قیڑا حد پہاڑ جتنا ہے۔

اگر وہ دل میں گر گئی اور اس کے بعد نہ قصد اُس کا تصوّر جمایا نہ ہی ارادۂ اُس کو دیکھا، نہ کبھی اُس سے ملاقات کی، نہ ہی فون پر بات کی، نہ اُس کو عشقیہ خط لکھا اور نہ ہی کبھی کوئی تحفہ بھیجوایا الغرض اُس ہو جانے والے غیر اختیاری عشق مجازی کو ایسا چھپایا کہ کسی دوسرے پر گنجا خود اُس لڑکی کو بھی پتا نہ چلنے دیا تو ایسا ”عاشق صادق“، اگر عشق میں گھل گھل کر مر جائے تو شہید ہے۔ چنانچہ راحتُ العاشقین، مُرادُ المُشتاقین، شمسُ العارفین، سراجُ السَّالکین، خاتمُ النَّبیّین، جنابِ رَحْمۃُ لِلْعَلَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جو کسی پر عاشق ہوا اور اُس نے پاکدامنی اختیار کی اور عشق کو چھپایا پھر اسی حال میں مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۱۸۵ رقم ۷۱۶۰) میکھا آپ نے! عاشق صادق کیلئے یہ شرائط ہیں کہ پاکدامنی اختیار کرے اور اپنے عشق کو چھپائے رکھے تب وہ عشق میں مرا تو شہید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 859 پر صدُر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

الشَّرِيعَهُ، بِدَرْ الطَّرِيقَةِ حَضْرَتِ عَلَامَہِ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شہادت کی 36 اقسام بیان کی ہیں اُن میں 16 نمبر یہ ہے: (وہ بھی شہید ہے جو) عشق میں مرا بشرطیکہ پاکدامن ہو اور مچھپایا ہو۔

عاشق و معشوق شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: تو کیا عاشق و معشوق کو آپس میں شادی کی شرعاً ممانعت ہے؟

جواب: اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو شادی کر سکتے ہیں۔ یاد رکھئے! شادی سے قبل ملاقات، خط و کتابت، فون پر گفتگو اور تحائف کا لین دین وغیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ بعض عاشق و معشوق والدین سے چھپ کر ”کوڑھ میرج“ کرتے ہیں اس طرح کرنے میں لازمی طور پر والدین کی دل آزاری اور خاص طور پر لڑکی کے والدین کی ذلت و رسوائی ہوتی ہے اور لڑکا اگر لڑکی کا کفو نہ ہو تو لڑکی کا والد یا ولی کی اجازت کے بغیر کیا جانے والا نکاح اصلاً ہوتا ہی نہیں۔ (کفو کے بارے میں مزید سوال جواب چند صفحات کے بعد آرہے ہیں) اپنے مجازی عشق کے لئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیدنا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور زلیخا کے قصے کو دلیل بنانا سخت جہالت و حرام ہے۔ یاد رہے! عشق صرف زلیخا ہی کی طرف سے تھا، حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن اس سے پاک تھا ہر نبی معصوم ہے۔

غیر شرعی عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

سوال: آج کل عشقِ مجازی میں شریعت کی کافی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ؟

جواب: اس کی سب سے بڑی وجہ آج کل کے اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور سنتوں بھرے مدنی ماحول سے دوری ہے۔ اسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V. ، V.C.R. اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عشقیہ فلموں اور فسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازیوں کی مبالغہ آمیز اخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں ڈائجسٹوں میں فرضی عشقیہ افسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامحرم رشتے داروں کے ساتھ خلط ملط ہو کر آپسی بے تکلفی کے دلدل کے اندر اتر

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کرا کر کسی نہ کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اول فریقِ ثانی کو مطلع کرتا ہے تو بعض اوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر عموماً گناہ و عصیان کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ ملاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول و قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اوقات دونوں فرار ہو جاتے ہیں، بعدہ اخبار میں ان کے اشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سر بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ”کورٹ میرج“ کی ترکیب بنتی ہے تو معاذ اللہ عزَّوجلَّ کبھی یوں ہی بغیر نکاح کے نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود گشی کی راہ لی جاتی ہے جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ آپ کی عبرت کیلئے بروز پیر شریف ۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ (5.6.2006) کو اخبار جنگ کی طرف سے ”انٹرنیٹ“ پر لگنے والی ایک خبر مرنے والیوں کے نام نکال کر معمولی تصرّف کے ساتھ پیش کرتا ہوں:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود و پڑھو تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

تین جوان بہنوں کی اجتماعی خودکشی

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک شہر میں تین نو جوان بہنوں نے زہریلی گولیاں کھا کر اجتماعی خودکشی کر لی۔ 17 سالہ بہن فرسٹ ایئر، 19 سالہ بہن تھرڈ ایئر اور 26 سالہ بہن ایم اے کی طالبہ تھی۔ رات گئے ان کا اپنی والدہ کے ساتھ پسند کی شادی اور معاشی مسائل پر جھگڑا ہوا تھا اور رُتاء کے بیان کے مطابق تینوں بہنوں کے مابین تلخ کلامی ہوتی رہتی تھی۔ والدہ ان کے رشتے اپنی پسند کے مطابق کرنا چاہتی تھی۔ گزشتہ شب بھی معاشی مسائل اور ان کے رشتوں کی وجہ سے ان کی اپنی والدہ کے ساتھ تلخی ہوئی۔ رات کو تینوں نے ایک کمرے میں بند ہو کر زہریلی گولیاں کھالیں۔ انہیں طبی امداد کیلئے اسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں وہ تقریباً نصف گھنٹہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد دم توڑ گئیں۔ تینوں بیوہ ماں کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ ان کی نعشوں کا پوسٹ مارٹم 8 گھنٹے بعد ہوا۔ تینوں بہنوں کو ہزاروں افراد کی موجودگی میں آہوں سسکیوں میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اخبار میں دیئے ہوئے ناموں سے اندازہ ہوا کہ یہ مسلمان تھیں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

اس لئے دعاء ہے، یا اللہ عزوجل ہماری، ان تینوں مرحومہ بہنوں کی اور مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تمام امت کی مغفرت فرما۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ناکامانِ عشق کی خود کُشیاں

”روزنامہ نوائے وقت“ (کراچی 4 اگست 2004ء) کی دو مزید خبریں ملاحظہ فرمائیے: {1} پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زہر پی لیا {2} مَحَبَّت میں ناکامی پر داؤد (سندھ) کے نوجوان نے خودکشی کر لی۔ اس طرح کی اموات بھی بڑی حسرت ناک ہوتی ہے۔

عشقِ مجازی سے بچنے کا طریقہ

سوال: عشقِ مجازی کے اسباب اور اس سے بچنے کا طریقہ بیان کر دیجئے۔

جواب: غریبی و فحاشی، مخلوط تعلیم، بے پردگی، فلم بینی، ناولوں اور اخبارات کے عشقیہ و فسقیہ مضامین کا مطالعہ وغیرہ عشقِ مجازی کے اسباب ہیں۔ لاشعوری کی عمر میں ایک ساتھ کھینے والے بچے اور بچیاں بھی بچپن کی دوستی کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ والدین اگر شروع ہی سے اپنے بچوں کو غیروں بلکہ قریب ترین عزیزوں بلکہ سگے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بھائی بہنوں تک کی بچپنوں کے ساتھ اور اسی طرح اپنی مٹیوں کو دوسروں کے مٹیوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور بیان کردہ دیگر اسباب سے بچانے کی بھی سعی کریں تو عشقِ مجازی سے کافی حد تک چھڑکا رمل سکتا ہے۔ بچوں کو بچپن ہی سے اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کا درس دینا چاہئے۔ اگر کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جاگزیں ہوگئی تو ان شاء اللہ عزوجل عشقِ مجازی سے محفوظ ہو جائے گا۔

محبتِ غیر کی دل سے نکالو یا رسول اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئے؟

سوال: نکاح کتنی عمر میں کرنا چاہئے؟

جواب: والدین کو چاہئے کہ جوں ہی اولادِ بالغ ہو ان کا نکاح کر دیں۔ اس

ضمن میں دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ فرمائیے:

{ ۱ } جس کے گھر لڑکا پیدا ہو وہ اُس کا لپٹھا نام رکھے، نیک ادب

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (مہم باسلام) پر زور و پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سکھائے اور جب بالغ ہو پھر اس کا نکاح کر دے۔ اگر اس کا نکاح بُلُوغَت کے وقت (یعنی بالغ ہو جانے کے باوجود) نہ کیا اور وہ کسی گناہ کا مرتکب ہوا تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔

(شُعَبُ الْإِيمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۶ ص ۴۰۱ حدیث ۸۶۶۶)

مفسر شہیر حکیم الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیث پاک کے الفاظ ”اس کا گناہ باپ پر ہوگا“ کے تحت فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے کہ بچہ غریب ہو خود نکاح کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر باپ امیر ہو اور اولاد کا نکاح کر سکتا ہے مگر لا پرواہی یا امیر (گھرانے کی لڑکی) کی تلاش میں نکاح نہ کرے، تب بچے کے گناہ کا وبال اُس لا پرواہ باپ پر ہوگا۔ (مراۃ ج ۵ ص ۳۰) {۲} ”تورات“ میں لکھا ہوا ہے جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اگر وہ لڑکی کسی گناہ کو پہنچی تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (شُعَبُ الْإِيمَانِ ج ۶ ص ۴۰۲ حدیث ۸۶۶۹) مراۃ المناجیح جلد 5 صفحہ 31 پر اس حدیث پاک کے الفاظ ”جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نکاح نہ کرے“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی گُفُو ملتا ہو اور یہ شخص

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کچھس ترین شخص ہے۔

نکاح کر دینے پر قادر ہو پھر بھی محض دو تمند کی تلاش میں لا پرواہی سے نکاح نہ کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ توفیق دے تو لڑکی کا نکاح بارہ سال کی عمر سے پہلے ہی کر دے اب تو پچیس تیس سال تک کی لڑکیاں گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں، نہ بی اے (پاس کیا ہوا) لاکھ پتی ملتا ہے نہ نکاح ہوتا ہے۔ رب تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے۔ اور ”اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس کا گناہ باپ پر بھی ہے کیونکہ وہ اس کا سبب بنا۔ (مراۃ جہ ص ۳۱) افسوس! آج کل دُنیوی رُسم و رواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے عشقِ مجازی بھی پروان چڑھتا اور بے شمار گناہوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ کاش! کوئی ایسا مدّنی رواج قائم ہو جائے کہ بچّے اور بچّی جوں ہی بُلُو عَت کی دہلیز پر قدم رکھیں ان کے نکاح ہو جایا کریں کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہمارا معاشرہ بے شمار بُرائیوں سے بچ جائیگا۔

جن اگر عورت پر عاشق ہو جائے تو.....؟

سوال: جن اگر کسی عورت پر عاشق ہو جائے اور رقم وغیرہ دے تو کیا کرے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑے۔

جواب: امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک ایسی عورت کے متعلق پوچھا

گیا جسے **جَنّ** روپے وغیرہ دے جاتا تھا تو ارشاد فرمایا: ”وہ **جَنّ**

جو کچھ اس عورت کو دیتا ہے اس کا لینا حرام ہے کہ وہ زنا کی رشوت

ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۶۶)

جَنّ اگر عورت کو زبردستی تحفہ دے تو.....؟

سوال: اگر وہ **جَنّ** عورت کو زبردستی رقم دے تو کیا کرے؟

جواب: اگر وہ لینے پر مجبور کرے (تو) لے کر فقراء پر تصدّق (یعنی خیرات) کر

دیا جائے اپنے صرف (یعنی استعمال) میں لانا حرام ہے۔ (ایضاً ص ۵۶۷)

عاشق و معشوق کے تحفے کا حکم شرعی

سوال: عاشق و معشوق آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیتے ہیں ان کا کیا

حکم ہے؟

جواب: (یہ رشوت ہے اور)، گناہِ کبیرہ، قطعاً حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام

ہے۔ **الْبَحْرُ الرَّائِقُ** میں ہے: ”عاشق و معشوق آپس میں ایک

دوسرے کو جو تحائف دیتے ہیں وہ رشوت ہے، ان کا واپس کرنا

واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔“ (**الْبَحْرُ الرَّائِقُ** ج ۲ ص ۳۴۱)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے کناہِ معاف ہوں گے۔

ناجائز تحفے لوٹانے کا طریقہ

سوال: اس طرح کے تحائف جس سے لئے تھے وہ فوت ہو گیا ہو تو کیا کرے؟
کیا توبہ کر لینے سے رکھنا جائز ہو جائیگا؟

جواب: رشوت کے مال کا حکم بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرماتے ہیں: ”جو مال رشوت یا تَغْنِی (یعنی گانے یا اشعار پڑھ کر) یا

چوری سے حاصل کیا اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا اُن پر واپس

کردے، وہ نہ رہے ہوں ان کے وُراثا کو دے، پتہ نہ چلے تو فقیروں پر

تصدّق (خیرات) کرے، خرید و فروخت کسی کام میں اس مال کا

لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال

سے سبکدوشی کا نہیں۔ یہی حکم سود و غیرہ عُقُوْدِ فاسدہ کا ہے فرق صرف

اتنا ہے کہ یہاں (یعنی مَنکُا سود) جس سے لیا بالخصوص انھیں واپس کرنا

فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداءً

تصدّق (یعنی خیرات) کر دے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۵۱) اعلیٰ حضرت

، امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اگر (ناپچے گانے والی کو رقم دینے کا) اصل مقصود آشنائی (محبت) بڑھانا اور اپنی طرف لٹھانا (مائل کرنا) ہے تو بیشک رشوت قرار پائے گا اور اسی حکم مغضوب میں داخل ہو جائے گا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۰۹)

اُمرد کو تحفہ دینا کیسا؟

سوال: مرد کا شہوت کی وجہ سے اُمرد سے دوستی رکھنا اور اُس کو مزید ہلانے کیلئے تحفہ و دعوت کا سلسلہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی دوستی ناجائز و حرام ہے بلکہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: ”اُمرد کی طرف شہوت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔“ (تفسیرات احمدیہ ص ۵۵۹) اور شہوت کی وجہ سے اُمرد کو تحفہ دینا یا اُس کی دعوت کرنا بھی حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے۔

عورت نامحرم کو تحفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہن اپنے ناخرم رشتے دار مثلاً بہنوئی، خالو، پھوپھا وغیرہ کو نیّتِ صالحہ کے ساتھ کسی محرم کے ذریعے تحفہ بھجوا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں بھجوا سکتی۔ تحفے کی تاثیر عجیب ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ”تحفہ حکیم (یعنی عقلمند و دانائے کواندھا کر دیتا ہے۔“ (الفردوس بمائور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الخطاب ج ۴ ص ۳۳۵ حدیث ۱۹۶۹ ایک اور حدیثِ مبارک میں ہے:

”تحفہ دو محبت بڑھے گی۔“ (السنن الكبرى للبيهقي ج ۶ ص ۲۸۰)

حدیث ۱۱۹۴۶ بہر حال عورت کو اپنے نامحرم رشتے دار کے دل

میں محبت کی جڑیں اُسٹو ار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

سوال: بعض عشقی مزاج لوگ بے باکی کے ساتھ حضرت سیدنا یوسف علی

نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور زلیخا کا حوالہ دیتے ہیں ان کو کیا جواب دیا

جائے؟

جواب: یقیناً وہ عاشقانِ نادان سخت خطا پر ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں کے

مُعاملے میں شیطان کی باتوں میں آکر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں زبان کھولنا ایمان کیلئے انتہائی خطرناک

ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنی گستاخی بھی

کُفر ہے۔ حضرت سیدنا یوسف علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ

عزوجل کے نبی تھے اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حرکت

صادر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۱۲ سورہ

یوسف کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ
رَا بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط

عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی

عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی

(پ ۱۲ یوسف ۲۴)

دلیل نہ دیکھ لیتا۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ

اللہ الہادی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوسِ طاہرہ

کو اخلاقِ ذمیمہ و افعالِ رذیلہ (یعنی مذموم اخلاق اور ذلیل کاموں) سے

پاک پیدا کیا ہے اور اخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدسہ پر ان کی خلقت فرمائی

ہے اسلئے وہ ہر نا کردنی (یعنی ہر بُرے) فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک

روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ علیہ السلام کے درپے ہوئی اُس

وقت آپ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد ماجد حضرت

سیدنا یعقوب علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ اُٹھتے مبارک

دندانِ اقدس کے نیچے دبا کر اجتناب (یعنی باز رہنے) کا اشارہ فرماتے

(خزائنُ العرفان ص ۳۸۰)

ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ عشقِ صرف زلیخا کی طرف سے تھا حضرت سیدنا

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن اس سے قطعاً یقیناً پاک

تھا۔ پارہ 12 سورہ یوسف آیت نمبر 30 میں شرفائے مصر کی

بعض عورتوں کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے:

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدْيَنَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ

ترجمہ کنز الایمان: اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی لا اپنے

نوجوان سے کا دل لہجاتی ہے، بیشک ان

سے کی محبت اس کے دل میں پیرگئی

ہے، ہم تو اسے صریحاً خود رفتہ سے

پاتے ہیں۔

(پ ۱۲ یوسف ۳۰)

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

فرماتے ہیں: ”زلیخا کو رغبت تھی مگر حضرت سیدنا یوسف علی نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام طاقت و قدرت رکھنے کے باوجود اس (یعنی زلیخا

کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں

_____ مدینہ

یعنی زلیخا، یعنی حضرت یوسف، یعنی حضرت یوسف، یعنی زلیخا، یعنی سگائی، یعنی زلیخا کو، بے

یعنی عشق میں بے قرار

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دہڑ و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدرجہت ہو گیا۔

آپ عَلٰی نَبِّینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بارے میں کے عمل کو خوب
سراہا۔“ (إحياء العلوم ج ۳ ص ۱۲۹)

زُلیخا کی داستان

سوال: ”زُلیخا کی داستان“ بھی سنا دیجئے تاکہ حضرت سیدنا یوسف علی
نَبِّینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط
فہمیوں کا بھی ازالہ کیا جاسکے۔

جواب: زُلیخا کا قصہ بڑا عجیب ہے، حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد
غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی تفسیر ”سورۃ یوسف“ میں بیان کردہ انتہائی
طویل قصے کو سمیٹ کر عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: زُلیخا ایک مغربی
بادشاہ طیموس کی انتہائی خوبصورت شہزادی تھی۔ نو برس کی عمر میں اس
نے جب خواب میں پہلی بار حضرت سیدنا یوسف علی نَبِّینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ کا دیدار کیا تو اسی وقت آپ عَلٰی نَبِّینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی
دیوانی ہو گئی۔ حُسنِ یوسف علیہ السلام کی بھی کیا بات ہے؟ جب آپ علیہ
السلام کو بازارِ مصر میں لایا گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حقیقی حُسن

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

یوسف سے پردہ اٹھا دیا، لوگ دیدار کیلئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑے اس اژدحام (اور دھگکا پیل) میں 25 ہزار مرد و عورت ہلاک ہو گئے۔ حسنِ یوسف کی تاب نہ لا کر (مزید) پانچ ہزار مرد اور 360 کنواری عورتوں نے دم توڑ دیا۔ زلیخا جو کہ بت پرست تھی اُس نے حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پانے کیلئے بہت جتن کئے حتیٰ کہ مُرور زمانہ کے سبب بوڑھی، اندھی اور کنگلی ہو گئی۔ جب حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مصر تشریف لائے تو حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے لشکروں سمیت استقبال کیلئے نکلے۔ زلیخا بھی ایک عورت کا ہاتھ پکڑے راہ میں کھڑی تھی اور اُس سے کہہ رکھا تھا جوں ہی حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام گزریں مجھے خبر کر دینا۔ اُس نے جب خبر دی تو زلیخا نے حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارا۔ مگر آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ شریف نہ گئی۔ اُسی وقت حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری کے چکر کی لگام

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

تھام کر کہا: اُترئیے اور اس عورت کو جواب دیجئے۔ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتر کر اُس سے استفسار فرمایا: تُو کون ہے؟ زُلجھا نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور کہنے لگی: میں وہی زُلجھا ہوں جس نے اپنے تن من سے تیری خدمت کی آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم رب العزت زُلجھا سے اُس کی حاجت دریافت کی، اُس نے نکاح کا مطالبہ کیا۔ فرمایا: میں تجھ کا فرہ سے کیسے نکاح کر سکتا ہوں! اللہ عزوجل کی شان دیکھئے! حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زُلجھا کو چھوا تو گیا ہوا شباب (یعنی جوانی) اور بے مثال حسن و جمال لوٹ آیا، بُت پرستی سے توبہ کر کے وہ مومنہ ہو گئیں۔ حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کا نکاح پڑھا دیا۔ کہتے ہیں، حضرت سیدنا زُلجھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایمان لانے کے بعد جب حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجیت میں داخل ہوئیں تو ان کا جنسی میلان دب گیا اور وہ عبادت و ریاضت میں اس قدر مشغول ہوئیں کہ بہت بڑی عابدہ اور زاہدہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو حج پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

بن گئیں۔ ایک روایت کے مطابق وہ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ سراپا عظمت میں 73 برس رہیں اور ان کے بطن سے گیارہ لڑکے پیدا ہوئے۔ (تفسیر سورہ یوسف مترجم ص ۹۳، ۹۶،

۱۸۴، ۲۳۷-۳۹ غلخصاً) ﴿اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ﴾ کی اُن پر رحمت ہو اور

ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عاشقانِ نادان کا ردّ ہو گیا!

اس حکایت سے اظہرُ من الشمس وَاَبَیْنُ مِنَ الْمَسْ لَعْنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین ہو گیا کہ آج کل کے جو عاشقانِ نادان اپنے گناہوں بھرے سڑے ہوئے عشق کو دُرست ثابت کرنے کیلئے معاذ اللہ عزوجل حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور زلیخا کے واقعہ کو اڑبٹاتے ہیں وہ بہت بڑی بھول کر رہے ہیں۔ سورہ یوسف میں صرف زلیخا کی طرف سے عشق کا تذکرہ ہے مگر کہیں بھی کوئی اشارہ تک نہیں ملتا کہ معاذ اللہ عزوجل حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اُس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُروِ پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُروِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کے عشق میں شریک تھے۔ لہذا جو لوگ حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی عشق میں شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے توبہ کریں۔ اللہ عزوجل کے نبی علیہ السلام کی شانِ بہت عظیم ہوتی ہے اور وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔“

یا اللہ عزوجل ہمیں اپنی محبت اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سچی پکی الفت نصیب فرما۔ یا اللہ! عزوجل دنیا کی چاہت ہمارے دل سے نکال دے۔ یا اللہ! عزوجل جو مسلمان گناہوں بھرے ”عشقِ مجازی“ کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں رہائی دیکر اپنے مدنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زلفوں کا اسیر بنا دے۔

محبتِ غیر کی دل سے نکالو یا رسول اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

سوال: اگر صنفِ مخالف (مثلاً لڑکے پر کوئی لڑکی) عاشقہ ہو کر پیچھے پڑ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ہرگز ہرگز اس کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر شیطان کو اُنکی

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دی تو وہ ہاتھ پکڑ لیگا اور پھر گناہوں سے بچنا دشوار ہی نہیں شاید ناممکن ہو جائے گا۔ فوراً کہیں مناسب جگہ اپنی شادی کی ترکیب بنالی جائے کہ اس طرح بھی اکثر عشق مجازی سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

برقع پوش اعرابیہ

نظر کی حفاظت کرنے والے ایک خوش نصیب خوبصورت نوجوان کی ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد مغزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا سلیمان بن یسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار انتہائی متقی و پرہیزگار، بے حد خوب رو اور حسین نوجوان تھے۔ سفر حج کے دوران مقام ابواء پر ایک بار اپنے خیمے میں تنہا تشریف فرما تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رفیق سفر کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک برقع پوش اعرابیہ (یعنی دیہاتی عورت) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیمے میں داخل ہوئی اور اُس نے چہرے سے نقاب اٹھا دیا! اُس کا حسن بہت زیادہ فتنہ برپا کر رہا تھا، کہنے لگی: مجھے کچھ دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھے شاید روٹی مانگ رہی ہے۔ کہنے لگی: میں وہ چاہتی ہوں جو بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبرد و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا بڑ لکھتا اور ایک قیڑا حد پہاڑ جتنا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوفِ خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے فرمایا:

”تجھے میرے پاس شیطان نے بھیجا ہے۔“ اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سر مبارک گھٹنوں میں رکھا اور بآوازِ بلند رونے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر بُرقع پوش اعرابیہ گھبرا کر تیز قدم اٹھائے خیمے سے باہر نکل گئی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رفیق آیا اور دیکھا کہ رورو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھیں سُجا دی ہیں اور گلا بٹھا دیا ہے، تو اُس نے سببِ گریہ دریافت کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اَوَّلًا ثَلَاثُمُثُول سے کام لیا مگر اُس کے پیہمِ اصرار پر حقیقت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ فرمایا: تُم کیوں روتے ہو؟ عرض کی: مجھے تو زیادہ رونا چاہئے کیوں کہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صبر نہ کر سکتا (یعنی شاید گناہ میں پڑ جاتا)۔ دونوں حضرات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما روتے رہے یہاں تک کہ مکّہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں حاضر ہو گئے۔ طوافِ وسعی وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سپدنا سلیمان بن یسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار **حطیم کعبہ** میں چادر سے گھٹنوں کے گرد گھیرا باندھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اُونگھ آگئی اور عالمِ خواب میں پہنچ گئے، ایک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حُسن و جمال کے پیکر، مُعطر مُعطر خوش لباس دراز قد بُرگ نظر آئے،

حضرت سیدنا سلیمان بن یسا ر علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے پوچھا: آپ کون

ہیں؟ جواب دیا: میں (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نبی) یوسف ہوں۔ عرض کی: یا نبی

اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَعَلَى نَبِينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام زُلیحجا کے ساتھ آپ کا قصہ

بھی ایک عجیب واقعہ ہے۔ فرمایا: مقامِ ابواء پر اعرابیہ کے ساتھ

ہونے والا آپ کا واقعہ عجیب تر ہے۔ (اخبار العلوم ج ۳ ص ۳۰ املخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ

ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا سلیمان بن یسا ر علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے

خود چل کر آنے والی بُرقع پوش اعرابیہ کو بھی ٹھکرا دیا بلکہ خوفِ خدا

عَزَّوَجَلَّ سے رونادھونا مچا دیا، جس کے نتیجے میں حضرت سیدنا یوسف علی

نَبینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے خواب میں تشریف لا کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہر حال دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ جنس

مخالف لاکھ دل لُبھائے اور گناہ پر اُکسائے مگر انسان کو چاہئے کہ ہرگز

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

شیطان کے دامِ تزویر (تزویر، یعنی دھوکے) میں نہ آئے، ہر صورت میں اُس کے چنگل سے خود کو بچائے اور خوب اجر و ثواب کمائے۔

سوال: اگر کسی سے عشق ہو جائے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی ہو اور شادی کی ترکیب بھی ممکن نہ ہو، تو اس سے کس طرح چھٹکارا حاصل کرے؟

جواب: واقعی یہ معاملہ بڑا صبر آزما ہے۔ اس دوران جو بھی گناہ ہوئے ہوں ان سے سچے دل سے توبہ کر کے اس عشق سراپا فسق سے نجات کیلئے اللہ غفار عَزَّوَجَلَّ کے عالی دربار میں گر گڑا کر دعا مانگے، اُس کو دیکھنے سے بچے، بلکہ اگر اُس کی تصویر، تحفہ یا کوئی اور نشانی اپنے پاس ہو تو اسے بھی نہ دیکھے اور فوراً وہ اشیا اپنے سے الگ کر دے، اُس کا فون نہ سنے، اُس کا عشقیہ مکتوب نہ پڑھے، حتیٰ کہ اُس کے تصوّر سے بھی ہر ممکن صورت میں پیچھا چھڑائے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دم مشغول کر دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت اپنے دل میں بڑھائے۔ اور بارگاہ رسالت میں استغاثہ (یعنی فریاد) پیش کرے:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مَحَبَّتِ غیر کی دل سے نکالو یا رسول اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

عشق بازی سے پیچھا چھڑانے کا روحانی علاج

سوال: عشق بازی سے پیچھا چھڑانے کیلئے کوئی وظیفہ بھی بتادیتجئے۔

جواب: گزشتہ سوال کے جواب کی ابتداء میں جو مَدَنی پھول پیش کئے اس کے

ساتھ ساتھ بے شک قرآنی آیات یرِ مشتمل یہ ”عمل“ بھی کر لیا جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ - اَللّٰهُمَّ السَّلٰوٰتِ وَالْاَرْۡضِ -

لَا تَاْخُذْهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ - باؤسوتین 3 بار پڑھ کر (اَوَّل وَاخِر

ایک بار رُو د شریف) پانی پر دم کر کے پی لے۔ یہ عمل 40 دن تک کرے۔

عورت ناغے کے دنوں میں نہ کرے پاک ہو جانے کے بعد جہاں

سے چھوڑا تھا وہیں سے گنتی شروع کرے۔ نماز کی پابندی ضروری

اَشَدُّ ضروری ہے۔

عبداللہ بن مبارک کی توبہ کا سبب

سوال: کیا حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی عشقِ مجازی میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو رُو دیکھو ہمارا رُو دیکھ کر تک پہنچتا ہے۔

مُبْتَلَا رَہ چکے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ مگر انہوں نے عبرت حاصل کر کے توبہ کی اور بلند دَرَجات

پائے چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ

کچھ یوں ہے کہ ابتداءً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عام سے نوجوان تھے

، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک کنیز سے عشق ہو گیا تھا اور معاملہ کافی طول

پکڑ چکا تھا۔ سخت سردیوں کے موسم میں ایک بار دیدار کے انتظار میں

اس کنیز کے مکان کے باہر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صُبح

ہو گئی۔ رات بے کار گزرنے پر دل میں ملامت کی کیفیت پیدا ہوئی اور

اس بات کا شدّت سے احساس ہوا کہ اس کنیز کے پیچھے ساری رات

برباد کر دی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا، کاش! یہ رات عبادت میں گزاری ہوتی۔

اس تصوّر سے دل کی دنیا زیر و زبر ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خالص

توبہ فرمائی، کنیز کی مَحَبّت سے جان چھڑوائی، اپنے پروردگار عزوجل

سے لو لگائی اور قلیل ہی عرصے میں ولایت کی اعلیٰ منزل پائی اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے شانِ اس قدر بڑھائی کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

سانپ مگس رانی کر رہا تھا

ایک بار والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں نکلیں تو ایک باغ میں گُلبن یعنی گلاب کے پودے کے نیچے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس طرح کچھ خواب (یعنی سوتا) ملاحظہ کیا کہ ایک سانپ منہ میں زگر گس کی ٹہنی لئے مگس رانی کر رہا ہے یعنی آپ کے وجودِ مسعود پر سے مکھیاں اُڑا رہا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۶) اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خوش نصیب عابد کی ثابت قدمی

سوال: ”اسرائیلیات“ میں سے امتحان میں مبتلا ہونے والے کسی مرد کی ثابت قدمی کا ایمان افروز واقعہ بتا دیجئے جس سے عبرت اور صبر کی قوت ملے۔

جواب: جو مسلمان امتحان سے جی نہیں پڑاتا، نفسانی شہوت کو پائے حقارت سے ٹھکراتا، کیسی ہی صبر آزمائگی پائی آئے اُس سے نہیں گھبراتا، رضائے ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے بڑی سے بڑی مصیبت کو گلے سے لگاتا اور شیطان و نفس سے ہر حال میں ٹکرا جاتا ہے وہ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

دَرَجاتِ عالیہ پاتا اور شان و شوکت کے ساتھ جَنّتِ الفردوس میں جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا کعبُ الا حبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ ایک حکایت کو مختصراً عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: بنی اسرائیل میں ایک عابد تھے جو کہ صدیق (یعنی اوّل دَرَجے کے ولی) کے منصب پر فائز تھے۔ شان یہ تھی کہ خانقاہ پر بادشاہ حاضر ہو کر حاجت دریافت کرتا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ منع فرما دیتے۔ اللہ عزّوجلّ کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عبادت خانے پر انگور کی بیل لگی ہوئی تھی جو ہر روز ایک انوکھا انگور اُگاتی تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی طرف اپنا مبارک ہاتھ آگے بڑھاتے تو اُس میں سے پانی اُبل پڑتا جسے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نوش فرما لیتے۔

ایک دن مغرب کے وقت ایک جوان لڑکی نے دروازے پر دستک دیکر کہا، اندھیرا ہو گیا ہے، میرا گھر کافی دُور ہے، مجھے رات گزارنے کیلئے اجازت دے دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترس کھا کر اسے اپنی خانقاہ میں پناہ دیدی۔ رات جب گہری ہوئی تو وہ ایک دم گلے پڑ گئی کہ میرے ساتھ ”کالا منہ“ کرو!!! یہاں تک کہ

فرمان مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مَعَاذَ اللّٰهِ وَجَلَّ اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً آنکھیں بند کر لیں اور اُس کو کپڑے پہننے کا حکم دیا مگر وہ نہ مانی بلکہ برابر مطالبہ کرتی رہی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مُضْطَرَب (مُض - ط - رب) ہو کر اپنے نفس سے پوچھا، اے نفس! تُو کیا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا، خدا کی قسم! میں تو اس نادر موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ فرمایا، تیرا ناس ہو! کیا تُو میری عمر بھر کی عبادت ضائع کرنے کا اُمیدوار ہے؟ کیا تُو طالبِ عذابِ نار ہے؟ کیا تُو دوزخ کے گندھک کے لباس کا خواستگار ہے؟ کیا تُو جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا طلبگار ہے؟ یاد رکھ! زانی کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم کے گہرے غار میں جھونک دیا جائے گا۔ مگر اُس بدنیت لڑکی کے ساتھ ساتھ نفس نے بھی اپنی تحریک برابر جاری رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نفس سے فرمایا: چل پہلے تجربہ (تج - ربہ) کر لے کہ آیا تُو دنیا کی معمولی آگ بھی برداشت کر سکتا ہے یا نہیں! یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلتے ہوئے چراغ پر ہاتھ رکھ دیا! مگر وہ نہ جلا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

جلال میں آکر پکارا، اے آگ! تجھے کیا ہو گیا ہے تو کیوں نہیں جلاتی؟ اس پر آگ نے پہلے انگوٹھا جلایا، پھر انگلیوں کو پگھلایا حتیٰ کہ ہاتھ کا سارا پنجہ کھا گئی! یہ درد انگیز منظر دیکھ کر اُس لڑکی پر ایک دم خوف طاری ہو گیا، اُس کے منہ سے ایک زوردار چیخ بلند ہو کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہو گئی، وہ دھڑام سے گری اور اُس کی رُوح قفسِ عُصْرٰی سے پرواز کر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً اُس کی برہمنہ (ب، رَہ، نہ) لاش پر چادر اُڑھادی۔

صبح دمِ ایلیس نے چلا کر اعلان کیا: ”اس عابد نے فلا نہ بنتِ فلاں کے ساتھ رات کو زیادتی کر کے اُس کو قتل کر دیا ہے۔“ یہ خیر و حشت اثر سن کر بادشاہ آگ بگولہ ہو کر سپاہیوں کے ساتھ عابد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ پر آ پہنچا۔ جب وہاں سے لڑکی کی برہمنہ لاش برآمد ہو گئی تو عابد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گلے میں زنجیر ڈال کر گھسیٹ کر باہر نکالا گیا اور پھر سپاہیوں نے خانقاہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ وہ عابد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صبر و شکیبائی (ش۔ کے۔ بانی) کا دامن تھامے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنا جلا ہوا ہاتھ بھی کپڑے میں چھپائے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

رکھا اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا! اُس وقت دستور یہ تھا کہ زانی کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا۔ چنانچہ بادشاہ کے حکم سے عابد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر آ رہ رکھ کر اُن کے بدن کے دو پرکالے کر دیئے گئے۔ عابد کی وفات ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ عزَّوَجَلَّ نے اُس عورت کو زندہ کیا اور اُس نے از ابتدا تا انتہا ساری رُوداد سنا لی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے کپڑا ہٹایا گیا تو لڑکی کے بیان کے مطابق واقعی وہ جلا ہوا تھا اس کے بعد لڑکی حسبِ سابق پھر مُردہ ہو گئی۔ حیرت انگیز حقیقت سُن کر لوگوں کے سر عقیدت سے جھک گئے اور خوش نصیب عابد کی اس دردناک رحلت پر سبھی تأسف و حسرت کرنے لگے۔ جب ان کیلئے قَبْر کھودی گئی تو اُس سے مُشک و عنبر کی لپٹیں آنے لگیں۔ جوں ہی دونوں کے جنازے لائے گئے تو آسمان سے صدا آنے لگی:

إِصْبِرُوا حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَيْهِمَا الْمَلَائِكَةُ

یعنی صبر کرو یہاں تک کہ ان پر فرشتے نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔

تدفین کے بعد اللہ ربُّ العالمین جَلَّ جَلالُہ نے خوش نصیب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عابد کی قبر پر چنبیلی کو اُگایا۔ لوگوں نے مزار پر انوار پر ایک کتبہ
آویزاں پایا جس میں کچھ اس طرح مضمون تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط **اللَّهُ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اپنے
بندے اور ولی کی طرف۔ میں نے اپنے فرشتوں کو جمع فرمایا، جبریل
(علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے خطبہ سنایا اور میں نے پچاس ہزار دُہنوں
کے ساتھ جَمْتُ الْفَرْدُوسِ میں اِس (اپنے ولی) کا نکاح فرمایا۔
میں اپنے فرماں برداروں اور مُقَرَّبُوں کو ایسے ہی انعاموں سے نوازتا
ہوں۔
(بَحْرُ الدُّمُوعِ ص ۱۶۹ مُلَخَّصًا)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقہ
ہماری مَغفِرَت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

انبیائے کرام پر بھی امتحانات آئے

دیکھا آپ نے! عورت کا فتنہ کتنا خطرناک ہوتا ہے! مرد و شیطان
اِس کے ذریعے اولیاء الرحمن پر بھی حملے کرتے نہیں چُوتے مگر خدائے
ذوالجلال تبارک و تعالیٰ کی مدد جن کے شامل حال ہوتی ہے وہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذکر و شریف نہ پڑھا اس نے بھائی۔

ابلیسِ نحس کے جال میں نہیں پھنستے۔ اس حکایت سے شاید کسی کو یہ
 وسوسے آئیں کہ ”آخر اتنے بڑے باکرامت بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 پر اس قدر گندے گھنوں نے کام اور قتلِ مسلم کا جھوٹا الزام کیسے لگا دیا گیا
 اور پھر بے چارے کو بے دردی کے ساتھ آرے سے کیوں چیر دیا گیا؟“
 ان وسوسوں کا جواب یہ ہے کہ خدائے متان و متان عزوجل اپنے
 بندوں کا امتحان لیتا ہے اور ثابت قدم رہنے والوں کو محض اپنے لطف و
 کرم سے انعاماتِ عظیمہ اور درجاتِ رفیعہ مرحمت فرماتا ہے۔ اس
 طرح کے امتحانات کے واقعات سے ہماری تاریخ بھری پڑی ہے۔
 حضرت سپدِ نازِ کریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو آرے سے چیر
 دیا گیا! آپ کے فرزندِ ارجمند حضرت سپدِ ناجی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
 والسلام کو بھی بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا نیز متعددِ انبیائے
 کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بنی اسرائیل نے شہید کر دیا، کربلا کا دردناک
 واقعہ نیک بندوں پر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹنے کے حوالے سے
 انتہائی مشہور ہے۔ لہذا ہم میں سے کبھی کسی پر امتحان آن پڑے تو
 دامنِ صبر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اللہ رحمن عزوجل کی رضا پر راضی

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

رہنے ہی میں دونوں جہان کی کامیابی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ امتحانِ جتنا سخت ہوتا ہے سُنَد بھی اُتنی ہی اعلیٰ ملتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 20 سورۃ العنکبوت کی ابتدائی آیاتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِينَ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۖ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
ترجمہ کنز الایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں، ہم ایمان لائے، اور ان کی آزمائش نہ ہوگی! اور بے شک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا۔

(پ ۲۰ العنکبوت ۱-۳)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کا بقدرِ قوتِ ایمانی کے امتحان لینا، قانونِ الٰہی ہے۔ بیماری، ناداری، غربت، مصیبت، یہ سب رب کی (طرف سے) آزمائشیں ہیں جن سے مُخلص و منافق مُمتاز ہو جاتے ہیں۔ (یعنی ان کا فرق واضح ہو جاتا ہے) مومن راضی برضا رہتا ہے۔ کہ کوئی اللہ عز و جل کا بندہ آرے سے چیرا گیا، بعض لوہے کی کنگھیوں سے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو گے، تمہارا گھڑ پُر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کی مغفرت ہے۔

پُر زے پُر زے کئے گئے، بعض کو آگ میں ڈالا گیا، بعض کو حکم دیا گیا
کہ اپنے بچے کو اپنے ہاتھ سے دَنِج کرو مگر وہ حضرات استقامت کے
پہاڑ ثابت ہوئے۔
(نور العرفان ص ۶۳۲)

وہ عشقِ حقیق کی لذت نہیں پا سکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

عشقِ مجازی نے تباہی مچائی ہے

آہ! بہت نازک دور ہے، مخلوط تعلیم وغیرہ کے باعث شرم و حیا کا تصوّر
مٹتا جا رہا ہے، عشقِ بازی عام ہے، تباہی مچی ہوئی ہے، سبِ مدینہ غُفّی
عُنہ کے نام پر آنے والے مکتوبات میں ایسی ایسی حیا سوز تحریرات
ہوتی ہیں کہ غیرت مند آدمی پڑھ کر شرم سے پانی پانی ہو جائے۔ یہ
عاشقانِ نادان بسا اوقات بلا تکلف ایک دوسرے کے نام و پتے
وغیرہ بیان کر کے اپنی اور صنفِ مخالف کی آبرو کی خوب دھجیاں بکھیر
رہے ہوتے ہیں! اس طرح کے بے حیا عاشقوں کی تحریروں کی چند
مثالیں حاضرِ خدمت ہیں مگر ان کو پڑھ کر صرف انہیں کو جھٹکا لگے گا جن
کو حیا سے کوئی حصّہ نصیب ہوا ہو، باقی جن بے چاروں کو شرم و حیا کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہوا بھی نہ لگی ہوگی وہ تو بس یونہی پڑھ کر گزر جائیں گے، شاید ان کو ان کلمات کے اندر کوئی بُرائی کا پہلو بھی نظر نہیں آئے گا!

عاشقوں کے جذبات کے سات حیا سوز کلمات

(اس طرح کے مضامین فقرے مجھے بھیجے جانے والے مکتوبات میں بکثرت ہوتے ہیں)

{ 1 } میں نے فلاں سے مَحَبَّت کی ہے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

{ 2 } فلاں لڑکی سے مجھے والہانہ عشق ہو گیا ہے، وہ نہ ملی تو میں حرام کی موت مر جاؤنگا۔ (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود کشی کر لوں گا)

{ 3 } فلاں لڑکی کو میں بچپن سے چاہتا ہوں مگر دو مہینے ہوئے ہیں والدین نے اُن کی دوسری جگہ شادی کر دی ہے دُعا کریں اُس کو طلاق ہو جائے ورنہ میں دولہا کو اِس دُنیا میں نہیں رہنے دوں گا جس نے میری مَحَبَّت مجھ سے چھین لی ہے۔

{ 4 } ”اُس“ کی یاد بہت تڑپاتی ہے یہ معلوم ہے کہ شراب حرام ہے مگر غم مٹانے کیلئے تھوڑی سی پی لیتا ہوں۔

{ 5 } میری مَحَبَّت اگر مجھے نہ ملی اور کسی دوسری جگہ لڑکی کی شادی ہو گئی تو وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہوگا!

{ 6 } ہر وقت اُس کی یاد میں کھویا رہتا ہوں، کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زبردست شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیاد اور لکھتا اور ایک قیاد اور لکھتا ہے۔

{ 7 } آپ کو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا واسطہ مجھے میری محبوبہ دلادیں۔

عاشقات کے جذبات کے 12 حیا سوز کلمات

{ 1 } فلاں لڑکے سے مجھے عشق ہو گیا ہے، ان کی یاد میری زندگی ہے، اگر وہ مجھے نہ ملے تو میں خودکشی کر لوں گی۔

{ 2 } اگر ”کالج فرینڈ“ سے میری شادی نہ ہوئی تو ”کورٹ میرج“ کر لوں گی آپ ہمارے والدین کو لکھیں کہ ہماری شادی کروادیں۔

{ 3 } اُن کی یاد دل میں رچ بس چکی ہے، نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا، اسی وجہ سے طبیعت میں چڑچڑاپن پیدا ہو گیا ہے، والدین سے بھی گستاخی کر جاتی ہوں۔

{ 4 } فلاں کو میں دل و جان سے چاہتی ہوں مگر اُس کو پتا نہیں کہ میں اُسے چاہتی ہوں، اُس سے اظہار بھی نہیں کر سکتی کوئی ایسا عمل بتائیے کہ اُس کو میری محبت کا پتا چل جائے اور وہ میرا ہو جائے۔

{ 5 } ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں، فون پر ہماری گفتگو ہوتی رہتی ہے، کبھی کبھی اپنے گھر والوں کو چکمہ دیکر سہیلی کا بہانہ بنا کر گھر سے نکل کر اُس سے ملنے بھی چلی جاتی ہوں، میں اُسے اپنا بنانا چاہتی ہوں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

مگر گھر والے نہیں مانتے۔

{ 6 } نِلاں سے بہت مَحَبَّت کرتی ہوں، اُس نے شادی کے بڑے وعدے کیے مگر اب مگر گیا ہے۔ کچھ کیجئے، اُس کو سمجھائیے۔

{ 7 } مجھے ان سے اتنی مَحَبَّت ہو گئی ہے کہ انکو ایک دن نہ دیکھوں (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ بد نگاہی نہ کروں) تو دل کو چین نہیں ملتا۔ کاش! وہ مجھے مل جائیں۔

{ 8 } اب صَبْر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے، میں ان کے بغیر نہیں جی سکتی، اگر وہ نہ ملے تو جان دے دوں گی۔ (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ خودکشی کر لوں گی)

{ 9 } میں اپنے محبوب کو بہت چاہتی ہوں ایسا تعویذ دیں کہ وہ بھی مجھ سے مَحَبَّت کرنے لگ جائے۔ (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

{ 10 } ہر صورت میں مجھے میرا محبوب چاہئے۔

{ 11 } وہ دل و دماغ میں بس چکا ہے اب کسی اور کا تھوڑی بھی نہیں کر سکتی۔

{ 12 } چار سالوں سے ہم ایک دوسرے سے ملتے رہے وہ میری مَحَبَّت کا دم

بھرتا رہا مگر اب وہ مجھ سے دُور ہو چکا ہے اُس نے میری خوشیوں کو چکنا چور کر دیا۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عشق میں ہونے والی شادیوں کے بارے میں سوال جواب کورٹ کی شادی

سوال: عشق مجازی کرنے والے بعض نوجوان گھر والوں کی مخالفت کے باوجود

کورٹ میں جا کر شادی کر لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مناسب ہے؟

جواب: ہرگز مناسب نہیں بلکہ لڑکا اگر لڑکی کا گفونہ ہو اور لڑکی نے ولی کی

اجازت کے بغیر نکاح کیا ہو تو یہ نکاح ہی باطل ٹھہرے گا! پالفرض

گفونہ بھی مل گیا اور نکاح بھی مُعَقَّد ہو گیا تب بھی کورٹ میں جا کر

شادی کرنے والوں سے ماں باپ کی سخت دل آزاری ہوتی، اہل

خاندان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگ جاتا اور دیگر بھائی بہنوں کی

شادیوں میں رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ نیز ایسا کرنے سے اکثر

غیبتوں، تہمتوں، عیب دریوں، بدگمانیوں اور دل آزاریوں وغیرہ

گناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے لہذا ہرگز ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہئے۔

سوال: ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب: لفظ ولی کے لغوی معنی دوست، اور مددگار کے ہیں عرف عام میں

اللہ عزوجل کے محبوب بندے کو ولی کہا جاتا ہے۔

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مگر اصطلاح فقہ میں ولی سے مراد لئے جانے والے معنی یا لکل مختلف ہیں۔ اصطلاح فقہ میں ولی اس عاقل بالغ شخص کو کہتے ہیں جسے دوسرے کی جان یا مال پر مخصوص قدرت یعنی ”اتھارٹی“ حاصل ہو۔ بہار شریعت میں ہے: ”ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو، دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔“ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۴۲)

سوال: رشتہ داروں میں ولی کون کہلائے گا؟ یعنی قرابت کی بنیاد پر جسے نکاح کے معاملات میں ولی قرار دیا گیا ہے اس کی کیا تفصیل ہے؟

جواب: قرابت کی وجہ سے ولایت عصبہ بنفسہ (رشتہ داروں کی ایک قسم کا نام ہے یہ وہ ہوتے ہیں کہ جن سے رشتہ داری قائم ہونے کے لئے کسی عورت کا واسطہ نہیں آتا جیسا کہ چچا۔ جبکہ ماموں کی رشتہ داری ماں کے واسطے سے ہے) کے لئے ہے ان میں ترجیح (یعنی ایک کو دوسرے پر فوقیت دینے) کے لئے یہاں بھی اسی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے جو وراثت میں مُعْتَبَر ہے یعنی ان رشتہ داروں میں سے جو سب سے نزدیکی درجہ یعنی رشتہ رکھے اسے ولی اقرب (قریب ترین اور مُقَدَّم ولی) قرار دیا جاتا ہے اور اقرب (سب سے مُقَدَّم) کے ہوتے ہوئے اَبْعَد (دُوری والا) ولی اپنے حق کا استعمال کرنے سے محروم رہتا ہے۔ یوں درجے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دُرود پڑھو تمہارا رُو دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کے اعتبار سے ایک وقت میں صرف ایک ہی ولی ہو سکتا ہے ہاں اگر ایک سے زائد افراد ایک ہی درجے میں آتے ہوں تو متعدّد افراد بھی ولی کی اہلیت پر فائز ہو سکتے ہیں اس کی گنجائش ہے۔ جس عورت کا عاقل بالغ بیٹا یا پوتا نیچے تک نہ ہو اس کا ولی باپ ہے باپ نہ ہو تو دادا ولی ہے۔ اور اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹا ہی سب سے مُقَدّم ولی ہے بیٹا نہ ہو تو پوتے کا دوسرا نمبر ہے نیچے تک۔ اس کے بعد باپ پھر دادا ولی ہوگا۔ دادا نہ ہو تو پردادا ولی ہوگا اوپر تک اگرچہ کئی پشت اوپر کا دادا ہو اس کے ہوتے ہوئے کوئی ولی نہیں ہو سکتا۔

سوال: یہ پانچ رشتے جو بیان کئے گئے اگر یہ نہ ہوں تو پھر ولی کون ہوگا؟ اور کیا ماں بھی ولی ہو سکتی ہے؟

جواب: ان پانچ رشتے داروں کے بعد بھائی پھر چچا پھر چچا زاد عصبہ رشتہ دار اپنی تفصیل کے ساتھ ولی بنیں گے ان کی تفصیل کے لئے دیکھیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 7 صفحہ 43۔ جب عصبہ بِنَفْسِہ کی فہرست میں شامل کوئی بھی رشتہ دار نہ ہو تو پھر ماں ولی ہوگی ماں بھی نہ ہو تو پھر دادی پھر نانی وغیرہ لک ولی ہوں گی اس مقام پر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بھی رشتہ داروں کی ایک طویل فہرست ہے اس فہرست کی تفصیل کے لئے بھی بہارِ شریعت حصہ 7 صفحہ 42 تا 52 کا مطالعہ کیجئے۔

گُفو کسے کہتے ہیں؟

سوال: گُفو کسے کہتے ہیں؟

جواب: محاورہ عام (یعنی عام بول چال) میں فقط ہم قوم کو گُفو کہتے ہیں اور شرعاً وہ کفو ہے کہ نسب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن یا کسی بات میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح ہونا اولیاءِ زن (یعنی عورت کے باپ دادا وغیرہ) کے لئے عَرُفاً باعثِ ننگ و عار (یعنی شرمندگی و بدنامی کا سبب) ہو۔ (فتاویٰ ملک العلماء ص ۲۰۶) صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: کفایت (یعنی کفو ہونے) میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے: (1) نسب (سلسلہ خاندان) (2) اسلام (3) حرفہ (پیشہ) (4) حُریت (آزاد ہونا) (5) دیانت (دینداری) (6) مال۔

(بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کُفُو کی تمام شرائط کی وضاحت

(1) نَسَب کا بیان

سوال: نَسَب میں کُفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نَسَب میں کُفو ہونے سے مراد یہ ہے کہ باعتبار عُرف لڑکی کے مقابلے

میں لڑکے کا نَسَب یا تو اعلیٰ ہو یا برابر اور اگر کچھ کم ہو بھی تو اتنا کم نہ ہو کہ

لڑکی کے اولیاء (یعنی باپ دادا وغیرہ) کے لئے عار (ذلت) کا باعث

بنے۔ نَسَب کے اعلیٰ (عمدہ) وادنیٰ (کم تر) یا برابر حیثیت کے ہونے

میں کچھ تفصیل ہے:

(1) قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم (یعنی آپس میں) کُفو

ہیں۔ یہاں تک کہ ”قریشی غیر ہاشمی“ ہاشمی کا کُفو ہے۔ فتاویٰ

رضویہ میں ہے: ”سیدانی کا نکاح قریش کے ہر قبیلے سے ہو سکتا ہے

خواہ علوی ہو یا عباسی یا جعفری یا صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا اموی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۷۱۶) (2) کوئی ”غیر قریشی“ قریش کا کُفو

نہیں (3) قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کُفو

ہیں۔ انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں (4) عَجَمِیُّ النِّسْلِ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرگے (میں اسلام) پر وُزُو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

عَرَبی کا کُفو نہیں مگر عالمِ دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۳) (5) عَجَم کی قوموں (یعنی غیر عربیوں) میں نسب کے علاوہ باقی اُمور کا کفائت میں لحاظ کیا جائے گا اور عجمی قوموں (کو تَذِیل یعنی گھٹیا قرار دینے) کا اکثر مدار (یعنی دار و مدار) پیشوں (یعنی دھندے روزگار) پر ہے (فتاویٰ امجدیہ ج ۲ ص ۱۳۲) لہذا عَرَف میں کسی قوم کو اس کے پیشے کی بنا پر کم حیثیت کا سمجھا جاتا ہو تو یہ بات بھی لڑکے کے کُفو نہ ہونے کا باعث ہوگی۔

(فتاویٰ فیض الرسول ج ۵ ص ۷۰۵)

عَجَمی لڑکا اور عَرَبی لڑکی

سوال: عجمی (یعنی غیر عربی) عَرَبی کا کُفو ہے یا نہیں؟

جواب: عجمیوں میں سے عالمِ دین کے علاوہ کوئی اور عربی کا کُفو نہیں۔

صدرُ الشَّرِیعہ ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 7 صفحہ 53 پر فرماتے ہیں: قُریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم (یعنی آپس میں) کُفو ہیں، یہاں تک کہ ”قُرشی غیر ہاشمی“ ہاشمی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ تجوں ترین شخص ہے۔

کا کفو ہے اور کوئی ”غیر قرشی“ قریش کا کفو نہیں۔ قریش کے علاوہ
عَرَب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں، انصار و مہاجرین سب
اس میں برابر ہیں، عَجَمِیُّ النَّسْلِ (یعنی غیر عربی) عَرَبی کا کفو نہیں
مگر عالمِ دین کہ اس کی ”شرافت“ نَسَب کی شرافت پر فوقیت رکھتی
ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص ۱۶۳، عالمگیری ج ۱ ص ۲۹۰، ۲۹۱)

عالم کی ایک بہت بڑی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان
علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ صَفْحَہ 713 پر فرماتے
ہیں: ”فتاویٰ خیرِیہ“ میں ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا: ”عُلَمَاءُ کو عام مومنین پر سات سو (700) دَرَجات برتری ہے اور ہر دو
دَرَجوں میں پانسو (500) سال کا سفر ہے۔“ اور اس پر اجماع ہے اور
تمام علمی کُتب، قرشی پر عالم کے تَقَدُّم (فوقیت) میں مُتَّفِق ہیں، جبکہ
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ارشادِ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ
وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ^ط ”کیا عالم اور جاہل برابر ہیں“ (پ ۲۳ الزمر ۹)
میں قرشی اور غیر قرشی کی کوئی تفریق (یعنی علیحدگی) نہیں فرمائی۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہوس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑے۔

(فتاویٰ خیریہ ج ۲ ص ۲۳۳) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قُلْتُ (یعنی میں کہتا ہوں)، ہم عالم کو ”دین کا عالم اور دین دار عالم“ سے مُقَيَّد کریں گے کیوں کہ حقیقۃً عالم یہی ہے جبکہ گمراہ (بد مذہب) علماء تو جاہلوں سے بدتر ہیں اللہ۔ مزید جلد 11 ہی کے صَفْحَہ 714 پر فرماتے ہیں: وہ عالم اس قید سے بھی مُقَيَّد ہونا ضروری ہے کہ وہ انتہائی حقیر اور کمتر مشہور نہ ہو، جیسا کہ جولاہا، نانائی، موچی، چمڑا رنگے والا اور ان کی مثل، کیونکہ دار و مدار اس بات پر ہے کہ علاقے کے عُرف میں وہ حقیر شمار نہ ہو، جیسا کہ اکابر علماء نے تصریح فرمائی ہے۔ مُحَقِّق عَلٰی الاطلاق نے ”فَتْحُ الْقَدِير“ میں فرمایا کہ اہل عُرف کا ناقص سمجھنا سبب ہے لہذا حکم کا دار و مدار اس پر ہی ہو گا۔ مزید صَفْحَہ 715 پر فرماتے ہیں: جولاہے، دھوبی، نانائی اور موچی کی عار (عیب و خامی) علم کی وجہ سے ختم نہیں ہوتی، ہاں جب یہ لوگ قدیم (یعنی عرصہ دراز) سے یہ کام چھوڑ چکے ہوں اور لوگ معرّز انداز میں ان سے مانوس ہو چکے ہوں اور لوگوں کے دلوں میں ان کا وقار اور عام نگاہوں میں ان کی وَقَعَت (عزّت) قائم ہو چکی ہو کہ اب بڑے لوگوں کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے ناکہ مُعاف ہوں گے۔

لڑکیوں کیلئے عار (یعنی رسوائی کا سبب) نہیں رہے تو اور بات ہے الٰہ۔

میمن اور سیدہ کا کورٹ میرج

سوال: اگر سیدہ زادی نے باپ سے چھپ کر راضی خوشی کے ساتھ کسی میمن

لڑکے سے کورٹ کے ذریعے شادی کر لی تو نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں نکاح مُنْعَقِد (یعنی قائم) ہی نہیں ہوگا اس لئے کہ

ساداتِ کرام کا خاندان میمن برادری سے اعلیٰ و ارفع ہے لہذا میمن

لڑکا سیدہ زادی کا کفو نہیں اور جب لڑکی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح

کرے تو نکاح ہونے کے لئے کفو کا پایا جانا ضروری ہے۔

سوال: اگر شادی کے بعد گھر والوں سے صلح ہوگئی اور سیدہ زادی کے والد

صاحب نے بخوشی اُس نکاح پر رضا مندی کا اظہار کر دیا اب تو کوئی

خرج نہیں؟

جواب: خرج کیوں نہیں! اس سیدہ زادی کی رضا مندی کے ساتھ ساتھ اس

کے والد صاحب کی رضا مندی بھی نکاح سے پہلے ضروری تھی۔

نکاح کے بعد کی اجازت مُفید نہیں۔ شریعت کے تقاضوں کے

مطابق نئے سرے سے نکاح کرنا ہوگا۔ میرے آقا اعلیٰ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”شرع میں غیر کفو وہ ہے کہ نسب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن میں ایسا کم ہو کہ اس کے ساتھ عورت کا نکاح اولیائے زن (یعنی عورت کے سرپرستوں) کے لیے باعثِ ننگ و عار (یعنی ذلت و رسوائی کا سبب) ہو، ایسے شخص سے اگر بالغ بطور خود نکاح کرے گی نکاح ہوگا ہی نہیں اگرچہ نہ ولی (سرپرست) نے منع کیا ہو نہ اس کے خلاف مرضی ہو۔ یہ نکاح اس صورت میں جائز ہو سکے گا کہ ولی نے پیش از نکاح اس غیر کفو بمعنی مذکور کی حالت مذکورہ پر مطلع ہو کر دیدہ و دانستہ صراحتاً بالغ کو اس کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دے دی ہو، ان میں سے ایک شرط بھی کم ہو تو بالغ کا کیا ہوا وہ نکاح باطل محض ہوگا اور ولی کو اس کے فسخ (منسوخ) کرنے یا اس کا فسخ (منسوخ) چاہنے کی کیا حاجت کہ فسخ (منسوخ-کینسل) تو جب ہو کہ نکاح ہولیا ہو، یہ تو سرے سے ہوا ہی نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۸۰)

سید زادے اور میمن ٹرکی کا کورٹ میرج

سوال : اگر بالغ سید زادہ اپنے والد صاحب کی اجازت کے بغیر اپنے گھر کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بالغہِ میمن نوکرانی سے کورٹ میں جا کر نکاح کر لے تو؟

جواب: اگر کوئی اور مانعِ شرعی نہ ہو تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔ مکتبۃ المدینہ کی

مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 7 صفحہ 53 میں ہے: ”کفایت (یعنی کفو

ہونا) صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجے کی ہو

اس کا اعتبار نہیں۔ باپ دادا کے سوا کسی اور ولی (سرپرست) نے نابالغ

لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کر دیا تو نکاح صحیح نہیں۔ اور بالغ اپنا

خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کر سکتا ہے کہ عورت کی

جانب سے اس صورت میں کفایت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں

سے کفایت کا اعتبار ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۳) یہ مسئلہ نکاح کے

مُنْعَقِد ہونے کی حد تک تو دُرُست ہے۔ البتہ اس طرح ”کورٹ

میرج“ کرنے سے گھریلو مسائل کھڑے ہو جاتے اور خاندان کی

ٹھیک ٹھاک بدنامی ہوتی ہے یہ بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔ لہذا نکاح ماں

باپ کی رضا مندی ہی سے کیا جائے۔

سوال: اگر کسی پٹھان لڑکی نے راجپوت قوم کے مسلمان لڑکے سے بغیر

اجازتِ ولی نکاح کیا، کیا نکاح مُنْعَقِد ہو جائے گا؟

جواب: راجپوت مُعَزَّز قوم ہے لہذا اگر باقی شرائط کفو پائے جاتے ہوں اور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دیگر شرائطِ نکاح پائی جائیں تو نکاح ہو جائے گا۔ فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: ”ہندوئی قوموں میں چار قومیں شریف گنی جاتی ہیں ان میں چھتری یعنی ٹھا کر دوسرے نمبر پر ہے، ہندوستان میں اکثر سلطنت اسی قوم کی ہے، لہذا انھیں ”راجپوت“ کہتے ہیں۔ تو ہندی قوموں میں ان کا معزز ہونا ظاہر ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۱۹) ہاں اگر لڑکی کسی قوم کے ایسے لڑکے سے بلا اجازتِ ولی نکاح کرے جو اپنے پیشے (یعنی روزگار) کی بنا پر عرف میں معیوب سمجھے جاتے ہوں تو ایسی صورت میں نکاح نہ ہوگا ایسی ہی صورت پر مشتمل فتاویٰ فیض الرسول سے ایک سوال جواب ملاحظہ کیجئے: سوال ”ہندہ جو قوم سے پٹھان ہے اور لڑکا جو قوم سے گھانچی یعنی مسلم تیلی ہے وہ ہندہ کے لئے کفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟“ جواب ”کفایت کا دار و مدار عرف پر ہے اگر وہاں کے عرف میں پٹھان کی لڑکی کا گھانچی یعنی مسلم تیلی سے نکاح کرنا والدین کے لئے باعثِ عار (رُسوائی کا سبب) ہو تو فسخ (یعنی منسوخ) نکاح کی ضرورت (ہی) نہیں کہ مذہبِ مفتیؒ (۱)

لدینہ

(۱) ”مذہبِ مفتیؒ“ یہ فقہی اصطلاح ہے اس کے معنی ہیں: وہ مذہب جس پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پروہ نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں۔“ (فتاویٰ فیض الرسول ج ۵ ص ۷۰۵)

غیر سید اور سیدہ کا نکاح

سوال: اگر غیر سید پٹھان اور عاقلہ بالغہ سید زادی کا نکاح لڑکی کے والد کی رضا مندی سے ہوا تو؟

جواب: سید زادی اور ان کے والد محترم کو دودھ لھے کے پٹھان ہونے کا علم ہے اور دونوں ہی یعنی شہزادی صاحبہ اور ان کے والد محترم اس نکاح پر راضی ہیں اس صورت میں ایسا نکاح بلا شبہ جائز ہے۔ اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 704 سے ایک ”سوال جواب“ ملاحظہ ہو۔

سوال: پٹھان کے لڑکے کا سید کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟
بَيِّنُوا تَوَجُّرُوا (یعنی بیان فرمائیے اجر کمائیے)۔ الجواب: سائلِ مظہر (یعنی سوال پوچھنے والے کے بیان سے ظاہر ہے) کہ لڑکی جوان ہے اور اس کا باپ زندہ، دونوں کو معلوم ہے کہ یہ پٹھان ہے اور دونوں اس عقد (نکاح) پر راضی ہیں، باپ خود اس کے سامان میں ہے، جب صورت یہ ہے تو اس نکاح کے جو از (یعنی جائز ہونے) میں اصلاً (یعنی بالکل) شبہ نہیں کما نصّ علیہ فی ردّ المحتار وغیرہ من الاسفار (یعنی جیسا کہ

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دہڑ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدرجہت ہو گیا۔

رَدُّ الْمُحْتَارِ وغیرہ کُتُب میں اس پُرس ہے (واللہ تعالیٰ اعلم۔

(2) اسلام میں کفو ہونا

سوال: کفو ہونے میں اسلام کا بھی اعتبار ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: باعتبار اسلام کفو کی صورت بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ، بدرُ

الطَّرِيقَہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ”جو خود مسلمان ہو یعنی اس کے باپ

دادا مسلمان نہ تھے وہ اُس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا

صرف باپ مسلمان ہو (وہ) اس کا کفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو

اور باپ دادا دو پشت سے اسلام ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ

پشتوں سے اسلام ہو کفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اعتبار ”غیر

عَرَب“ میں ہے۔ عَرَبی کے لئے خود مسلمان ہو یا باپ دادا سے اسلام

چلا آتا ہو سب برابر ہیں۔“ (بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۴)

مسلمان لڑکی کا نو مسلم سے نکاح

سوال: کافر لڑکے اور مسلمان لڑکی میں اگر عشق ہو اور لڑکا مسلمان ہو جائے پھر

دونوں کورٹ میں جا کر آپس میں شادی کر لیں تو شرعاً کیا حکم ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دعا اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جواب: مسلمان ہو جانا مرحبا! مگر شادی کیلئے یہاں بھی کفایت (یعنی کفو ہونا)

ضروری ہے لہذا مذکورہ صورت میں اگر لڑکی ولی کی اجازت کے بغیر نو مسلم سے نکاح کرے گی تو نکاح ہی نہیں ہوگا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ لڑکی نو مسلم نہ ہو بلکہ مسلمان کے گھر پیدا ہوئی ہو۔

(3) پیشے (کام دھندے) میں کفو ہونا

سوال: پیشے یعنی profession میں کفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: پیشے میں کفو ہونے سے مراد یہ ہے کہ لڑکا ایسے پیشے (یعنی روزگار) سے

وابستہ نہ ہو جس کو عرف میں حقیر سمجھا جاتا ہو اور اس پنا پر لڑکی کے اولیاء

عار (یعنی ذلت) محسوس کرتے ہوں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ

کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 7 صفحہ 55 پر فرماتے ہیں: جن لوگوں

کے پیشے (کام دھندے) ذلیل سمجھے جاتے ہوں وہ اچھے پیشے (کام

دھندے) والوں کے کفو نہیں، مثلاً جوتا بنانے والے (یعنی موچی)، چمڑا

پکانے والے (یعنی پجمار)، سائیس (یعنی گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے

اور) چرواہے یہ اُن کے کفو نہیں جو کپڑا بیچتے، عطر فروشی کرتے،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے ذکر و شریف نہ پڑھا اس نے بھائی۔

تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جو تانہ بناتا ہو بلکہ کارخانے دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکر ہیں (اور وہی نوکر) یہ کام کرتے ہیں یا دکاندار ہے کہ بنے ہوئے جو تے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کفو ہے۔ یو ہیں اور کاموں میں۔

تاجر کی لڑکی کا کفو ہے یا نہیں؟

سوال: جو حجّام یا موچی ہے وہ ”تاجر“ کی لڑکی کا کفو ہے یا نہیں؟
جواب: نہیں ہے۔

حجّام اور موچی کا آپس میں کفو ہونا

سوال: حجّام کی لڑکی اور موچی کا لڑکا ایک دوسرے کے کفو ہیں یا نہیں؟

جواب: جن پیشوں (کام دھندوں) کو حقیر سمجھا جاتا ہے ان سے وابستہ افراد ایک دوسرے کے کفو ہوتے ہیں لہذا حجّام کی لڑکی اور موچی کا لڑکا ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ (ماخوذ از رد المحتار ج ۴ ص ۲۰۳)

سوال: تاجر کی لڑکی نے رحمانی یعنی گہوار کے لڑکے سے بلا اجازتِ ولی نکاح کیا لیکن لڑکے کے والد اب اپنا پیشہ یعنی مٹی کے برتن وغیرہ بنانا چھوڑ کر تجارت سے وابستہ ہیں اور اپنا آبائی پیشہ چھوڑ چکے ہیں کیا اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر رُوِ محمد رُوِ دشریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

صورت میں نکاح دُرست ہے؟

جواب: اگر تو ایسا ہے کہ کسی جگہ رحمانی قوم یعنی کمہار سے وابستہ افراد عرصہ

دراز سے مٹی کے برتن بنانے چھوڑ چکے ہیں اور تجارت یا کسی اور معرّز

پیشے سے وابستہ ہو چکے ہوں اور اب لوگوں کے دلوں میں یہ معرّز سمجھے

جاتے ہوں تو نکاح دُرست ہے ورنہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرماتے ہیں: ”جو لا ہے، دھوبی، نانی اور موچی کی عار (عیب و خامی) علم

کی وجہ سے ختم نہیں ہوتی، ہاں جب یہ لوگ قدیم (یعنی عرصہ دراز) سے

یہ کام چھوڑ چکے ہوں اور لوگ معرّز انداز میں ان سے مانوس ہو چکے

ہوں اور لوگوں کے دلوں میں ان کا وقار اور عام نگاہوں میں ان کی

وقع (عزّت) قائم ہو چکی ہو کہ اب بڑے لوگوں کی لڑکیوں کیلئے عار

(یعنی رسوائی کا سبب) نہیں رہے تو اور بات ہے۔ الخ

(فتاویٰ رضویہ مَحْرَجَہ ج ۱۱ ص ۷۱۵)

(4) دیانت میں کفو ہونا

سوال: دیانت میں کفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو گے شک تمہارا گنج پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

جواب: دیانت سے مُراد تقویٰ، مکارِمِ اخلاق (یعنی اخلاقی خوبیاں) اور

دُرست عقائد میں ہم پلہ ہونا ہے۔

سوال: فاسق باپ کی صالحہ (یعنی نیک پرہیزگار) لڑکی بلا اذنِ ولی فاسق سے

نکاح کر لے تو نکاح ہو گا یا نہیں؟

جواب: ایسا نکاح ہو جائے گا۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۴ ص ۲۰۲)

فاسق اور بنتِ مُتقی

سوال: ایک نوجوان شراب پیتا ہے اور اس کا یہ عمل لوگوں میں معروف ہے یہ

شرابی لڑکا، مُتقی پرہیزگار باپ کی بیٹی کا کُفو ہے یا نہیں؟

جواب: کُفو نہیں۔ صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار

شریعت حصہ 7 صفحہ 54 پر فرماتے ہیں: فاسق شخص مُتقی (یعنی پرہیز

گار) کی لڑکی کا کُفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود مُتقیہ (یعنی پرہیزگار) نہ

ہو۔ (دُرِ مُخْتَار ج ۴ ص ۲۰۱ وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ فسق اعتقادِ عَقائد

کی خرابی (فسقِ عملی) (اعمال کی خرابی) سے بَدَرَجْہا (یعنی کئی درجے) بدتر،

لہذا سنی عورت کا کُفو وہ بد مذہب نہیں ہو سکتا جس کی بد مذہبی حدِ کفر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کو نہ پہنچی ہو اور جو بد مذہب ایسے ہیں کہ اُن کی بد مذہبی گُفر کو پہنچی ہو (یعنی مُرد ہو چکے ہوں)، ان سے تو نکاح ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں، کُفو ہونا تو بڑی (دور کی) بات ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۴)

(5) مال میں کفایت (یعنی کُفو ہونا)

سوال: مال میں کُفو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مال میں کفایت (یعنی کُفو ہونے) کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس اتنا مال ہو کہ مہرِ مُجَل (یعنی نقد مہر) اور نفقہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) دینے پر قادر ہو، اگر پیشہ (دھندا) نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقہ دینے پر قادر ہو، ورنہ روز کی مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارف (یعنی اخراجات) روز دے سکے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ مال میں یہ اس کے

(بہارِ شریعت حصہ ۷ ص ۵۴)

برابر ہو۔

کُفو سے مُتعلق مُتفرقات

سوال: کیا نابالغ اور نابالغہ کے نکاح کیلئے بھی کُفو کی حاجت رہتی ہے؟

جواب: نابالغ لڑکا یا لڑکی خود ایجاب و قبول کی اہلیت نہیں رکھتے ان کے نکاح

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کیلئے ولی ہی ایجاب و قبول کرتا ہے لہذا نابالغ کا نکاح تو ولی کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا البتہ بعض صورتوں میں یہاں بھی لڑکے کا کفو ہونا نکاح کے لئے شرط ہے۔ مثلاً ایک صورت یہ ہے کہ نابالغ لڑکی کا نکاح جب باپ دادا کی غیر موجودگی میں کوئی اور ولی ابعَد (یعنی دُور کا ولی) کرے تو کفو کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ کا نکاح باپ صرف ایک ہی مرتبہ غیر کفو میں کر سکتا ہے اس ایک کا نکاح کر دینے کے بعد اب اپنی کسی اور بیٹی کا نکاح بھی غیر کفو میں کرے تو اس کا اسے اختیار نہیں۔ چنانچہ نابالغ کے نکاح کے متعلق میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 717 پر فرماتے ہیں: اور اگر نابالغ ہے اور اس کا نکاح باپ دادا کے سوا کوئی ولی اگرچہ حقیقی بھائی یا چچا یا ماں ایسے شخص سے کر دے (جو کہ نابالغ لڑکی سے کمتر ہو) تو وہ بھی باطل و مردود ہوگا اور باپ دادا بھی ایک ہی بار (نابالغ کا) ایسا نکاح کر سکتے ہیں (جس میں لڑکا، لڑکی سے کمتر ہو) دوبارہ اگر کسی دختر کا نکاح ایسے (کمتر) شخص سے کریں گے تو اُن کا کیا ہوا (نکاح) بھی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

باطل ہوگا۔

سوال: لڑکی نے ایک شخص کے ساتھ بلا اجازتِ اولیاء نکاح کیا۔ وقتِ نکاح وہ

لڑکی کا کفو تھا لیکن بعد میں بدچلن ہو گیا اور سر عام شراہیں پینے لگا!

کیا اس اقدام میں نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: صرف وقتِ نکاح کفو کا اعتبار کیا جاتا ہے پوچھی گئی صورت میں لڑکا

جب وقتِ نکاح لڑکی کا کفو تھا تو نکاح مُنْعَقِد ہو گیا اور بعد میں لڑکے

کے بدچلن ہونے سے نکاح کے اِنْعِقَاد پر کوئی فرق نہیں پڑے

گا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”کفائت کا اعتبار ابتدائے نکاح کے وقت

ہے اگر اُس وقت کفو ہو پھر کفائت جاتی رہے تو اس کا لحاظ نہ ہوگا۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۰۴)

سوال: زید نے بکر کو ہر طرح سے اطمینان دلایا کہ وہ بکر کا کفو ہے اس کی باتوں

کا اعتماد کرتے ہوئے اور زید کو اپنا کفو جانتے ہوئے بکر نے اپنی

نابالغہ لڑکی ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا نکاح کے کچھ دن بعد

معلوم ہوا کہ زید کفو نہیں۔ اس صورت میں نکاح ہو گیا یا نہیں؟

جواب: جب اولیاء نے کسی سے لڑکی کا نکاح بشرط کفائت کیا یعنی اس شرط

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں کھجور پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کے ساتھ کہ تم لڑکی کے کفو ہو بعد میں لڑکا کفو نہ نکلا تو مذہبِ مفتی بہ

میں ایسا نکاح مُنْعَقِد ہی نہ ہوا۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۷۲۵، ۷۲۸)

سوال: اگر کوئی بالغ لڑکی از خود بلا اجازتِ اولیاء اپنا نکاح کسی ایسے شخص سے

کرے جس نے غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے اپنے

آپ کو اس لڑکی کا کفو بتایا مثلاً لڑکی سیدہ تھی لڑکے نے وقت نکاح

اپنا سید ہونا ظاہر کیا لیکن بعد نکاح حقیقت کھل کر سامنے آئی کہ وہ

شخص سید نہیں بلکہ شیخ برادری سے ہے ایسی صورت میں نکاح

دُرسٹ ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر صورت واقعی یہی تھی کہ بالغ لڑکی نے اولیاء کی اجازت کے بغیر

جس سے نکاح کیا اس نے جھوٹ بول کر اپنا کفو ہونا ظاہر کیا بعد

نکاح اس کا غیر کفو ہونا ثابت ہوا تو شرعاً ایسا نکاح مُنْعَقِد ہی نہیں ہوا

بلکہ یہ نکاح باطل ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۷۰۲، ۷۰۳)

دوسرے کو باپ بنا لینا

یاد رہے! اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے

خاندان و نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نسب جوڑنا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرہ و دپاک نہ پڑھا حقیقی وہ بد بخت ہو گیا۔

حرام اور جنت سے محروم کر کے دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اس بارے میں بڑی سخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چنانچہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو اپنے باپ کے غیر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنتِ حرام ہے۔ (بخاری ج ۴ ص ۳۲۶ حدیث ۶۷۶۶)

شادی کارڈ میں باپ کا نام غلط ڈالنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو لے پالک بچے کا دل رکھنے کیلئے اس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عمر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچے باپ کو ایصالِ ثواب اور اس کیلئے دُعا کرنے تک سے محروم رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ضروری دستاویزات، شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شدہ یا بیوہ عورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو ان کے حقیقی باپ کے مُتَعَلِّق اندھیرے میں رکھ کر آخرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام بول

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

چال میں کسی کو ابّا جان کہہ دینے میں حرج نہیں جبکہ سب کو معلوم ہو کہ یہاں ”جسمانی رشتہ“ مراد نہیں۔ ہاں اگر ایسے ”ابّا جان“ کو بھی کسی نے سگا باپ ظاہر کیا تو گنہگار و عذاب نار کا حقدار ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: آج کل بے شمار لوگ اپنے آپ کو صدیقی و فاروقی و عثمانی و سید کہنے لگے ہیں! انہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خداوندِ کریم عزوجل ان لوگوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حرام و جہنمی کام سے ان لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) (جنم کے خطرات ص ۸۲ المصفا)

سوال: مذہبی آدمی یا لڑکے کو لڑکی دینا ہمارے معاشرے میں عرُفاً معاذ اللہ عار سمجھا جاتا ہے اور ایسے نکاح کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فُلاں کی لڑکی کو کسی نے نہیں لیا تو مولوی کے کھاتے میں ڈال دی! ایسی سوچ رکھنا کیسا ہے اور کیا اس عار کا کفو میں اعتبار کیا جائے گا؟

جواب: جو سوچ قرآن و حدیث سے ٹکراتی ہو وہ سراسر باطل ہوتی ہے اور ایسی سوچ کی ہر گز رعایت نہیں کی جاسکتی۔ شریعتِ مطہرہ نے تو سوچ ہی دیدی ہے کہ نکاح کرتے وقت مذہب اور دین کو ترجیح دو پُناچہ رسول

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے) (۱) مال و (۲) حسب و (۳) جمال و (۴) دین۔ اور تو دین والی کو ترجیح دے۔“ (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ ج ۳ ص ۴۲۹ حدیث ۵۰۹۰)

مذکورہ حدیث گولڑکی کے انتخاب کے اعتبار سے ہے لیکن شریعت کے مقصود اور اللہ عزَّوَجَلَّ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پسند اور خوشنودی کی بھی خبر دیتی ہے کہ دینداری کو ترجیح دی جائے لہذا لڑکے کے انتخاب میں جب کُفو کی دیگر شرائط پوری ہوں تو مذہبی لڑکے ہی کو ترجیح دی جائے اور سوال میں درج سوچ کو ہرگز نہ اپنایا جائے۔ فسق و فجور والوں میں رشتہ کرنے والے دنیاوی طور پر اپنے فعل کو کتنا ہی اچھا سمجھتے ہوں لیکن اس میں آخرت کا نقصان ہی نقصان ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جس نے اپنی لڑکی شرابی کے نکاح میں دی گویا اس نے اپنی لڑکی کو زنا میں جھونک دیا۔“ کیونکہ شرابی جب نشے میں ہوتا ہے تو کئی دفعہ طلاق واقع ہونے والی باتیں کرتا ہے یوں اس پر بیوی حرام ہو جاتی ہے جب کہ اسے پتا ہی نہیں ہوتا۔ (تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ ص ۸۱)

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر رُوئے محمد زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سوال: اسلام نے تو یہ درس دیا ہے کہ گورے کو کالے اور کالے کو گورے

پر فضیلت حاصل نہیں پھر کفو کے معاملے میں ذات اور برادری کا اتنا کیوں لحاظ کیا جاتا ہے؟

جواب: اسلام نے جو یہ کہا ہے کہ گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر

فضیلت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کی عزت و آبرو جان مال کی حفاظت بغیر کسی فرق کی جائے اور احترام اور عزت میں کسی کو گھٹیا نہ سمجھا جائے یونہی اللہ اور اس کے رسول کے جو احکام ہیں اس پر عمل کرنے میں بھی تمام برابر ہیں گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ اس بات کی بھی گنجائش نہیں کہ غریب جرم کرے تو اسے سزا ملے اور امیر جرم کرے تو اسے چھوڑ دیا جائے تو سوال میں اسلام کے جس فلسفے کا ذکر ہوا وہ بالکل حق ہے لیکن اس کی مراد کیا ہے یہ ذکر کر دی گئی۔ اب رہا معاملہ کفو میں ذات، برادری اور پیشہ دھندا وغیرہ دیکھنے کا۔ اوّل تو یہ کہ اس کا اعتبار کرنے کا حکم بھی اسلام ہی نے دیا ہے رسول پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اپنی لڑکیوں کا نکاح

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو گے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نہ کرو مگر صرف کفو میں۔“

(السَّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۷ ص ۲۱۵ حدیث ۱۳۷۰)

ترمذی شریف میں امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیؑ
المُرْتَضَى شہرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ
تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو (۱)
نماز کا جب وقت آجائے (۲) جنازہ جب موجود ہو (۳) بے شوہر
والی کے نکاح میں جب کفول جائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۳۹ حدیث
۱۰۷۷) دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ شادی ایک زندگی بھر رہنے والے
بندھن کا نام ہے جس میں ذہنی ہم آہنگی اور مزاج کے ملنے کا اعتبار اور
لحاظ کرنا ایک ضروری چیز ہے۔ کسی بھی جوڑے کی کامیاب زندگی کے
لئے صرف یہی نہیں کہ ان دونوں کے درمیان اتفاق اور ہم آہنگی ہونا
ضروری ہے بلکہ دونوں طرف کے خاندانوں میں بھی ہم آہنگی ہونا
ضروری ہے۔ اور کفو کا اعتبار اس مقصود کے حصول میں معاون و مددگار
ہوتا ہے۔ اسی بنا پر اس کی رعایت کرنے کا حکم ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

تیسری بات یہ ہے کفو کا اعتبار درحقیقت حقِ اولیاء کی بنا پر ہے یعنی باپ دادا وغیرہ چونکہ سرپرست ہوتے ہیں۔ کفو کی رعایت نہ کیے جانے پر لوگوں کے طعن و تشنیع کا یہی لوگ ہدف بنتے ہیں اور انہیں جس عار (رسوائی) کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس بنا پر ان کو عار (ذلت) سے بچانے کے لئے خود انہیں کفو کا اعتبار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور اگر لڑکی ان کی اجازت کے بغیر کہیں اور غیر کفو میں نکاح کر لیتی ہے تو حقِ اولیاء کی رعایت نہ ہونے کی بنا پر نکاح کے منعقد نہ ہونے کا حکم دیا گیا۔

میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا کیسا؟

سوال: میاں بیوی کا شک کی وجہ سے ایک دوسرے پر بدکاری کی ٹہمت رکھنا کیسا؟

جواب: کبیرہ گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج کل یہ مصیبت عام ہے۔ بعض لوگ ٹھوک و شبہات میں پڑ کر بدگمانی اور بہتان تراشی کر کے اپنا آباد گھر اپنے ہی ہاتھوں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ شک کی بنا پر کبھی میاں اپنی بیوی کو زانیہ کہتا اور کبھی بیوی اپنے شوہر کو

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُود و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا رکھتا اور ایک قیڑا اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

غیر عورت کے ساتھ منسوب سمجھتی ہے، دونوں محض شک کی وجہ سے ایک دوسرے کے سر تہمت دھرتے، اُلجھتے اور اپنے خاندان پر وہ بدنامدہبہ لگا بیٹھتے ہیں کہ سات سمندر کا پانی بھی بدنامی کے اس داغ کو نہ دھوپائے! ایسے لوگوں کو اللہ عزَّ وَّجَلَّ سے ڈرنا چاہئے۔ حضرت سیدنا حُذَیْفَةُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیبیب عزَّ وَّجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اِنَّ قَلْدَفَ الْمُحْصَنَةِ يَهْدِمُ عَمَلَ هَائَةِ سَنَةٍ یعنی کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۳ ص ۶۸ احديث ۳۰۲۳) اس حدیثِ پاک سے ان شوہروں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو صرف شک کی بنا پر اپنی پارسیابیویوں پر تہمت زنا باندھ بیٹھتے ہیں۔ نیز وہ عورتیں بھی عبرت حاصل کریں جو اپنے شوہروں کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں حتیٰ کہ اُن پر زنا کاری کا الزام دھرتی ہیں اور ہر طرف اسی طرح کہتی پھرتی ہیں، گھر پر تو وقت دیتا نہیں، بس اپنی ”رکھاؤ“ کے پاس پڑا رہتا ہے، سارے پیسے اُسی کو دے آتا ہے، اُس کے ساتھ ”کالا منہ“ کرتا ہے۔ وغیرہ۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
کسی کو رنڈی کہنا کیسا؟

سوال: آج کل بعض عورتیں غصے میں آکر ایک دوسری کو ”رنڈی“ کی گالی دیتی ہیں، اس کا کیا وبال ہے؟

جواب: یہ بات سخت دل دکھانے والی بہت ہی بڑی اور بُری گالی ہے، اور دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

گالی کی دنیوی سزا

جو لوگ بات بات پر گندی گالیاں نکالنے کے عادی ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی کوئی پکڑ ہی نہیں (مُرَّوَجہ ہر گالی لکھنا ممکن نہیں دو مثالیں عرض کرتا ہوں) مثلاً اگر کسی کو وَلَدُ الزَّانِيَا کی اولاد کہا یا کسی پاک دامن عورت کو زانیہ کہہ دیا (جیسا کہ عورتیں عموماً ایک دوسری کو غصے میں آکر کہہ دیا کرتی ہیں) یہ سب تہمتیں اور حرام و گناہِ کبیرہ ہیں۔ یہاں یہ دلیل نہیں چلے گی کہ ”میں نے تو یوں ہی کہہ دیا میری حیثیت یہ نہیں تھی۔“ یاد رکھئے! اس میں آخرت کا عذاب تو ہے ہی، دنیا میں بھی بعض صورتوں میں اس کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُورِ دِیو پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سخت سزائیں ہیں۔ مثلاً کسی مرد یا عورت نے کسی پاک دامن مرد کو زنا کار یا عورت کو زانیہ، کہہ دیا تو اسلامی عدالت میں مقدمہ دائر ہو جانے کی صورت میں اگر چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکا تو خود اس تہمت لگانے والے کو 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔ اور ایسی تہمت لگانے والے کی آئندہ کسی معاملے میں کبھی بھی گواہی قبول نہ ہوگی۔ (یہ احکامِ محض یا محضہ یعنی مسلمان مرد و عورت آزاد، عاقل، بالغ پاک دامن کو الزام لگانے کے ہیں) زنا کی تہمت کو ”قَذْف“ اور تہمت لگانے والے کو ”قَازِف“ اور اسلامی عدالت سے ملنے والی اس کی سزا کو ”حَدِّ قَذْف“ کہتے ہیں۔ بہر حال زنا کا الزام لگانے والے مرد یا عورت کو صرف دو ہی چیزیں سزا سے بچا سکتی ہیں {1} جس پر الزام لگا ہے وہ اپنے جرم کا اقرار کر لے {2} یا پھر تہمت رکھنے والا چار ایسے گواہِ حاکمِ اسلام کے روبرو پیش کرے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مرد و عورت کو زنا کرتے دیکھا ہو اور یہ دیکھنا اتنا آسان کہاں ہے اور اس کا ثبوت فراہم کرنا اس سے بھی مشکل تر۔ لہذا سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ اگر کسی کو کسی کی زنا کاری

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کا معلوم ہو بھی جائے تب بھی پردے ہی میں رہنے دے تاکہ گندگی جہاں ہے وہیں پڑی رہے۔ ورنہ بول پڑنے کی صورت میں اگر چار چشم دید گواہ پیش نہ کر سکا تو ”مَقْدُوف“ (یعنی جس پر زنا کی تہمت لگی اس) کے مطالبے پر اپنی پیٹھ پر 80 کوڑے کھانے کیلئے تیار رہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: کسی عقیفہ (یعنی پاکدامن) عورت کو رنڈی کہا تو یہ قَدْ ف ہے اور ”حد“ کا مستحق ہے کہ یہ لفظ انہیں کے لئے ہیں جنہوں نے زنا کو پیشہ کر لیا ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ 9 ص 111)

شک کی بناء پر الزام مت لگائیے

ذرا اندازہ تو لگائیے کہ شریعتِ مُطہَّرہ کو مسلمان مرد و عورت کی عزت و آبرو کس قدر عزیز ہے اور ان کی ناموس کی حفاظت کا کتنا زبردست اہتمام فرمایا ہے۔ بیشک وہ بہت بُرے بندے ہیں جو کسی مسلمان کے بارے میں محض شک کی بناء پر یا سنے سنائے عیب دوسروں کے آگے بیان کر ڈالتے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ آج بالفرض کوئی پوچھنے والا نہیں ہے تو کل قیامت میں بھی کچھ نہیں ہوگا۔ دو احادیثِ مبارکہ سنئے اور خوفِ الہی عزوجل سے لرزئیے:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُو دے دو پڑھو تمہارا رُو د مجھ تک پہنچتا ہے۔

لوہے کے 80 کوڑے

(1) حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا، (اس پر) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تُو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اُس نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِينَ** یعنی تم ہے اُس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے روز اس کی وجہ سے تجھے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔

(مُصَنَّفُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ج 9 ص 320 حدیث 18293)

(2) حضرت سیدنا ابنِ المُسیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو اپنی لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اُسے قیامت کے روز لوہے کے 80 کوڑے مارے جائیں گے۔ (ایضاً حدیث 18292)

عیب چمپاؤ جنت میں جاؤ!

سوال: کسی کا گناہ معلوم ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اُس کا پردہ رکھنا چاہئے کہ بلا مصلحت شرعی کسی دوسرے پر اس کا اظہار کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ مسلمانوں کا عیب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

چھپانے کا ذہن بنائیے کہ جو کسی کا عیب چھپائے اس کیلئے جت کی بشارت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ”جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔“ (مُسْنَدُ عَبْدِ بَنِ حُمَید ص ۲۷۹ رقم ۸۸۵) لہذا جب بھی ہمیں معلوم ہو کہ فلاں نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ زنا یا لواطت کا ارتکاب کیا ہے، بدزنگاہی کی ہے، جھوٹ بولا ہے، بد عہدی یا غیبت کی ہے یا کوئی بھی ایسا بُرْم چھپ کر کیا ہے جس کو ظاہر کرنے میں کوئی شرعی مصلحت نہیں تو ہمیں اس کا پردہ رکھنا لازم ہے اور دوسرے پر ظاہر کرنا گناہ۔ یقیناً غیبت اور آبروریزی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

عیب کھولنے کا عذاب

سوال: غیبت اور آبروریزی کی سزا بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: معراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگ تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

استفسار پر عرض کی گئی: ”یہ لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے

تھے) اور لوگوں کی آبروریزی کرتے تھے۔“ (سُننُ أبی داؤد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث

۴۸۷۸ مزید تفصیلات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ غیبت کی تباہ

کاریاں ہَدِیَّةٌ حَاصِل کر کے ضرور پڑھ لیجئے۔

جادو ٹونہ کروانے کا الزام

سوال: آج کل عامل کی باتوں میں آ کر رشتے دار ایک دوسرے کے بارے

میں جادو کا بہتان رکھ دیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: کسی مسلمان پر بہتان رکھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

عامل کے بتانے یا خواب یا فال یا استخارے کے ذریعے پتا چلنے کو

شرعی ثبوت نہیں کہتے کہ جس کو بنیاد بنا کر کسی مسلمان کی طرف ان

گناہوں کو منسوب کیا جاسکے۔ یہاں شرعی ثبوت یہ ہے کہ یا تو ملزم

خود اقرار کر لے کہ میں نے جادو کیا یا کروایا ہے۔ یا دو مسلمان مرد یا

ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں گواہی دیں کہ ہم نے اس کو خود

جادو کرتے یا کرواتے دیکھا ہے۔

بہتان کا عذاب

سوال: جادو ٹونہ کرانے یا مختلف طرح کے الزامات رکھنے والے کی اخروی سزا بھی

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرسلین (مہم ہالہام) پرؤرؤ و پاک پڑھو تو کچھ پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

بیان فرما دیجئے تاکہ مسلمان ڈریں اور توبہ کریں۔

جواب: دو روایات ملاحظہ ہوں: {1} دو جہاں کے سلطان، سرور و یشان،

محبوبِ رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو کسی مسلمان کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو

اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔“

(سُننُ أبی داؤد ج ۳ ص ۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷)

{2} امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ

شیر خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: کسی بے قُصُور پر بہتان (الزام) لگانا آسمانوں سے بھی بھاری گناہ ہے۔

(نوادراصول للتحکیم الترمذی ج ۱ ص ۹۳)

توبہ کے تقاضے پورے کر لیجئے!

سوال: اگر کسی سے الزام تراشی وغیرہ کے گناہ ہو گئے ہوں وہ کیا کرے؟

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبھی ترین شخص ہے۔

جواب: اگر کسی نے محض بدگمانی یا قیاس کے باعث یا سنی سنائی باتوں میں آ

کر کسی پر زنا، لواطت، بدزگاہی، چوری، جھوٹ، وعدہ خلافی، جادو ٹونہ

کروانے وغیرہ کا بیعتان لگانے کی خطا کی ہے تو اللہ عز و جل کی

بارگاہ میں توبہ کرے اور جن جن کے آگے بیعتان لگایا ہے اُن کو بھی

اپنی غلطی بتا کر اپنی توبہ پر مطلع کرے تاکہ جس غریب کو بغیر ثبوت

شرعی کے رُسوا کیا ہے اُن کی نظروں میں اُس کی عزت بحال ہو

جائے۔ اگر صاحبِ معاملہ (یعنی جس پر الزام لگایا گیا ہے اس) کو بھی

معلوم ہو گیا ہے تو بصدِ ندامت اس سے بھی مُعافی مانگ کر اسے خوش

کرے۔ یہاں مَعَاذَ اللہ عز و جل زانیوں (اور اِغلامیوں وغیرہ) کی

حوصلہ افزائی نہیں ہے بلکہ ان کو بھی توبہ کے تمام تقاضے پورے کرنے

ضروری ہیں ورنہ دنیا و آخرت میں ان کے لئے ”قَازِف“ (یعنی زنا کی

تہمت لگانے والے) کے مقابلے میں زیادہ سخت سزائیں ہیں۔ اس طرح

کے مجرم بلکہ ہر طرح کا گناہ کرنے والے بھی اللہ عز و جل کے حضور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُور دیا کہ نہ پڑھے۔

توبہ کریں۔ حقوقِ العباد کی پامالی کی صورت میں ان کی معافی تلافی کے

تقاضے بھی پورے کریں ورنہ عذابِ نار کے حق دار ہیں۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

بدگمانی کے بارے میں سوال جواب

سوال: دُعا یا اجتماعِ ذکر و نعت میں کسی کو روتا دیکھ کر یہ سمجھنا کیسا کہ یہ سب کو

دکھانے کیلئے رورہا ہے!

جواب: یہ بدگمانی ہے اور مومنِ صالح پر بدگمانی حرام اور جہنم میں لے جانے

والاکام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل کی

آیت نمبر 36 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ تَرْجِمُهُ كُنُزَ الْإِيمَانِ: اور اس

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ

بَاتِ كَافِرٌ ۚ بے شک کان اور آنکھ اور دل

ان سب سے سوال ہوتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 26 سورۃ الحجرات کی آیت نمبر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے کناہِ معاف ہوں گے۔

12 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ
الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

(پ ۲۶ الحجرت ۱۲) بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

خُصُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ
اُمَمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) بدگمانی سے بچو کیونکہ
بدگمانی کرنا سب سے جھوٹی بات ہے۔ (بخاری ج ۳ ص ۴۲۶ حدیث ۵۱۴۳)

اُمَمَ دینِ رَحْمَتُہُمُ اللہُ المُبین فرماتے ہیں: خبیث گمان خبیث دل سے
پیدا ہوتا ہے۔ (فیض القدیر للمناوی ج ۳ ص ۵۷ تحت الحدیث ۲۹۰۱)

رونے والے پر بدگمانی کا نقصان

حضرت سیدنا کھولِ دمشق علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ”جب تم کسی کو
روتے دیکھو تو اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بدگمانی نہ کرو کہ وہ
لوگوں کو دکھانے کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا
دیکھ کر بدگمانی کی تھی کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے تو اس کی سزا میں ایک
سال تک (خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں) رونے

سے محروم رہا۔“ (تَنْبِيهِ الْمُغْتَرِبِينَ ص ۱۰۷)

میاں بیوی کے غسلِ میت کے بارے میں سوال جواب

سوال: بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: صدرُ الشَّرِيعَہ بدرُ الطَّرِيقَہ علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی

علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب

کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اُس کے

نکاح سے نکل جائے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۱۲)

سوال: اپنی مرحومہ بیوی کو شوہر غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں دے سکتا۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: عورت

مر جائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی

مُمانعت نہیں۔ (ایضاً ص ۸۱۳، دُرُ مُختار ج ۳ ص ۱۰۵)

سوال: کیا شوہر اپنی مرحومہ بیوی کا منہ بھی نہیں دیکھ سکتا؟

جواب: منہ نہ دیکھ سکتا ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ

شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قَبْر میں اُتار سکتا ہے

نہ ہی منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے۔ صرف نہلانے اور اُس کے

بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی مُمانعت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۱۲)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سوال: میاں اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے میاں کو نہلا سکتی ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: شوہر کا مرنے کے فوراً بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے جبکہ عورت کا عدت تک بعض احکام میں نکاح باقی رہتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَزَّوْت فرماتے ہیں: شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے نکاح مُنْقَطِع ہو جاتا (یعنی ٹوٹ جاتا) ہے۔ اور عورت جب تک عدت میں ہے اپنے شوہر مُردہ کا بدن چھو سکتی ہے، اُسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائِن (یعنی ایسی طلاق جس میں دوبارہ نکاح کی ضرورت ہو صرف رُجوع کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو) نہ ہو چکی ہو، اس لئے کہ عدت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نکاح باقی رہتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۲)

طالب غمِ مدینہ



و
بقیع
و
مغفرت

۱ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

24-6-2009

یا ربِّ مَعْظَمِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
اُمّات المؤمنین اور میں بہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
وراثہ ہمارا تمام اسلامی بہنوں کو چادرِ مہیا
نعمت کر اور حقیقی مدینِ بُرُقع کے ساتھ
شرعی پردہ کرنا نفعیہ فرما۔ صیری امر
تمام اُمّت کی مغفرت فرما۔
ایسی بجا و التّیّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

1	قران پاک	ضیاء القرآن پبلی کیشنز	21	المعجم الكبير	دار احیاء التراث العربی بیروت
2	ترجمہ کثر الایمان	ضیاء القرآن پبلی کیشنز	22	المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ بیروت
3	تفسیر مدارک	دار المعرفہ بیروت	23	الجامع الصغير	دار الکتب العلمیہ بیروت
4	تفسیر درمنثور	دار الفکر بیروت	24	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت
5	تفسیرات احمدیہ	پشاور	25	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ بیروت
6	روح البیان	کوئٹہ	26	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ بیروت
7	تفسیر سورہ یوسف	فضل نور اکیڈمی	27	کشف الخفاء	دار الکتب العلمیہ بیروت
8	خزائن العرفان	رضا اکیڈمی بمبئی ہند	28	الکامل فی ضعف الرجال	دار الکتب العلمیہ بیروت
9	نور العرفان	پیر بھائی اینڈ کمپنی	29	مصنف عبدالرزاق	دار الکتب العلمیہ بیروت
10	صحیح بخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت	30	الفردوس بمأثور الخطاب	دار الکتب العلمیہ بیروت
11	صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	31	الترغیب والترہیب	دار الکتب العلمیہ بیروت
12	سنن ترمذی	دار الفکر بیروت	32	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت
13	سنن نسائی	دار الجیل بیروت	33	شرح مسلم للنووی	افغانستان
14	سنن ابو داود	دار احیاء التراث العربی بیروت	34	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت
15	سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت	35	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
16	سنن دار قطنی	مدینۃ الاولیاء ملتان	36	فیض القدیر	دار الکتب العلمیہ بیروت
17	السنن الکبری	دار الکتب العلمیہ بیروت	37	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
18	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت	38	ہدایہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
19	المستدرک	دار المعرفہ بیروت	39	فتاویٰ قاضی خان	کوئٹہ

20	مسند امام احمد	دار الفكر بيروت	40	البحر الرائق	كوئٹہ
41	محیط برہانی	دار احیاء التراث العربی بیروت	60	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ بیروت
42	بدائع الصنائع	دار احیاء التراث العربی بیروت	61	المواہب اللدنیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
43	تبیین الحقائق	دار الکتب العلمیہ بیروت	62	الرسالۃ القشیریہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
44	فتاویٰ عالمگیری	دار الفكر بیروت	63	روض الریاحین	دار الکتب العلمیہ بیروت
45	درمختار	دار المعرفۃ بیروت	64	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت
46	رد المحتار	دار المعرفۃ بیروت	65	بحر الدموع	مکتبۃ دار الفجر دمشق
47	فتاویٰ خیریہ	باب المدینہ کراچی	66	تنبیہ المغترین	دار البشائر بیروت
48	مفاتیح الجنان	بیروت	67	تنبیہ الغافلین	پشاور
49	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور	68	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
50	فتاویٰ امجدیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ	69	اتحاف السادۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت
51	فتاویٰ ملک العلماء	المجمع الرضوی بریلی	70	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران
52	فتاویٰ نعیمیہ	مکتبہ اسلامیہ	71	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت
53	وقار الفتاویٰ	بزم وقار الدین باب المدینہ	72	کتاب الکبائر	پشاور
54	فتاویٰ فیض الرسول	شیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور	73	تلبیس ابلیس	بیروت
55	بہار شریعت	مکتبہ المدینہ باب المدینہ	74	تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ تہران
56	احکام شریعت	مکتبہ المدینہ باب المدینہ	75	اخبار الاخیار	فاروق اکیڈمی
57	الملفوظ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ	76	جذب القلوب	شیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
58	شمائل محمدیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت	77	مدارج النبوت	مرکز اہلسنت برکات رضا
59	قرۃ العیون	کوئٹہ	78	جہنم کے خطرات	مکتبہ المدینہ باب المدینہ



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پڑھ کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پانچ سو سنت بنے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

راولپنڈی: فضل داؤد چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ گھیرگ نمبر 1، نورسٹریٹ، صدر۔
خان پور: ذرائع چوک، شہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: پیکرا بازار نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 0244-362145
سکسر: فیضانِ مدینہ، ہیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شہنشاہ چورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

کراچی: شہید سید کھارادار۔ فون: 021-2203311
لاہور: داتا گروہ مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سرور آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہید اسد علی پور۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پتیلی والی مسجد، اندرون بو پڑگٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ، القابٹل ٹوبہ سہر نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی باب الدین (کراچی)

فون: 4125858 / 4921389-93 / 4126999-93

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net